ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم

مسائل اثنا عشر

مسائل اثنا عشر (عید غدیر کا پوسٹ مارٹم

(مصنفہ)

عالی جناب مولوی محمد حسن خان صاحب

حسب فرمایش و اہتمام محمد شفاعت علی مالک مطبع

(بماہ اکتوبر سنہ ۱۹۱۴ء)

در مسلم پرنٹنگ ہوس لکھنؤ طبع گردید

ENTERED
Stock Register
6932

عاجز کے یہاں ہر قسم کی کتابیں بکفایت وجلد ویلوپی ایبل روانہ ہوتی ہیں - المشتہر شفاعت علی تاجر کتب لکھنؤ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لکھ دوں کے حمد خدا اسکی مجال	ہے قدم اس راہ مین رکھنا محال	ہے وہ خلاق جہان بے قیل و قال	ہے وہ رزاق قدیم و لازوال
ہے وہ ایسا صانع صنع با کمال	خلق عالم جسکی ہے ادنی مثال	ایک نقطۂ کُن سے سب کچھ کر دیا	ہے وہ قادر مقتدر ایزد تعال
ہین محمد مصطفےٰ اُسکے حبیب	ذات سے جنکی مٹا کفر و ضلال	بھیج روح مصطفےٰ پر تو درود	میری جانب سے خدا ذو الجلال
آل و اصحاب نبی پر ہین سلام	بھیجتا ہون ذرہ صدق مقال	پاک جنکو رجس سے حق نے کیا	ہین وہ ازواج نبی رکھو خیال
	ہین وہ مورد آیۂ تطہیر کے	درج ہے قرآن مین سب انکا حال	

اما بعد یہ عاجز بندہ ذو المنن محمد نظیر الدین احمد المعروف بہ محمد حسن ابن نواب محمد بشیر الدین احمد خان فاروقی ساکن
مراد آباد برادران دین کی خدمت مین عرض کرتا ہے کہ میرا منشا تحریر کتاب ہذا سے فقط اظہار حق ہے لہذا بنظر ہدایت و
آگاہی اپنے کم علم بھائیون کے یہ چند مسائل اصول مذہب شیعہ کے تحریر کرکے اس کتاب کا نام مسائل الاثنا عشر رکھا ہے
اے بھائیو بلا تعصب ذرا انصاف سے شیعہ - سُنّی کے عقاید پر نظر فرماؤ شیعہ مومنین کا عقیدہ یہ ہے کہ رسول خدا
فرمان خدا کی پوری تعمیل نہ کرتے تھے منافقین کو بخاطر و خطر نفس و جات کی محبت کی وجہ سے اپنے ساتھ رکھتے تھے
اور بظاہر اُن سے محبت رکھتے تھے بلکہ تا دم آخر اُنکو اپنی صحبت سے جدا نہ کیا خلفائے ثلثہ مومن نہ تھے اور جمیع صحابہ
بعد رسول مرتد ہوے خلفائے نے بشراکت صحابہ حق تلفی جناب علیؑ کی اور خلافت چھین لی اور حضرت علیؑ صاحب
معجزہ موسوی تھے کمان کا اژدہا بنا کر حضرت عمر کو ڈراتے تھے اور ایک لاکھ اسی ہزار جنات کو تنہا قتل کیا تھا
اُنکے روبرو حضرت فاطمہ کو حضرت عمر نے اسقدر مارا کہ حمل ساقط ہوگیا اور محسن جو شکم مادر مین تھے قتل ہوگئے
بھائیو عقل مین آسکتا ہے کہ ایسے قادر و شجاع شخص کے روبرو اُسکی زوجہ پر یہ ظلم ناحق بلا مرضی اُسکی ہو سکے
ہرگز نہین - پھر یہ عقیدہ کہ حضرت علیؑ خلفا کے پیچھے نماز پڑھتے اور اُسکا اعادہ کر لیتے تھے تمام عمر اپنی اُنھون نے
اور ائمہ نے تقیہ مین گذاری اور موافق و مخالف سب سے تقیہ کیا اور ہجرت نہ کی ایسے لوگون کی امامت سے
کیا حاصل جب ہدایت خلق نہ ہوئی - سُنّی برادران کا یہ عقیدہ ہے کہ اخبار مظالم بالکل غلط اور

کیونکہ تمہی ہین خدا عالم الغیب ہے اگر وہ صحابہ رسول کو ایسا جانتا تو ہرگز اُنکی مدح متعدد جگہ قرآن مین نہ فرماتا
مندرجہ بالا آیہ قرآن سب اخبار کالعدم ہین لہذا سب اصحاب رسول صلعم مومن تھے نہ منافق کیونکہ اگر ایسے
بشروط چند پھر ... لا تتخذوا عدوی وعدوکم اولیاء مت پکڑو میرے اور اپنے دشمنون کی دوستی - پھر فرمایا
کی بھائیون یا ابائکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان نہ دوستی کرو باپ بھائیون اپنے سے
جو کفر کو ایمان سے دوست رکھتے ہین - اور مکرر نہی محبت منافقین و مرتدین کی بابت خدا نے نازل فرمائی
پھر فرمایا جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم - جہاد کرو کفار و منافقین سے اور انپر سختی کرو ان
جملہ احکام خدا کے بموجب رسول صلعم اُن سے پرہیز و احتراز فرماتے اور اُنپر سختی بحکم خدا عمل مین لاتے وہ
اگر منافق ہوتے اور حضرت ابوبکر کو سمع و بصر نہ فرماتے اور حضرت عمر کی نسبت لو کان بعدی نبیا لکان عمر
یعنی اگر میرے بعد نبی ہوتا تو عمر ہوتے نہ ارشاد کرتے جسکو ذرا بھی انصاف و عقل سے مس ہوگا وہ ان
آیہ قرآنی سے سمجھ لیگا خلفا ثلثہ و جمیع صحابہ مومن و متقی خدا کے پیارے تھے تو چونکہ وہ ذریت ابراہیم سے
تھے ہرگز خلافت ارض ظالمین کو نہ ملتی چونکہ حضرت ابراہیم نے خدا سے عرض کیا قال ومن ذریتی
قال لا ینال عهدی الظالمین اور خلفا ثلثہ کا ذریت ابراہیم سے ہونا تمام دنیا پر آشکارا ہے
پھر قرآن کتاب خدا مین وعد الله الذین امنو منکم کا شان نزول یہ ہے کہ جب صحابہ رسول بخوف دشمنان
ہتھیار بند رہتے تھے اور ہر وقت خائف رہتے تھے لہذا اُنپر رحم فرماکر یہ آیت آمنو منکم بصیغہ جمع نازل
فرمائی اور تین سے کم پر اطلاق جمع نہین ہو سکتا پس مومنین سے یہ وعدہ خدا نے کیا تھا نہ مرتد و کافر سے
پس قول ارتداد رد ہوگیا وعملوا الصالحات نیکوکارون سے وعدہ کیا نہ فاجر بدکارون سے پس غصب
کی تردید ہوگئی لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلهم بیشک ہم خلافت ارض
دینگے اُنکو جیسے کہ پہلے خلفا گذرے - جیسے داؤد علیہ السلام و سلیمان علیہ السلام و بنی اسرائیل کہ مصر و
شام وغیرہ مین بادشاہ اور حکمران تھے اسیطرح عرب و عجم مین مومنین کو خلافت ارضی عطا کرینگے نہ مرتدین
و منافقین کو پھر فرمایا ولیمکنن لهم دینهم یقیناً قوت کے ساتھ ثابت و قائم کرینگے اُنکے لیے دین اُنکا
یعنے وہ غالب ہوگا سب پر لیظهره علی الدین کله - اور مضبوطی سے وہ اسپر قائم ہونگے بھلا امام مہدی
وقت نزول آیت کہان تھے جب خدا نے وعد الله الذین امنوا منکم وعدہ کیا اللہ نے جو ایمان لائے
تم مین ... منکم صیغہ جمع فرمایا ہے بلکہ کسی امام کا اُسوقت بجز جناب علیؑ کے پتہ بھی نہ تھا - پھر فرمایا کہ وہ کیسا دین

ہوگا الذی ارتضیٰ لھم جو اُنکے لیے پسندیدۂ خدا ہوگا یعنی جن سے وعدۂ خلافت ہے اُنکا [illegible]
پسندیدۂ خدا ہے جسکی تصدیق مشورہ روم کے جہاد مین جناب علی نے نہج البلاغت مین کی ہے۔
اگر جناب علیؑ کی نسبت خیال ہو تو حضرات شیعہ نے تقیہ مین اُنکو مبتلا کردیا [illegible] بس
وعدہ کا ظہور نہوا اگر اُنکی خلافت اہل حق کی ہوتی تو وہ تقیہ مین نہ رہتے بلکہ بقول [illegible]
ہمیشہ در پردۂ دین مخالفین گذرانیدہ ہمیشہ چھپدہ دین خلاف مین نہ رہتے - پھر فرمایا ولیبدلنھم
من بعد خوفھم امنا اور بدل دینگے بعد خوف کے امن یہ جملہ موکدہ لام و نون تاکیدی سے ہے
یعنے بالکل مخالفین سے بیخوف ہونگے لہذا اس آیت مین ۱ خلافت فی الارض ۲ تمکن و استقرار
فی الدین ۳ امن از خوف اعدا - یہ تین باتین خدا نے فرمائین اور خلفا کو عطا کرکے وعدہ انا لننصر
رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیاۃ الدنیا - البتہ ہم مدد کرینگے اپنے رسولون کی اور اُنکی جو ایماندار ہین
حیات دنیا مین خدا تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کردیا بس بمقابلہ شہادت قرآن اور تجربہ چشم دید خلافت
فی الارض کے یہ بہانہ شیطان کا یوئین ھذا الذین بالرجل الفاجر ہر خلافت پر ہوسکتا ہے مثلا
خلافت جناب مہدیؑ پر بھی چونکہ ملت محمدیہ ناسخ ملل سالقہ اور قرآن مجید ناسخ احکام کتب سالقہ ہے
لہذا دعوی اسلام کرکے اُسپر عمل نہ کرنا اور دوسرے زمانہ کے انبیا و اوصیا کی مثال دینا اسلام سے
نکلنا ہے اور پیروی سخن مین داخل ہے کیا بلا مدد و مرضی خدا زمانہ خلفا مین جزائر عرب و عجم و روم و شام
و بار ہند فتح ہوکر غلبہ اسلام نہین ہوا اور اشاعت و اقامت احکام خدا و رسول نہین ہوئی کیا
بجاے بیت الصنم و معبد نصاریٰ کے مساجد تعمیر نہین ہوئین کیا غلبۂ اسلام نے تمام سرکشون کفار
و راہبون کو تہ تیغ اسلام نہین کیا کیا بلا مدد خدا یہ بات ممکن تھی کہ معدودے چند آدمی بلا سامان حرب
و درستی فوج تمام دنیا کو گویا فتح کرلین اور یہ خیال کہ پہلے اور اب ایسے لوگ بادشاہ ہوچکے ہین غلط ہے
کیونکہ بحث تو بعد رسول جو خلافت ہوئی اُس سے ہے کہ خدا نے کیون موجودگی افضل اور اپنے محبوب و
مقرر کردہ کے دوسرون کو یہ بات حاصل ہونے دی اور کوئی بیوقوف بھی اس بات کو عقل مین داخل نہین کرسکتا
اب شیعہ و سنی دونون کے عقاید پر بنظر انصاف و تحقیق حق بلا تعصب نظر کرو اور حق و باطل کو سمجھو
اور کتاب خدا پر دونون عقائد کو پیش کرو جو موافق کتاب اللہ ہو اُسکو پکڑو اور مخالف کو چھوڑدو
اور بمقابلہ کتاب خدا اخبار معاندین بیدین جو خلاف خدا و رسول و اظہار جناب مرتضیٰ ہین اُنکو رد کرو

کیونکہ خبر صدق و کذب پر محمول ہے غور کرو ارشاد خدا (ماشاء اللہ کان و مالم یشا لم یکن) جو خدا [illegible] ہے وہ ہوتا ہے جو نہین چاہتا وہ نہین ہوتا - اگر خواستہ خدا ہوتا تو ضرور پہلے خلافت جناب علی کو [illegible] ل صلعم خلافت ارض حسب وعدہ خدا (ان الارض یرثہا عبادی الصالحون) [illegible] اہش خدا ہوئی تو حق ہے اور اگر بلا مرضی ہوئی تو عجز خدا لازم آتا ہے پس یقین کرنا چاہیے کہ خلافت ارض عباد صالحین کو دیگئی اور حسب وعدہ نصرت مومنین کو حیات دنیا مین عطا کی گئی کیونکہ ان اللہ لا یخلف المیعاد کے بموجب وعدہ خدا خلاف نہین ہوتا اگر شیعون کے عقیدہ پر خلافت اول حق جناب امیر فرض کیا جاوے تو ہرگز اخبار خداوندی کے مطابق نہین ہو سکتا کیونکہ معاذ اللہ بقول شیعہ تا زندگی وہ تقیہ مین گذر کرتے تھے اور امن از خوف اعدا - اور تمکن فی الدین - و خلافت ارض سے محروم رہے اور یہی حال ائمہ کا رہا تو معاذ اللہ وعدہ خدا غلط ہوا اور کتاب اللہ مین احتمال کذب ہو گیا اندرین صورت رسالت بھی مشتبہ ہوئی کیونکہ بتعلیم رسول امت نے قرآن کو کتاب خدا اور معجزہ سمجھا جاتا ہے اور تصدیق کی ہے جب اُسپر احتمال کذب و غلطی پیشین گوئی ہوا تو حقیقت اسلام و رسالت قطعی جاتی رہی معاذ اللہ انھین خیالات سے موجدین مذہب شیعہ نے اس قرآن موجودہ کی نسبت فرمایا قول جناب علی احتجاج طوسی مین زاد فیہ ماظہر تناکرہ و تنافرہ قرآن مین وہ بات زیادہ کردیگئی جس سے قابل نفرت و انکار ہونا اُسکا ظاہر ہے - اور قول جناب امام باقر صاحب انہ لولا زید فی کتاب اللہ و نقص ماخفی حقنا علی ذی حجی اگر ایسا نہوتا کہ کتاب خدا مین کمی بیشی کی گئی تو ہمارا حق کسی پر پوشیدہ نہ رہتا اور مولوی سید محمد صاحب کی گواہی این مصحف عثمانی نہ کتاب آسمانی پس این را چہ اعتبار - یہ قرآن موجودہ مصحف عثمانی ہے نہ کتاب آسمانی پس اسکا کیا اعتبار پھر مصنف استقصاء الافحام کی مذہبی آواز دو سورہ کاملہ کہ در قرآن ابی بن کعب و ابن عباس بود ازین مصحف عثمانی کہ اہل سنت اول قرآن کامل اعتقاد کنند و معتقد نقصان آنرا ناقص الایمان بلکہ خارج از اسلام شمارند بر داشتہ تا تمام گذاشتہ - دو سورہ کامل اس مصحف عثمانی سے کہ اہل سنت جسکو قرآن کامل اعتقاد کرتے ہین اور نقصان کے معتقد کو بے ایمان اور اسلام سے خارج جانتے ہین نکالکر قرآن کو ناتمام چھوڑا - اسی بنا پر جملہ مومنین شیعہ اس قرآن کو معتبر نہین جانتے صرف بغرض اسلام مین شامل ہونے کے لوگون کے دکھلانے کو بذریعہ آیات قرآن موجودہ زندہ مردون کو ثواب رسانی کرتے ہین اعتقاداً ایسا نہین کرتے افسوس ہے کہ خدا کے

نسبت وجوب عدل کو داخل اصول دین حضرات شیعہ نے کیا ہے مگر باوجود قدرت و وعدہ بمقابلہ افضل
مفضول کو ترجیح دے کر خلافت ارضی جو عطا کی تو یہ کسطرح داخل عدل ہوگا یا بیگناہ معص
ظلم و جبر و قتل کرانا کب داخل عدل ہوگا اور نبی امم سابقہ کی مثال دیجیے
دوسرے اُن انبیا اوصیا سے ذلت واقعہ ہوئی اُسکا عوض تھا اور وہ معصوم قبل از بوت
شیعون کے امام تو معصوم پیدا ہوئے تھے اُنپر ظلم کرنا اور خلاف وعدہ حق علینا ننجی المومنین
کرنا کیسے داخل عدل ہوگا۔

دیکھو خلیفہ کے معنی قایمقام و جانشین کے ہین اب غور طلب یہ بات ہے کہ عقائد شیعہ پر
اعتبار کر کے تسلیم کیا جائے کہ ابتدائے نبوت مین انذر عشیرتک الاقربین جو خوف دلانے
اعزہ کی بابت نازل ہوئی تھی بقول شیعہ اُسمین بجائے انذار اقربا کے۔ جناب رسول نے حضرت
علیؑ کو اپنا وصی کیا اور اُنکی اطاعت کا حکم دیا پھر کیا وجہ اس تخصیل حاصل سے تھی جو معراج مین
خدا نے اکیسو بار تاکید تقرر وصایت علیؑ کی رسول صلعم سے کی پھر بقول علامہ قزوینی شارح کافی
نے کتاب الحجۃ باب نص اللہ مین عدم تعمیل حکم تقرر وصایت کی یہ وجہ تحریر کی ہے (امیل رسول
آن بود کہ شاید تصریح و تفسیر ولایت در قرآن شود و اکتفا بہ سنت نماند) یعنے رسول یہ چاہتے تھے کہ شاید
تصریح و تفسیر ولایت مرتضوی کی قرآن مین ہوجائے اور سنت رسول پر اکتفا نہ رہے۔ علامہ موصوف
نے دونون اخبار سابق کو رد کیا اور منجانب خدا اُنکو تسلیم نہین کیا جب تو فرمایا (اکتفا بہ سنت نماند)
دوسرے یہ بات بھی تسلیم کی کہ رسول کی خواہش کے بموجب قرآن مین تصریح و تفسیر ولایت نہین
ہوئی۔ اب یہ دیکھنا چاہیے کہ رسول نے اگر نافرمانی خدا نہین کی تو خدائے عادل نے کیون بموجب
تحریر تکملہ حیات القلوب غدیر خم مین بقول ملا مجلسی یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من
ربک فی علی وان لم تفعل فعذبتک عذابا الیما۔ نازل فرمائی پس معلوم ہوا کہ رسول خدا نے
موافق مرضی خدا وقت نازل ہونے اس تہدید تک جناب علیؑ کے بارہ مین تعمیل حکم خدا نہین کی
تھی اور بعد اس تہدید کے من کنت مولاہ جو فرمایا وہ اظہار بھی پورا بموجب خواہش خدا نہ تھا
جب تو مرض الموت مین حسب عقیدہ شیعہ وحی ہوئی کہ تحریر کردو یا کرادو جبپر قلم دوات طلب کیا
اور بوجہ خوف مخالفین پھر وہ تعمیل سے معذور رہے اور جناب علیؑ جو کاتب وحی تھے اُنھون نے بھی

باوجود فرصت تین روز کے تعمیل وحی خدا نہ کی نہ کرائی - بلکہ پیغمبر صاحب نے بخلاف مرضی ایزدی بقول امام مندرجہ کافی صفحہ ۱۴۲ کہ وقت وفات رسولخدا نے حضرت عباس کو بلا کر اپنا وصی و قائم مقام کرنا بشرط طلبہ چاہا جسکو وہ بوجہ مفلسی قرضہ منظور کر سکے اور بعد عذر پھر مکرر حضرت عباس سے درخواست کی پھر اُنھون نے نہ منظور کیا تو جناب علیؑ کو وصی مقرر فرمایا انھین نافرمانیون کے باعث سے خدائے عادل نے بموجب قول امام مندرجہ کافی صفحہ $\frac{۱۴۳}{۱۴۲}$ خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے نامہ تحریری لکھکر جبریل کو دیا اور بوجہ کم اعتباری جبریل یا جن سے عہد لینا منظور تھا دیگر فرشتگان مقربین کو ہمراہ جبریل کے کیا اور یہ حکم بھیجا کہ جناب علیؑ و فاطمہ و حسنین غصب حق و ظلم پر صبر کرین جسکو سُن کر حضرت علی بیہوش ہو گئے اور بعد افاقہ فرمایا بلی وصبرنا علی ماساءنا وغاضنا - ہان ہم صبر کرین گے ایذا و غصب حق پر - اور یہی فاطمہ و حسنین نے اقرار فرمایا اور وہ عہدنامہ بشہادت ملائکہ مقربین مرتب بہ ثبت مواہیر جنت ہو کر آسمان پر گیا چونکہ عدل ہونین شیعہ کے اصول دین مین داخل ہے لہذا اس مسئلہ کو وہی حل کر سکتے ہین کہ خم غدیر مین عذاب الیم کی تہدید رسول کو فرما کر اعلان وصایت و وزارت و جانشینی کرایا لوگون سے مبارکبادین دلوائین اور بالآخر نتیجہ یہ نکالا کہ حکم معزولی و مخذولی صادر فرما کر بیگناہ معصومین کو صبر کی تلقین کی خدا نے انبیائے سلف سے جو کچھ کیا وہ تو بوجہ زلت و سہو اُنکے کیا ہو گا ان معصومین کا تو مرتبہ انبیائے سلف سے برتر تھا اور پیدا بھی معصوم ہوئے تھے اپنر ایسا سخت حکم اتلاف حق و خلع خلافت ارض و برداشت ظلم کس وجہ سے نازل فرمایا گیا کیا خدا کے نزدیک یہ معصوم نہ تھے شیعون نے بنالیا ہے ایک بچہ بھی ان باتون اور روایتون کو سُنکر تسلیم کر لیگا کہ جمع اضداد ہے اور خلاف عقل باتین ہین اور جاہلون کے ورغلانے کے واسطے ہین اب یہ دیکھنا ہے کہ رسول نے اپنی حیات مین جانشین یا امام نماز کسکو مقرر کیا پس فریقین کی کتب سے ثابت ہے کہ زندگی رسول مین امامت نماز ابوبکر نے کی بھائی سُنیون کا عقیدہ ہے کہ بحکم پیغمبر کے اور شیعون کا اسکے خلاف - مگر واقعہ امامت نماز صحیح اور مسلمہ فریقین ہے - اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ رسول نے اس فعل سے ابوبکرؓ کو ممانعت کی یا نہین کی اور جبریل بھی دنیا مین بوجہ زندگی رسول تشریف لاتے تھے نہ خود انھون نے نہ خدا نے بذریعہ جبریلؑ ابوبکر پر اعتراض کیا نہ پیغمبر کو ممانعت کی پس اگر خلاف مرضی خدا یہ امر ہوتا تو ضرور ممانعت

نازل ہوتی یا حضرت علی کے واسطے حکم دیا جاتا - دیکھو مراۃ الحق مین مومنین شیعہ نے اس واقعہ کا خود
اقبال کیا ہے اور کسی روایت سنی و شیعہ سے یہ ثابت نہین ہے کہ ایک وقت کی بھی نماز بامامت
جناب علیؑ ادا کی گئی بلکہ خود جناب علیؑ کا قول ہے کہ مین حاضر تھا غائب نہ تھا تندرست تھا بیمار
نہ تھا میرا مرتبہ رسول پر ظاہر تھا تاہم امامت ابوبکر کے سپرد کی گئی - پس بقول شیعہ کوئی فعل
پیغمبر کا خلاف مرضی خدا نہین ہوتا ہے نہ ائمہؑ کا لہذا جسکو امامت نماز کے لیے رسول نے
پسند کیا اسکو بعد رسول اگر جمہور و سواد اعظم نے خلافت و امامت کے واسطے منتخب کیا تو کیا
بیجا کام کیا اور کیسے مرتد ہوگئے دیکھو سواد اعظم کا انتخاب کہ ابوبکر نے اپنی زندگی مین باوجود عکومت
و ملک و مال جو دنیاوی مال و ملک کی طرف التفات نہ کیا نہ خود اس کو پسند کیا نہ بعد اپنی
اولاد کو دیا بلکہ بعد شورہ اہل حل عقد کے اپنی بھی راے نسبت خلافت حضرت عمرؓ ظاہر فرما کر
وصیت و اعلان قائم مقامی کیا ایسے لوگون کی نسبت یہ کہنا کہ بہرہ از ایمان ندا شتند بے ایمانی
کی بات ہے کس لیے کہ حضرت علیؓ نے خود انکا اقتدا کیا علاوہ ازین رسول پر کتنا بڑا الزام ہے
کہ انھون نے باوجود علم و آگاہی اس فعل سے نہ ابوبکر کو روکا نہ سواد اعظم صحابہ کو اور بخوف ابوبکرؓ
و عمرؓ یا ازواجات کے خوف سے خاموشی بموجب عقاید شیعہ اختیار کی اور مخالفت حکم خدا ان الذین
یبلغون رسالات و یخشونہ لا یخشون احد الا اللہ - جو لوگ پہنچانے والے احکام خدا کے ہین
وہ خدا سے ڈرتے ہین اور سواے خدا کے کسی سے نہین ڈرتے - کے مرتکب ہوے معاذ اللہ
من ھذہ العقیدت مومنین شیعہ نے غلط اخبار پر اعتماد کرکے ایک نیا مذہب نکالا اور منکر حدیث
مندرجہ کتاب اہل تسنن کو سند پکڑ کر ہزارون ورق عبقات وغیرہ مین مومنین شیعہ کی دلدہی کے واسطے
سیاہ کیے اور اسی بنا پر کہ مہاجرین و انصار نے حضرت علیؑ کو خلیفہ اول نہ کیا انکو مرتد تجویز کیا حالانکہ
خود کتاب کافی کتاب الروضہ مین خطبہ جناب علی مبطل تقریر و توجیہ شیعہ بابت تقرر خلافت جناب
علی موجود ہے حین تکلمت طائفۃ نحن موالی رسول اللہ فخرج رسول اللہ الی حجۃ الوداع
ثم صار الی غدیر خم وامر فاصلح لہ شبہۃ المنبر ثم علاہ واخذ بعضدی حتی رای بیاض
ابطیہ رافعا صوتہ قائلا فی محفلہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ و
عاد من عاداہ فکانت علی ولایتی ولایت اللہ وعداوتی عداوت اللہ الخ - یعنی جناب

علیؑ نے فرمایا جبکہ کلام کیا ایک گروہ نے کہ ہم دوست رسولؐ کے ہین پس نکلے رسول حجۃ الوداع کی طرف پھر مقام غدیر خم پر پہنچکر حکم دیا بنانے شبیہ ممبر کا اور اُسپر چڑھکر میرا بازو پکڑکر کہا کہ جسکا مین دوست ہون اُسکا علیؓ بھی دوست ہے اے خدا دوستی کر اُس سے جو علیؑ سے دوستی کرے اور دشمنی کر اُس سے جو علیؓ سے دشمنی کرے پس ہے دوستی میری دوستی خدا اور میری دشمنی دشمنی خدا اس سے محبت و عداوت ظاہر ہوتی ہے نہ خلافت - اب یہ دیکھنا چاہیے کہ طلب کرنا خلافت نبوی کا بجالت عدم نص ہر صحابہ کے لیے اور عزیز کے لیے اچھا تھا یا برا - اگر بہتر تھا تو جبس عزیز نے طلب و خواہش بہتر کام کی فرمائی گناہ نہین کیا یہ بات مومنین شیعہ نے کیسے فرض کی کہ خلافت و جانشینی کا حق حضرت علیؑ کا تھا اگر شرعاً جیسے تو بموجودگی دختر و نواسہ کے وہ مستحق نہ تھے دوسرے بمقابلہ چچا کے چچازاد بھائی محروم ہے - اب رہا حکم خدا وہ قرآن مین موجود نہین اور اگر بموجب عقیدہ شیعہ واقعہ خم غدیر کو حکم خدا پر تسلیم کرلین تو عہدنامہ صبر اُس حکم کی منسوخی پر قطعی دلالت کرنے والا ہے پھر نہین معلوم ہوتا کہ کس بنیاد پر سواد اعظم مہاجرین و انصار و بنی ہاشم سب کو مرتد قرار دیا جاتا ہے -

اگر غدیر خم مین حکم جانشینی صادر ہوتا تو بعد اُسکے بلاوجہ عہد صبر لینا ذات خداوندی اور عدل سے بعید ہے کیونکہ ترجیح فاضل پر مفضول کے لازم آتی تھی جو خدا سے بعید ہے اور ان اللہ لا یخلف المیعاد وعدہ خدا کے بھی خلاف ہے پھر قیام خلافت ابوبکر پر جناب علیؓ کا یہ فرمانا رضینا عن اللہ قضاءہ وسلمنا امرہ - راضی ہین ہم قضاے خدا پر اور تسلیم کرلیا خدا کے واسطے اُسکے حکم کو یہ بھی فضول ہوگا -

صحت خلافت خلفا کی نسبت مجتہدین سابق و سید محمد صاحب لکھنوی کا فیصلہ قطعی انصافاً -

اول قول علم الہدی نے بجواب مغنی لکھا ہے کہ یہ کہنا کہ جسطرح امام حسینؑ نے یزید سے مخالفت کی اور اُسکی برائیان مخلوق پر ظاہر کین جناب امیرؑ کو بھی مخالفت خلفا اور انکا رد اعتراض ظاہر کرنا واجب تھا بعید از صواب ہے کیونکہ یزید فسق و فجور مین مبتلا تھا دین کی پرواہ نہ کرتا تھا اور سب جانتے تھے کہ خلافت و امامت کے قابل نہین ہے نہ کوئی شرط امامت آسمین پائی جاتی ہے بخلاف برتاؤ متقدم قوم کے جو حسن ظاہر سے متصف اور جم غفیر اُسکو لائق امامت جانتے ہین بلکہ اُسکے رتبہ کو

امامت سے بڑھکر سمجھتے ہون پھر قیاس ایک کا دوسرے پر قیاس مع الفارق ہے۔ عبارت عربی

وکیف یکون الخوف من مظہر الفسق والخداعة ولا شبہة فی ان امامة ملک وغصبۃ

وانہ لا شرط من شرائط الامامة فیہ کالخوف من مقدم معظم جمیل الظاہر یری اکثر

الامامة ان الامامة دونہ وانہا ادنی منازلہ وبالجمع بین الامرین الا کالجمع بین النقیدین

دوم قول محقق جیلانی شیعی در فتح السبل

سبب دیگر در تقویت حسن ظن مردم بعاقدین بیعت آن شد کہ آنہا نفوس خود را از اموال دنیا باز داشتند

وشیوہ زہد در دنیا پیش گرفتند و رغبت بدنیا و زینت آنرا ترک کردند و قناعت بتقلیل و اکل خشن و لباس

کرباس ملک خود ساختند درحالیکہ اموال برائے ایشان حاصل و دنیا رو کردہ بود و آنرا در میان قوم

قسمت میکردند و خود را اصلا بآن آلودہ نمی کردند پس دل ہائے مردم بایشان مائل شدہ وایشان را

دوست داشتند وظنون مردم بایشان نیک شد و ہر کس را کہ دربارہ ایشان شبہ در خاطر بود یا توقفی

داشت با خود گفت کہ اگر ایشان بہوائے نفس مخالفت نص پیغمبر کردہ بودند بایست اہل دنیا باشند و ترک

اموال و لذات نکنند تا خسران دنیا و آخرت ہر دو برائے ایشان نباشد و اینہا اہل عقل و رائے صحیح اند

چگونہ خسران دنیا و عقبیٰ ہر دو پسندیدہ باشند پس فعل ایشان صحیح است و کسے را شک در صلاح ایشان

باقی نماند و اعتقاد بولایت ایشان کردند و افعال ایشان را پسندیدند۔ دوسرا سبب خلفائے گمان

نیک کا بیعت کرنے والے اشخاص کو یون ہوا کہ اُنھون نے اپنے نفسون کو مال دنیا سے باز رکھا اور زہد

دنیا مین اختیار کیا اور دنیا اور اُسکی زینت کو چھوڑ کر منہ موڑا اور تھوڑا اور برا کھانے اور ٹاٹ پہننے کو

اختیار کیا حالانکہ مال موجود تھا اور دنیا اُنکی جانب منہ کیے تھی مگر وہ مال کو قوم مین تقسیم کرتے تھے اور خود

اپنے نفس کو مال مین نہ آلودہ کرتے تھے اسوجہ سے آدمیون کے دل اُنکی طرف مائل ہوگئے اور اُسکو

دوست رکھتے تھے اور گمان آدمیون کے اُنکی طرف سے نیک ہوگئے اور جسکو شبہ یا توقف تھا اُسنے

بھی کہا کہ اگر یہ نفس پرستی یا دنیا کے لالچ مین خلاف حکم پیغمبر کرتے تو چاہیے تھا کہ دنیا کو حاصل کرتے

اور مال کو نہ چھوڑتے اور لذت کو نہ چھوڑتے تاکہ دنیا و عقبیٰ کی بے نصیبی حاصل نہو اور یہ صاحب عقل مین

کیسے یہ بات خیال مین آسکتی ہے کہ عقلمند آدمی دنیا و عقبیٰ دونون کو چھوڑ دے پس انکے فعل سچے

ہین اور کسی شخص کو اُنکی اصلاح مین شک نہ رہا اور اعتقاد اُنکی ولایت کا کر کے اُنکے افعال کو پسند کیا

دیکھو ریاض السالکین شرح صحیفہ سجادیہ شیعہ مین بقول امام سجاد علیہ السلام وقت وفات رسول صلعم ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ موجود تھے اور کتاب اختصال شیعہ مین بقول امام جعفر علیہ السلام بارہ ہزار - مدنی آٹھ ہزار غیر مدنی دو ہزار - طلقا دو ہزار - جملہ ۱۲۰۰۰ ہزار اور اوس وخزرج وبنو حنیف وہمدان ومذحج وربیعہ ومضر - ازد اور وائل وخزاعہ وطے شیعیان علی علیہ السلام اور صادق العقیدہ تھے جو بروقت جنگ معاویہ نوے ہزار جمع ہوئے تھے جنکے نسبت جناب علیؑ نے فرمایا - الاوس والخزرج القوم الذین هم آووا فاعطوا فوق ما ذهبوا - یعنی اوس وخزرج اُس قوم کے ہین کہ جنکو اپنے وہان پناہ دین تو اُن کے ساتھ حتی المقدور سلوک کرین اور قبیلہ ہمدان کی نسبت فرمایا کہ یہ سخت وقت مین میری ڈھال وتلوار ہین خدا اسکے عوض مین اُنکو جنت دے وہ بروقت جنگ کے دشمنون کے تیر رہے اگر مین دربان جنت ہونگا تو کہدونگا کہ بیدھڑک چلے آؤ اور قبیلہ ازد کی نسبت فرمایا کہ میرے یار ہین اہل شمشیر ہین خدا کی طرف مائل دنیا سے سیر بھاگنا نہین جانتے لڑائی مین مثل شیر کے ہین - ان روایات کو ملا باقر مجلسی نے قبول کرکے تمام قبائل کو مخلصین شیعہ جناب علی مین داخل کیا لہذا حضرات امامیہ پر قابل حجت ہین اور علاوہ برین قول امام زین العابدین علیہ السلام موجود ہے کہ ایک لاکھ چودہ ہزار صحابہ وقت وفات موجود تھے جنکے واسطے امام نے دعا کی ان شیعیان علی کی موجودگی مین غصب خلافت ومظالم فاطمہ پر کیسے ہوگئے پس کوئی روایات مظالم شیعہ کا یقین نہین کرسکتا کیونکہ بقول امام جعفر علیہ السلام بارہ ہزار دیندار ایماندار حسن عقیدہ صحابہ رسول موجود تھے عابد وزاہد تھے انکی موجودگی مین کیسے مظالم آل رسول پر اور غصب خلافت ہوا ہوگا سمجھ مین نہین آتا -

قول سید محمد صاحب مجتہد لکھنوی در بوارق

جب علماے اہل سنت نے تحریر جناب علی علیہ السلام سے اثبات حقیقت خلفا ثلثہ کیا تو مولوی صاحب ممدوح نے یہ جواب دیا کہ

کلام جناب امیر علیہ السلام مبنی است بر آنکہ معاویہ واہل شام بلکہ اکثر اتباع جناب علیؑ مرتضی علیہ السلام یقین داشتند بآنکہ خلافت باجماع حل وعقد ثابت میشود وجمیع ایشان ازہمین جہت اقرار بیعت وحقیقت خلافت ثلثہ داشتند وحضرت امیر را نیز در وقت خلافت ظاہر ہمین دلیل خلیفہ بحق میدانستند نہ آنکہ منصوص ومعصوم می شمردند واین امر ازین جہت بود کہ عارفان حقیقت

حال کم بودند وسواد اعظم اعتقاد امرے کہ درباب امامت آنحضرت واجب بودند اشتند وخلفاے سابقین را از آنحضرت افضل می دانستند۔

یعنے کلام جناب امیرؓ اس بنیاد پر ہے کہ معاویہ واہل شام بلکہ اکثر تابعین جناب علیؓ بھی یقین رکھتے تھے اس بات کا کہ اتفاق رائے اہل وعقد سے خلافت ثابت ہوتی ہے اوراسیوجہ سے سب گروہ نے اقرار بیعت وحقیقت خلافت ہر سہ خلفا کا کیا تھا اور اسی دلیل سے حضرت امیرؓ کو خلافت ظاہر کیے وقت مین خلیفہ برحق جانتے تھے نہ منصوص۔ یعنی حکم خدا سے۔ اور معصوم۔ گناہون سے محفوظ۔ جانکر اور یہ بات اسوجہ سے تہی کہ اس حال کے جاننے والے کم تھے اور گروہ بڑا اعتقاد اس بات کا دربارہ امامت جناب امیرؓ کے نہ رکھتا تھا اور تینون خلیفہ پہلے کو ان سے افضل جانتا تھا۔

اول یہ جاننا چاہیے کہ بموجب حکم خدا اسلام کیا چیز ہے قرآن مین خدا نے فرمایا۔ ان الذین امنو والذین ہادو والنصارٰی والصابئین من امن باللّٰہ ورسلہ والیوم الاخر وعمل صالحا فلہم اجرہم عند ربہم ولا خوف علیہم ولا ہم یحزنون جو لوگ ایمان لائے یہود ونصاری وصابئین سے جو ایمان لایا خدا رسول پر اور روز آخرت پر اور نیک کام کیے انکے لیے اجر انکا خدا کے پاس ہے اور نہ انکو خوف ہے نہ حزن۔ ایمان باللّٰہ ورسلہ ویوم قیامت پر رکھکر عمل صالح کرنا۔ یہی اسلام ہے اور ایہ متفق علیہ مسئلہ ہے (احکام بظاہر مبنی است) بظاہر جو ایسا ہے وہ مسلمان ہے ولا خوف علیہم کا مستحق ہے باطنی حالت پر سوائے باریتعالی کوئی مطلع نہین ہوسکتا۔ پس بظاہر اسی بات پر مہاجرین وانصار وبنی ہاشم حیات رسول مین اور بعد ممات رسول قائم وثابت تھے ورنہ جناب رسول بموجب حکم خدا لا تتخذ وا اباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علے الایمان ومن یتولہم فانہ منہم فاولئک ہم الظالمون نہ پکڑو اپنے باپ بھائیون کو دوست جبکہ وہ محبوب رکھین کفر کو ایمان پر اور جو کوئی اُنسے محبت رکھیگا وہ انہین سے ہے اور وہی لوگ ظالم ہین بموجب اسکے ممکن نہ تھا کہ رسول منافقین کو اپنی صحبت مین تادم آخر رکھتے اور بظاہر اُنسے تولّا ومحبت کرتے کیونکہ خدا تعالے نے اُنکو حکم دیا تھا جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم۔ جہاد کرو کفار اور منافقین سے اور سختی کرو اُنپر اور منافقین کا حال بموجب حکم خدا قد نبانا اللّٰہ من اخبارکم منافقین کا حال خدا اُنکو تبلا چکا تھا ان دلائل قطعیہ موجودہ قرآن سے ثابت ہے کہ گروہ صحابہ رسول منافق نہ تھا نہ کافر ورنہ بعد آگاہی حال وہ انپر سختی

بحکم خدا کرتے نہ بری و بحث اُسے نسبت و فعل نبوی صلعم اور اخبار قرآن پر یقین کر کے جناب علیؓ نے فرمایا الزموا السواد
الاعظم فان ید اللہ علی الجماعۃ و ایاکم والفرقۃ فان الشاذ من الناس للشیطان کما ان الشاذ من
الغنم للذئب گروہ اعظم کی پیروی اپنے اوپر لازم جانو کیونکہ جماعت پر ہاتھ خدا کا ہوتا ہے اور جدائی اور
علحدگی سے پرہیز کرو جو گروہ سے الگ ہو جاتا ہے وہ آدمی شیطان کے لیے ایسا ہے جیسے گلہ سے علحدہ شدہ
بکری بھیڑیے کی خوراک کے لیے ایسا ہی رسول نے فرمایا تھا لا یجمع امتی علی الضلالۃ میری امت
گمراہی پر جمع نہو گی اور اُسی کی پیروی و تصدیق جناب علیؓ نے فرمائی ما کان اللہ لیجمعھم علی الضلالۃ
ولا یضربھم بالعمی۔ خدا ایسا نہیں ہے کہ جمع کرے انکو گمراہی پر اور انھیں اندھا کر دے۔
لہذا خدا و رسولؐ و علی مرتضےؑ کے اقوال سے ثابت ہو گیا کہ بعد رسول جو گروہ تھا وہ گمراہ نہ تھا ہی ایک
ایماندار مسلمان کو تسلیم کرنا واجب ہے اور پیروی خدا و رسول و جناب علیؓ لازم
پس بقول مجتہد صاحب سواد اعظم مہاجرین و انصار و بنی ہاشم کو علم یقینی اس بات کا تھا کہ حضرت
ابو بکرؓ جناب علیؓ سے افضل ہیں اور پھر حضرت عمر و حضرت عثمان اور اسی ترتیب سے سواد اعظم نے بیعت
کی اب یہ علم و یقین گروہ اعظم کو سوائے کتاب اللہ اور حدیث پیغمبر کے دوسرے طور پر حاصل نہیں ہو سکتا
اور اسی کی پیروی سے اونھوں نے حضرت ابو بکرؓ کو افضل جانا اور مانا اور خلافت کو برحق سمجھا اور بیعت
کے اگر خلاف کتاب اللہ و حدیث رسول ہوتا تو وہ نمانتے اور یہ مسلمہ امر ہے کہ مستحق خلافت افضل ہوتا ہے
انھیں کو افضل جانا اور معدودے چند کا خیال بمقابلہ گروہ اعظم جسکی نسبت جناب علیؓ نے فرمایا۔
ان ید اللہ علی الجماعۃ۔ جماعت پر خدا کا ہاتھ ہوتا ہے ہیچ متصور ہوگا۔ اور یہ خیال کہ بخصومت
یا بہ عنایت کسی فرد واحد کے جمہور نے ایسا کیا تو باطل ہے جبکہ اُسی گروہ کے لوگون نے جناب علیؓ کا
انتخاب کر کے بیعت کی اور بقول مجتہد صاحب و جناب امیرؓ کے جن اصحاب حل و عقد کی اطاعت و
بیعت کی بغیر خلافت کا قائم ہونا متصور نہیں ہو سکتا انکو یقین تھا کہ حکم خدا و رسول افضلیت و جانشینی
جناب امیرؓ کی بابت نہیں ہے پس اُن اہل اسلام نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو افضل یقین کر کے بیعت کی
اور مصنف رسالہ روشنی کا بھی یہ مذہب ہے کہ جب نص نہو تو افضل خلیفہ قرار پاویگا اور یہی اصول
شیعہ میں بھی داخل ہے لہذا جنکی اطاعت و بیعت کی بغیر امکان قیام خلافت نہ تھا اُنھوں نے حضرت
حضرت ابو بکر کو افضل جانکر بیعت کی اور خلیفہ برحق منظور کیا اور اسی بنا پر جناب علیؓ نے اُن سے

بیعت کی اور بروقت ترغیب بیعت ابوسفیان و حضرت عباس و دیگر بنی ہاشم و سعد و مالک بن نویرہ گروہ عظیم اہل عرب جنکی بڑی قوت تھی جناب علیؓ نے اپنی بیعت سے اُن لوگون سے انکار کیا اور فرمایا (شقوا امواج الفتن) پھاڑو موجون فتنہ کو یعنی ابوبکرؓ کی خلافت مین دست اندازی فتنہ ہے اس سے باز آؤ نجات اسی مین ہے - اور قول ارتد کل الصحابۃ کو اُنھون نے باطل کر دیا اور رضینا عن اللہ قضاءہ وسلمنا لہ امرہ - یعنی راضی ہوے ہم قضاے خدا پر اور قبول کیا خدا کے واسطے خدا کے حکم کو فرما کر ظاہر کر دیا کہ حق خلافت جناب امیر کا نہ تھا بلکہ جو قضاے خدا تھی وہ ہوا اور جناب ممدوح اسپر راضی ہو گئے - لہذا مومنین شیعہ کا ادعاے حق مدعی سُست و گواہ چست ہونے مین شمار ہوگا - ان حضرات نے خلاف اخبار خدا و رسول و جناب علیؓ کے اپنا فرضی مذہب ایجاد کر لیا ہے جنکا پتہ نہ قرآن سے ہے نہ حدیث سے - اور بوجہ ہونے اجتماع ضدین خلاف عقل ہے اور انھین دلائل سے اخبار غصب حق و مظالم فاطمہ وغیرہ سب غلط ہو گئے کیسے عقل مین آسکتا ہے کہ گروہ اعظم ایک حق بات کو ناحق کر دے اور بیگناہ پر ظلم ہونے کو گوارا کرے اگر ذاتی خصومت و عناد کسی کو کسی سے ہو اور وہ اُسکو نکالنا چاہے تو گروہ مومنین ضرور مخالف ظالم کے ہونگے کیونکہ گروہ اعظم ایسی صریح بے ایمانی و بے انصافی نہین کر سکتا ہے کہ اتلاف حق و ظلم پر ظالم و غاصب کو منع نہ کرے - اور نیز یہ بھی ثابت ہو گیا کہ بطمع دنیاوی خلفا نے خلافت کو قبول نہین کیا بلکہ خدا و رسول کے واسطے اور اشاعت دین کی غرض سے دیکھو بارہ مسائل مومنین شیعہ

مسئلہ اول خداے تعالیٰ - عالم الغیب نہین - قادر نہین صادق الوعد نہین - عاجز ہے اگر علم غیب ہوتا تو اُن لوگون کی مدح جا بجا قرآن مین کیون کرتا جو مہاجرین و انصار و بنی ہاشم وغیرہ صحابہ رسول صلعم تھے جنھون نے رسول کے دنیا سے چھوڑتے ہی بقول مومنین ارتد کل الصحابۃ الا ثلثۃ - کل صحابہ نے ارتداد اختیار کیا سواے تین شخصون کے اور کیون ابی محمد و ابی جعفر کے بارہ مین امام کو غلط خبر دیتا جسپر امام کو کہنا پڑتا کہ خدا کو بدا ہو گیا - یا امام نے یہ فرمایا کہ ایسا بدا خدا کو کبھی نہ ہوا جیسا میرے بیٹے اسمعیل کے بارہ مین ہوا -

دیکھو کتاب نقد المحصل طوسی شیعہ - عن ابی جعفر انہ جعل اسمعیل قائمہ مقامہ فظہر من اسمعیل ما لم یرتضہ فجعل القائم مقامہ موسی فسئل عن ذلک قال بدا للہ فی اسمعیل - دوسری حدیث رسالہ اعتقادیہ شیخ صدوق کے ما بدا للہ فی شیء کما بدا لہ فی اسمعیل -

فی الحال مین نے بغرض تحقیق حق اپنے برادر عزیز نواب سراج الدین احمد خان صاحب سے جنھون نے
اپنی تحقیق سے مذہب شیعہ اختیار کیا ہے اور ایک کتاب بھی تصنیف کی ہے اور اسمین وہی باتین
مکرر تحریر کی ہین جنکے تمام جوابات تحفہ مین موجود ہین اُن جوابات پر تو تنقید نہین فرمائی بلکہ وہی
سوالات درج کتاب کردیے ہین اور وہی طعن سابق لکھی ہین اسواسطے مین نے اُنکی خدمت مین
یہ حدیث کافی بدا للہ فی ابی محمد بعد ابی جعفر مالم یکن یعرف لہ کما بدا لہ فی موسیٰ
بعد مضی اسمٰعیل پیش کرکے دریافت کیا کہ اپنے کتب فریقین کے مطالعہ سے ترک مذہب اہل
سنت کیا ہے اس حدیث کے معنے کیا آپ نے خیال کیے تو اُنھون نے کتاب نور علی نور مصنفہ
سید کاظم علیصاحب مجتہد بریلوی مجھے دکھلائی جسمین انھون نے فقرہ حدیث کے یہ معنی تحریر
فرمائے ہین یہ بیت سے خارج ہوا واسطے اللہ کے ابو محمد کے بارہ مین بعد ابو جعفر کے وہ امر کہ وجود
عدم
نتھا واسطے اُسکے یعنی ابو محمد کے بارہ مین وہ امر عدم سے وجود مین آیا تھا۔ (کیونکہ جناب جب انسان پیدا
کیا جاتا ہے تو اُسکی موت حیات پردہ عدم مین رہتی ہے) اور فقرہ ثانی کے معنی درج کتاب نہین فرمائے
اور یمحوا اللہ ما یشاء آیت قرآن لکھکر شیعون کے دل خوش کرنے کو تحریر فرمایا کہ ہم نے قرآن سے بدا کو
ثابت کردیا جب اس ترجمہ کے نقائص اور دوسرے فقرہ حدیث کے معنی نہ تحریر کرنے پر اعتراض
مین نے کیا تو برادر عزیز نے مولوی سید ابو الحسن صاحب مجتہد لکھنوی کو لکھا اُنکا جواب بجنسہ
بغرض ملاحظہ برادران دین پیش کرتا ہون انکا دستخطی خاص میرے پاس موجود ہے۔ بسم اللہ
ولہ الحمد روایت کافی مین جس جملہ سے بحث ہے وہ یہ ہے یا ابا ہاشم بدا للہ فی ابی محمد بعد
ابی جعفر ما لم یکن یعرف لہ اسکے معنی یہ ہین۔ عدم سے وجود مین آیا واسطے اللہ کے یعنے
موجود کردیا خدا نے ابو محمد کے بارہ مین بعد ابو جعفر کے وہ امر جو اُنکے واسطے معروف نہ تھا یعنے وہ پردۂ
عدم مین تھا وجود مین نہ آیا تھا۔ اور بدا بمعنی لغوی جو مستلزم جہل ہے وہ یہان مراد نہین ہے
نہ اُسکا کوئی قایل ہمارے علما سے بلکہ احادیث کافی وغیرہ کثرت سے اس معنی کی نفی مین وارد
ہوئی ہین بلکہ اسکی ضروریات دین مذہب شیعہ سے ہے جو لوگ نسبت اس معنی کی ہماری طرف
کرتے ہین وہ افترا و بہتان ہے ہان البتہ بدا بمعنے اصطلاحی مجازی کے قائل ہین اُسکے معنی یہ ہین تغیر
احکام باعتبار اختلاف مصالح و اوقات جسکو نسخ تشریعی کہتے ہین اور تغیر عالم کون و فساد بایجا

و اعدام و احیا و اماتت جسکو نسخ تکوینی کہتے ہین یہی معنی بدا کے قرآن سے ثابت ہین یمحو اللہ ما یشاء
و یثبت و عندہ ام الکتاب خدا جو چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت کردیتا ہے اُسکے پاس
ام الکتاب ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ ایک حکم مٹا کر دوسرا ثبت کیا اس سے یہ لازم نہین آتا کہ
جو حکم مٹایا گیا وہ خلاف مصلحت تھا خدا کو اُسکا علم نہ تھا بلکہ اُسوقت مصلحت ثابت رکھنے کی تھی بعد اُسکے
مٹانے کی ہوی جیسا کہ قصہ حضرت یونس ع سے جو قرآن مین ہے واضح ہے کہ پہلے نزول عذاب کی خبر
دیگئی بعدہ بمقتضاے مصلحت عذاب نازل نہ فرمایا اسیطرح حضرت ابراہیم کو حکم ذبح اسمعیل دیا بعدہ منسوخ
کرکے دنبہ بھیجا یہی معنی بدا کے ہین جسکے ہم قائل ہین نہ بدا بمعنی لغوی کے جو مستلزم جہل ہے اس صورت
مین بدا بمعنے لغوی لینا خلاف عقل ہے محض افترا و بہتان ہے کیونکہ لغوی معنی بدا کا ہمارے علماء سے کوئی
قائل نہین ہے نہ کوئی روایت ائمہ معصومین علیہ السلام کی اسپر دلالت کرتی ہے پھر یہ معنی کیونکر کیے جا سکتے
ہین اس معنے کی یہان گنجایش نہین ہے - حررہ سید ابوالحسن عفی عنہ

۱ مین نے اس تحریر پر یہ اعتراض کیا کہ دوسرے فقرہ کما بدا اللہ لہ فی موسی بعد مضی اسمعیل
ما کشف بہ عن حالہ کا ترجمہ کیون مولوی صاحب نے نہین فرمایا - ۲ دوسرے عدم سے وجود
مین لانے تک کیا اُسکو علم نہ تھا کیونکہ اُنھون نے تحریر فرمایا ہے کہ ابو محمد کے بارہ مین وہ امر معروف نہ تھا او
پردۂ عدم سے وجود مین نہ آیا تھا یہ تاویل بالکل باطل ہے مخلوق کے مرنے جینے کو عدم سے وجود مین
لاتا ہے دخل لاعلمی ہے - ۳ تیسرے ایک حکم مٹا کر دوسرا ثابت کیا اس سے یہ لازم نہین آتا کہ جو حکم
مٹایا گیا وہ خلاف مصلحت تھا بلکہ اُسوقت اثبات کی مصلحت تھی بعدہ محو کی مصلحت ہوی اندرین صورت
ہم کہتے ہین پہلے جانشینی جناب امیر کا خم غدیر مین جو خدا نے اعلان کرایا وہ مصلحت خدا تھی بعدہ اس کو
مٹا کر حضرت ابوبکر کو خلیفہ رسول کردیا دونون امر مصلحت سے خالی نہ تھے پھر شیعہ صاحبان کیون الزام
غصب حق خلفا پر کرتے ہین ۴ جو تھے بقول مصنف عبقات الانوار خم غدیر مین حکم جو جانشینی علی کا
صادر ہوا وہ بھی مصلحت تھا بعدہ حسب بیان مفسر مجمع البیان شیعہ زیر تفسیر آیہ اذ اسر النبی الی
بعض ازواجہ حدیثا لکھا ہے ان ابوبکر یلی الخلافۃ بعدی ثم ابوک قال من انباءک
قال نبانی العلیم الخبیر رسول نے اپنی زوجہ حفصہ سے فرمایا کہ میرے بعد والی خلافت ابوبکر رض ہونگے
بعدہ عمر رض تیرا باپ تو حفصہ نے کہا کہ آپکو کیسے علم ہوا تو رسول نے فرمایا کہ مجھے خداے علیم و خبیر نے خبر دی ہے

پس خلافت خلفا برحق ہوی اور ادعاے غصب باطل ہوگیا الغرض اس تقریر پر برادر عزیز نے پھر دریافت کیا تو مولوی صاحب کے شاگرد ایک اور تحفہ لائے یعنے رسالۂ بحث بدا مصنفہ مولوی سجاد حسین صاحب مجتہد محقق اوسمین اُنھون نے حدیث (الائمۃ یعلمون ما کان وما یکون) کی تردید کرکے اس حدیث کا ترجمہ بعد ترکیب وترتیب وتغیر الفاظ وضمائر وغیرہ مندرجہ رسالہ کے اسطرح فرمایا۔ ظاہر ہوا اللہ کی طرف سے ابو محمد کے بارہ مین بعد ابو جعفر کے وہ امر جسکا علم ہمکو نہ تھا یا ہم مین سے کوئی عارف نہ تھا جیسا کہ اللہ کی طرف سے موسیٰ کاظم کے بارہ مین بعد اسمعیل کے وہ امر ظاہر ہوا جس سے پہلے ہم آگاہ نہ تھے۔

دونون مجتہد صاحبون نے جو معنی حدیث لکھے اُنکی تاویل سے درپردہ جہل خدا ثابت ہی تیسرے مجتہد صاحب نے ائمہ کو جاہل بتلایا اور ثابت کیا کہ علم ما کان وما یکون اُنکو نہ تھا۔

پانچوین یہ لکھنا کہ حدیث کافی باثبات نفی اس معنی کے موجود مین کب صحیح ہوسکتا ہی دیکھو کافی عن ابی عبد اللہ علیہ السلام ما عظم اللہ بمثل البداء۔ بدا کے قائل ہونے سے زیادہ کوئی تعظیم خدا کی نہین ہی کیونکہ نہین بزرگ جانا خدا نے کسی بات کو مثل بدا کے۔ دوسری حدیث قال الرضا یقول ما بعث اللہ نبیا قط الا بتحریم الخمر وان یقر لہ بالبداء امام رضا علیہ السلام نے فرمایا نہین پیدا کیا خدا نے پیغمبرون کو ہرگز مگر واسطے حرام کرنے شراب کے اور اقرار کرنے بدا کی نسبت خدا کے۔ ملاحظہ ہو رسالہ اعلام الہدیٰ شیعہ فی تحقیق البدا یقال لہ اذا ظہر رای مخالف الرای الاول۔ بدا کہا جاویگا جبوقت کہ ظاہر ہوی اُسکی کوئی راے مخالف راے اول کے وھو الذی حققہ الشیخ فی العدۃ وابو الفتح الکراجکی فی کنز الفوائد والذی حققہ المرتضیٰ فی الذریعۃ ولیشعر بہ کلام الطبرسی ان معنی قولنا بدا للہ تعالیٰ انہ ظہر من الامر ما لم یکن ظاہرا اور ثابت کیا شیخ نے کتاب عدہ مین اور ابو الفتح نے کتاب کنز الفوائد مین اور شریف مرتضیٰ نے کتاب ذریعہ مین کلام طبرسی سے یہ کہ ہم جو کہتے ہین بدا اللہ تعالیٰ اسکے معنی یہ ہین کہ ظاہر ہوتی اسکے کام سے وہ چیز کہ ظاہر نہ تھی پھر مصنف رسالہ اعلام الہدیٰ کا ارشاد الحاصل ان علمہ سبحانہ بالحوادث ما دل علیہ بعض الاحادیث والآیات المذکورۃ ونظایرہ وصرح بہ المرتضیٰ والطبرسی والمقداد قدس اللہ ارواحہم۔ حاصل یہ کہ بیشک علم اُسکا پاک ہے حوادث سے جسپر بعض آیات دلالت کرتی ہین اور حدیث ونظایر جسکی تصریح مرتضیٰ وطبرسی وغیرہ نے کی ہے پھر انواع بدا مین تحریر فرماتے

منجملتها تحويل الانثى ذكراً كما رواه الكافي في باب بدو خلق الانسان من كتاب العقيقة منجملہ انکے
ہوجانا عورت کا مرد جیسے روایت کے مقدمہ بدا مین پیدایش انسان سے کتاب عقیقہ مین کافی نے پھر فرمایا والثانی
بدا فی الاخبار وصرح الطبرسی بمنعه وما رواه فی الکافی والامالی الصدوق عن امیر المؤمنین من
قوله لولا آية في كتاب الله تعالى لاخبرتكم بما يكون الى يوم القيامة يريد بالآية يمحو الله ما يشاء و
يثبت ما رواه علي بن ابراهيم في تفسير قوله تعالى الم غلبت الروم وما رواه الصدوق في عيون الاخبار الرضا
عليه السلام اخبرني عن ابائه عليهم السلام ان رسول الله صلعم قال ان الله عز وجل اوحى الى نبي من
انبيائه ما رواه الكافي في باب ان الصدقة تدفع البلاء من كتاب الزكوة في قصة اليهودي وما رواه في
الامالي في المجلس الخامس والسبعين من قصة مرور عيسى عليه السلام بقوم مجلبين وما رواه
الراوندي في قصص الانبياء في اخبار بني اسرائيل عن الصادق عليه السلام ان ورشانا كان يفرخ في
الشجرة وكان رجل يأتيه اذا ادرك الفرخان فياخذ الفرخين فشكى ذلك الورشان الى الله تعالى
فقال بها كفيك وقال فاخرج الورشان وجاء الرجل و رغيفان فصعد الشجرة وعرض له سائل فاعطى
احد الرغيفين ثم صعد فاخذ الفرخين فسلمه الله تعالى لما تصدق تدل باجمعها على وقوع البداء في الاخبار

ترجمہ دوسرا بدا فی الاخبار ہے جسکی تصریح کی طبرسی نے اسکی منع سے اور جو روایت کی کافی و امالی مین شیخ صدوق
نے امیر المومنین سے کہ فرمایا انھون نے کہ اگر نہوتی آیت کتاب خدا مین تو ضرور خبر دیتا مین تمکو جو بات قیامت
تک ہوتی اور ارادہ اس آیت کا تھا جسکا ترجمہ یہ ہے مٹا دیتا ہے اللہ جو چاہتا ہے اور جو چاہتا ہے ثبت
رکھتا ہے اور جو روایت کی علی بن ابراہیم نے الم غلبت الروم کی تفسیر مین اور روایت کی صدوق نے
عیون اخبار الرضا مین امام رضا سے کہ خبر دی میرے باپ نے اپنے دادا سے کہ رسول صلعم نے فرمایا بیشک
اللہ تعالی وحی کرتا ہے طرف نبی کے اپنے انبیا سے - اور پھر روایت کافی کی کہ بیشک صدقہ رد بلا ہے
کتاب الزکوۃ مین قصہ یہودی مین اور روایت کی امالی مجلس پچھترویں مین قصہ مرور عیسی مجلبین سے
ساتھ اور روایت کی راوندی نے قصص الانبیا مین بنی اسرائیل کے اخبار سے بقول امام جعفر علیہ السلام
کے کہ ایک مرغ تھا وہ بچہ درخت پر دیتا تھا جب بچے جوان ہوتے تو شکاری پکڑ لیجاتا تھا سو شکایت
کی مرغ نے خدا سے فرمایا خدا نے جلدی کفایت کرونگا تیری کہا پھر وہ جوڑے تیار ہوئے اور شکاری پھر آیا
دو روٹیان اسکے پاس تھین وہ چڑھا درخت پر اور ایک سائل آگیا تو ایک روٹی اسنے اسکو دی اور

درخت پر چڑھکر بچے اُس جانور کے پکڑ لیے بس سلامت رکھا شکاری کو خدانے بوجہ صدقہ روٹی کے۔ یہ روایتیں بدافی الاخبار پر دلالت کرتی ہین۔ کتنے بڑے دھوکہ دہی کی بات ہے کہ سابقین مجتہد و ائمہ بدافی الاخبار کے قائل ہین اور خود مجتہد صاحب مثال بدافی الاخبار کے اپنی تحریر مین قصۂ یونس و ابراہیم علیہم السلام مین دیتے ہین مگر یہی فرماتے ہین کہ ہمارے وہان کوئی قائل نہین ہے اور ہمیر افترا لیے پھر کتاب کافی کتاب النکاح باب اللواطۃ مین امام جعفر علیہ السلام کی حدیث قصہ لوط مین کہ اُنھون نے فرشتون سے کہا جو عذاب نازل کرنے آئے تھے کہ لے فرستگان خدا تمکو خدانے کیا حکم دیا ہے فرشتون نے کہا کہ ہمکو حکم ہے کہ پکڑین امت کو عذاب کے لیے صبح کے وقت تو حضرت لوط نے کہا کہ میری ایک حاجت ہے فرشتون نے کہا کہ کیا حاجت ہے تو فرمایا تاخذ و ہو الساعۃ فانی اخاف ان یبدا اللہ فیہم پکڑو انکو اسی وقت مین ڈرتا ہون کہ ایسا نہو کہ خدا کو بدا ہو انکے بارہ مین۔ پھر کتاب عقیقہ کافی مین ان اللہ تعالیٰ یقول للملکین الخلاقین اکتبا علیہ قضائی وقدری ونافذ امری واشترطا لی البدا فیما تکتبان اللہ فرماتا ہے دونون فرشتے پیدا کرنیوالے جو انسان کو بناتے ہین کہ لکھو تم اسپر میرا حکم و تقدیر و حکم جاری اور میرے لیے اسمین شرط بدا کی تحریر کرو جو تم لکھتے ہو۔ اور صدوق نے کتاب امالی مین امام رضا سے نقل کی ہے فرمایا امام نے کہ خدانے بنی اسرائیل سے کہا کہ داخل ہو ارض مقدسہ مین وہ خدا نے تمہارے نام لکھا ہے سو داخل نہوے وہ وہان بلکہ اُنکے بیٹیون کے بیٹے اور عمران نے کہا کہ خدانے مجھے بیٹا دینے کا وعدہ کیا ہے اسی سال و ماہ مین پھر غائب ہوگیا وہ اور جنا اُسکی عورت نے مریم کو۔ مومنین شیعہ نے بدا در علم۔ بدا در ارادہ۔ بدا در امر۔ تینون اقسام بدا کی مثالین پیش کرکے بدا کو ثابت کیا ہے خدا تعالےٰ پر اور یہ کہتے ہین کہ ہمارے وہان کوئی قائل بدا کا نہین ہے پس بمقابلہ ائمہ و مجتہدین سلف قول سجاد حسین صاحب مجتہد مصنف رسالہ بحث بدا کہ اہل تسنن نے حروف و اعراب حدیث غلط تحریر کرکے معنے بنائے ہین اور یہ معنی حدیث کے ہین جس سے عالم ما کان و ما یکون ہونے ائمہ سے انکار ظاہر ہے۔ اور یہ ترجمہ حدیث کا کرنا کہ ائمہ نے کہا کہ ہمکو اسکا علم نہ تھا غلط اور محض احداث فی الدین متصور ہوگا۔

اہل تسنن آیہ یمحو ما یشاء و یثبت کو بدا سے تعبیر نہین کرتے بلکہ محو گناہ و اثبات توبہ مفہوم اس آیہ کا جانتے ہین جسکی دلیل خود کلام اللہ مین وعندہ ام الکتاب موجود ہے یعنی محو فاسد و اثبات ہونیوالی باتون کا کتب و صحف ملائکہ مین نہ محو اثبات علم خدا مین اعتقاد کرتے ہین۔

اور بموجب تصدیق حکم خدا ما شاء اللہ کان وما لم یشا لم یکن - اور جو خدا چاہتا ہے وہ ہوتا ہے اور جو نہین چاہتا
وہ نہین ہوتا خلافت ارض کو بموجب وعدہ خدا ان الارض یرثہا عبادی الصالحون - کو بمرضی و تمکین خدا
جانتے ہین اور قول جناب امیران ید اللہ علی الجماعۃ کو صحیح مانتے ہین خدا کو بمقابلہ انسانون کے عاجز
نہین جانتے کیونکہ خواہش و مصلحت و حکم خدا سے جو امر ہوا اس کا منکر صریح کافر ہے -
قصہ یونس علیہ السلام مین یہ غلطی کی ہے کہ یونس علیہ السلام قوم سے نکلکر چلے گئے تھے خفا ہو گئے تھے
بعد چلے جانے اُنکے کے بوجہ توبہ امت کے نزول عذاب ملتوی ہوا تھا اور یہ علم خدا مین تھا کہ توبہ کرینگے
تو معافی ہم دینگے - اور قصہ ابراہیم علیہ السلام مین اقامۃ العدل عند العجز من اصل تھا - یعنے
خدا تعالی نے ایک قسم کی ایسی سختی گلوے اسمٰعیل مین پیدا کردی تھی کہ باوجود کوشش ابراہیم علیہ السلام
کے چھری نے گلا نہ کاٹا اور اُنھون نے چھری کو غصہ ہوکر زمین پر پھینک دیا اُنکے عجز پر رحم فرما کر دُنبہ
بعوض اسمٰعیل خدا تعالی نے بھیجا تھا محو اور اثبات سے غرض نہین ہے -

مسئلہ دوم صفحہ ۱۷۱/۶ کافی مومنین شیعہ پاس قرآن حیث ما انزل اللہ جمع کردہ جناب علی نہین ہے صفحہ ۱۷۱

ملاحظہ ہو کافی حضرت علی قرآن حیث ما انزل مرتب کرکے مہاجرین و انصار کے روبرو پیش کیا اُنھون نے
کہا عندنا مصحف جامع لاحاجۃ لنا فیہ یعنی ہمارے پاس مجموع قرآن ہے ہمکو اسکی حاجت نہین
ہے (یعنی پیغمبر صاحب خود جمع کر گئے تھے خدا نے خود فرمایا ان علینا جمعہ وقرانہ فاذا قراناہ فاتبع قرانہ
وہی مجموعہ ہمارے پاس ہے) اس بات پر جناب علی ناخوش ہوگئے اور فرمایا اما واللہ ما ترونہ بعد
یومکم ھذا ابدا انما کان علی ان اخبرکم حین جمعتہ لتقرؤہ خدا کی قسم آج کے دن کے سوا تا ابد اسکو
کوئی نہ دیکھیگا تحقیق مجھپر واجب تھا یہ کہ تمکو خبر کردون جبکہ مین نے اسکو جمع کیا تھا تاکہ تم پڑھو کافی ۶
اور نیز تفسیر صافی مین بروایت ابوذر تحریر ہے کہ بعد وفات رسول حضرت علی نے قرآن جمع کیا تھا اور
مہاجرین و انصار پاس بموجب وصیت رسول لیگئے جب ابوبکر نے قرآن کو کھولا تو اول ہی صفحہ پر
قوم کی فضیحتی تحریر تھی پس عمر نے واپس کیا اور کہا کہ ہمکو اسکی حاجت نہین ہے وہ واپس لے آئے
پھر اپنے زمانہ خلافت مین حضرت عمر نے جناب علی رض سے وہ قرآن طلب کیا تو حضرت نے فرمایا کہ اس
قرآن کو نہ مس کرینگے چھوئینگے مگر پاک و اوصیا میری اولاد کے - پھر حضرت عمر نے وقت ظہور قرآن اصلی

حضرت علیؑ سے دریافت کیا تو حضرت علیؑ نے فرمایا کہ صاحب الامر جب قائم ہونگے تو وہ نکالینگے اُس قرآن کو اوراس قرآن موجودہ کی نسبت کافی مین لیس من کلام اللہ بل ہو محرف عن موضعہ۔ یہ کلام خدا نہین ہے بلکہ محرف ہے جگہ جگہ پر اور احتجاج طبرسی مین بقول جناب امیر حمزاد و فیہما ظہر تناکرہ الکفر۔ زیادہ کیا گیا ایسا قرآن موجودہ مین جسکا قابل نفرت وانکار ہونا ظاہر ہے اور جناب امام باقر علیہ السلام کا ارشاد لولا انہ زید فی کتاب اللہ ونقص ماخفی حقنا علی ذی حجی۔ اگر ایسا نہوتا کہ کتاب خدا مین کمی وبیشی کی گئی ہے تو ہمارا حق کسی عقلمند پر پوشیدہ نہ رہتا پس یہ وجہ ہے کہ ثبوت امامت قرآن مین نہین ہے قرآن کو ناکمل کہا جاتا ہے۔

سُنیئے مجتہد صاحب مصنف حملہ حیدریہ کی مذہبی آواز۔ این مصحف عثمانی نہ کتاب آسمانی است این را چہ اعتبار یس اس مصحف عثمانی کا جو کتاب آسمانی نہین ہے کیا اعتبار ہے۔

مجتہد صاحب مصنف استقصاء الافحام کی دلیل کہ سورۂ ولایت بالکل نکالدیے گئے سورہ احزاب کم کردیے گئے وغیرہ وغیرہ کے بعد فرمایا ازین اخبار کالشمس فی النہار ہویدا وآشکار است کہ دو سورۂ کاملہ کہ در مصحف ابی بن کعب وابن عباس بود وابوموسیٰ ہم بآن قرات می نمود وجناب سرور کائنات اہل بصائر حاوی علوم اوایل واواخر حضرت امیرالمومنین آن دو سورہ را بعبداللہ حافقی تعلیم وتلقین فرمودہ بود وتصریح کردہ کہ ہر دو سورہ از قرآن است ازین مصحف عثمانی کہ حضرات اہل سنت آنرا قرآن کامل اعتقاد کنند ومعتقد نقصان آنرا ناقص الایمان بلکہ خارج از اسلام پندارند بر داشتہ ناقص و ناتمام گذاشتہ۔ لیجیے یہ مجتہد صاحب بھی قرآن موجودہ کو ناقص وناتمام جانتے ہین۔ اور مصحف عثمانی کہتے ہین نہ کتاب خدا۔ انکا مطلب یہ ہے کہ سُنیون کی خبرون سے بھی اچھی طرح ہمکو معلوم ہوگیا کہ دو کامل سورہ جو ابن کعب وابن عباس کے مصحف مین تھے اور ابوموسیٰ اُنکو پڑھتے تھے اور جناب علی نے عبداللہ بن حافقی کو تعلیم اور تلقین فرمائے تھے اور اُن سے کہدیا تھا کہ یہ سورہ قرآن کے ہین اہل سنت نے اس مصحف عثمانی سے جسکو وہ پورا قرآن اعتقاد کرتے ہین اور معتقد نقصان اُسکے کو بے ایمان وکافر سمجھتے ہین دونون سورہ کو قرآن سے نکالکر اُسکو ناقص وناتمام چھوڑدیا۔ افسوس ہے کہ جناب علی نے حضرات مومنین شیعہ کے واسطے جو خاص اُنکے محب ہین کتاب آسمانی کو بھی دینا جائز نہ رکھا اور زیادہ تر بخل و بیدینی عبداللہ حافقی کی ہے جسنے دونون سورہ تلقین وتعلیم کردہ جناب علیؑ مومنین شیعہ کو نہ تعلیم کئے اس سے

یہ بات ضرور ثابت ہوتی ہے کہ یا تو یہ روایات تحریف و تبدیل قرآن غلط ہین اور ایجاد مذہب جدید کے واسطے قائم کی گئین یا حضرات مومنین شیعہ اُنکے دوست نہ تھے ورنہ ضرور جناب علیؓ اُنکو کتاب اللہ اصل سے محروم نہ کرتے کیونکہ وہ ہادی تھے اُنھون نے معاندین کے روبرو بغرض ہدایت تلاوت کے اصلی قرآن کو پیش کیا تھا کیا وجہ تھی جو مومنین شیعہ اپنے جان نثارون کو نہ دیتے ہر شخص ذی عقل کہہ سکتا ہے کہ مومنین شیعہ اپنے محبون کو جناب ہادی امت نے قرآن اصلی دیا ہوگا مگر بوجہ اسکے کہ خلاف عقیدۂ مومنین شیعہ اُسمین احکام ہونگے لہذا اُنھون نے اُسکو تلف کرکے یہ کہدیا کہ غار سُرمن رأی مین اصلی قرآن ہے جو ایک مدت بے حساب کے بعد نکلیگا اور تا قیام قائم الام۔ گویا مومن شیعہ بھائیون کو گمراہی مین رکھا ہے افسوس ہے کہ باوجود چار شہادت معصومین کے مناظرین شیعہ کا یہ فرمانا کہ اس قرآن کو کتاب اللہ جانتے ہین کون ذی عقل صحیح مان لیگا کسی غیر ملت شخص کے روبرو ان روایات معصومین کو پیش کرکے انصاف کرائیے تو معلوم ہو۔ میرے خیال مین

صرف بغرض شمول اہل اسلام یہ دعوے ہے کہ قرآن موجودہ کو ہم مانتے ہین اور اپنی عقب گذاری کے غرض سے قسم قسم کے سنیون پر الزام روایات نسخ سے نکالکر پیش کرتے ہین ایمانداری اور انصاف کی یہ بات ہے کہ ہمارے سُنیون کے کسی امام و صحابہ کا عقیدہ یا ایسا قول جیسا صاف ہم نے پیش کیا ہے دکھلادین تب طعن واجب ہے ورنہ باطل کیونکہ خود مجتہدین کا اقبال ہے کہ اس قرآن کو اہل سنت قرآن کامل اعتقاد کرتے ہین اگرچہ بفرض محال روایات ہون مگر موافق اُنکے عقیدہ ہمارا نہین ہے اور مومن شیعون کا عقیدہ روایات کے موافق ہے اور معتقد نقص و زیادتی کو کافر و بیدین نہین جانتے اور اہل تسنن معتقد نقصان کو بیدین و کافر جانتے ہین۔ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔ ملاحظہ ہو باب الصحیفہ کافی صفحہ ۱۴۶ مین مصحف فاطمہ کی نسبت فرمایا ابی عبد اللہ علیہ السلام قال مصحف فیہ مثل قرآنکم ثلاث مرات واللہ ما فیہ من قرآنکم حرف واحد۔ امام نے فرمایا کہ مصحف فاطمہ وہ مصحف ہے جو تمہارے قرآن سے سہ گنا ہے اور قسم خدا کی تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی اُسمین نہین ہے۔ اُسکی ایک سورۃ ایک پارہ ایک آیت بھی مومنین شیعہ کے پاس نہین ہے پھر کیسے کوئی محب اہلبیت و آل رسول حضرات مومنین شیعہ کو خیال کرے۔

دوسرے اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ صحابہ امام احمد بن محمد عبد اللہ الحجال احمد بن عمر الحلبی و ابی بصیر

راویان روایت ہذا کا قرآن کوئی اور تھا جسکی نسبت امام نے فرمایا کہ تمہارے قرآن سے تگنا اور تمہارے قرآن کا ایک حرف بھی اُسمین نہین ہے اب بتلاؤ کہ وہ کسی زبان مین تھا کیونکہ جناب فاطمہ کی زبان تو عربی تھی مگر بلا تشبیہ خدا کی زبان یا ملائکہ و جنات کی زبان مین ہوگا جب تو فرمایا کہ اس قرآن کا ایک حرف بھی اُسمین نہین ہے وہ حروف بھی اور ہونگے افسوس اگر کتاب اللہ و مصحف فاطمہؑ کے ائمہ شیعہ تبرکا بغرض نفع حاجات و مہمات ایک آیت بھی مومنین شیعہ کو تلقین فرماتے جس سے زندہ مردونکو ثواب رسانی تو ہوتی مگر جس حالت مین کہ سوائے جفر اور کچھ حضرات شیعہ پاس نشانی ائمہ کی نہین ہے تو اس سے ظاہر ہے کہ بیشک اپنا دشمن ائمہ مومنین شیعون کو جانتے تھے اسی وجہ سے نہ کتاب اللہ عنایت کی نہ مصحف فاطمہ کتاب جامعہ جسمین مایحتاج الیہ الناس جسکی آدمیون کو حاجت ہوتی ہے سب درج تھا۔ عطا کی۔

چونکہ ائمہ دوازدہ نے کوئی کتاب حدیث و فقہ مین خود تصنیف نہین فرمائی میرے خیال مین اسی وجہ سے اہل تسنن کے علما کو خود کتب حدیث و فقہ تیار کرنا پڑین اور امت کو انکی تقلید کرنا پڑی سوائے اسکے اور کیا چارہ تھا کیونکہ ائمہ آل رسول شیعون کے خوف سے خانہ نشین رہے اسطرف توجہ نہین فرمائی اور جو کچھ اُنھون نے فرمایا اُسکے خلاف انھون نے تاویل کر کے مشہور کیا خود امام جعفر صاحب کا قول موجود ہے کہ ہماری حدیث سے خدا طلبی مقصود صحابہ نہین ہے بلکہ دنیا طلبی کی غرض سے جھوٹھ حدیث کی تاویل کر کے ہماری طرف منسوب کر دیتے ہین۔ ملاحظہ ہو ان الناس اولعوا علینا بالکذب درکتاب استبصار۔

تیسرا مسئلہ۔ ابوالانبیا آدم علیہ السلام کی توہین و تکفیر کا مندرجہ کتب مذہب شیعہ

ملاحظہ ہو کتاب کافی صحاح مذہب شیعہ صفحہ ۱۷۰ باب اصول الکفر و ارکانہ۔ اصول الکفر ثلثۃ۔ الحرص والاستکبار۔ والحسد۔ فاما الحرص فان آدم حین نہی عن الشجرۃ حملہ الحرص علی ان اکل منہا یعنی اصول کفر تین ہین حرص و غرور و حسد پس حرص کی آدم نے جب منع کیا گیا درخت سے اور کھایا اُسکو دیکھو تفسیر صافی تحت آیت۔ لاتقربا ہذہ الشجرۃ الخ۔ ان آدم لما اکرمہ اللہ تعالی باسجادہ الملئکۃ و بادخالہ الجنۃ قال فی نفسہ ہل من خلق اللہ تعالی بشرا افضل منی فعلم اللہ عزوجل ما وقع فی نفسہ فناداہ ارفع راسک یا آدم وانظر الی ساق العرش فوجد علیہ مکتوبا لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ابن ابیطالب امیرالمومنین زوجہ فاطمۃ سیدۃ النساء العلمین

والحسن والحسین سیدی شباب اہل الجنۃ (الخ) فنظر الیہم بعین الحسد وتمنی منزلتہم فسلط علیہ
الشیطان حتی اکل من الشجرۃ التی نہی عنہا (الی قولہ) فاخرجہما اللہ تعالیٰ عن الجنۃ واہبطہما
عن جوارہ الی الارض۔ یعنی خدانے آدمؑ کو جب سجدہ ملائکہ کی بزرگی عطا کی اور داخل جنت کیا تو آدمؑ کے
دل میں یہ گذرا کہ کوئی بشر مجھسے افضل خدانے پیدا نہیں کیا خدا کو اس بات کا علم ہوگیا تو فرمایا کہ اٹھاؤ سر
اپنا اور ساق عرش پر دیکھو تو آدمؑ نے دیکھا کہ تحریر میں کوئی سوا خدا کے نہیں اور محمد اُسکے رسول ہیں اور
علی ابن ابیطالب امیرالمومنین اور اُنکی زوجہ سردار عوارات جہان ہیں اور حسن و حسین سردار جوانان بہشت
ہیں۔ یہ دیکھکر آدمؑ نے بنظر حسد اُنکو دیکھا اور آرزو کی اُنکے مرتبہ کی پھر مسلط کیا خدانے شیطان کو اُنپر
اور کھالیا اُنھوں نے درخت ممنوع سے پس نکالا اُن دونوں کو اللہ تعالیٰ نے جنت سے اور علیحدہ
کیا اُنکو اپنے قرب سے طرف زمین کے۔ معاذاللہ یہ عقیدہ حضرات مومنین شیعہ کا نسبت حضرت آدمؑ کے ہے
کہ شیطان نے فقط غرور کیا۔ اور حضرت آدمؑ نے حرص و حسد دونوں اصول کفر کو اختیار کیا معاذاللہ بنابر تشیعہ
گویا شیطان سے حضرت آدمؑ زیادہ نافرمان ٹھہرے۔ اسکا جواب کتاب حسام میں مولوی لدر علی صاحب
نے قابل داد لکھا ہے اور عقب گذاری مومنین شیعہ اپنی دانست میں کی ہے مگر انصافاً باطل ہے۔ انھون نے
لکھا کہ حسد کی دو قسم ہے ایک غبطہ جو مباح ہے۔ دوسرا حسد جو مذموم ہے جسکو خواہش زوال نعمت کہتے ہیں
اور سنیون کی حدیث میں روایت ابوہریرہ میں تحریر ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ حسد لازم نہیں ہے مگر دو جگہ
ایک وہ کہ جسکو علم قرآن نے دیا اور وہ اسمین مشغول ہے تلاوت صبح و شام کرتا ہے اُسکا ہمسایہ سُن کر
خواہش کرے کہ مجھے بھی ایسی نعمت ملتی جیسی اُسکو ملی تاکہ میں بھی یہ کام کرون۔ دوسرا وہ شخص ہے کہ جس کے
پاس مال عطیہ خدا ہو اور وہ اسکو نیک کام میں خرچ کرتا ہو تو اسکا ہمسایہ خواہش کرے کہ مجھے بھی ایسا
مال ملتا جیسا فلان کو ملا اور میں بھی اُسکے مثل کام کرتا۔ اور اسی کے مثل بخاری و مسلم و ترمذی میں ہے پس
کیون جائز نہیں ہے کہ حسد حضرت آدمؑ اُسی قبیل سے ہو اور آدمؑ کو شیطان نے اہلبیت کے مرتبہ پر خواہش
کرنے کو آمادہ کیا ہو یہی مطلب حملہ علی تمنی منزلتہم کا ہے اور یہی تفسیر ہے اور غبطہ گو جائز ہے
مگر بخیال بلندی مرتبہ جناب سیدالمرسلین اُنپر غبطہ کا خیال بھی قبیل ترک اولیٰ سے ہوگا اسیوجہ سے
خدانے اپنی عادت کے موافق آدمؑ پر عتاب کیا۔
اور جو حسد بمقتضاے بشریت پیدا ہو جبتک آدمی اُسکے موافق عمل نہ کرے گنہگار نہیں ہوتا اسی قسم کی

حاشیین اہلسنت کی منقول ہین کہ حضرت آدم نے اپنی توبہ ہین اُن کلمات سے تمسک کیا یعنے توبہ قبول ہونے کے لیے واسطہ و وسیلہ رسول خدا و علی و فاطمہ و حسنین کا ڈھونڈھا اس قرینہ سے بھی اس حسد پر جو معنی غبطہ دار قسم ترک اولی ہے آدم نے اصرار نہین کیا اور یہ حدیث بھی صحیح نہین ہے -

مذہب و تعصب نے در گذر فرماکر کوئی عقلمند اس جواب کو صحیح و کافی تصور نکریگا نہ یہ خیال کریگا کہ الزام کفر مندرجہ حدیث دفع ہوگیا مولوی صاحب نے چار باتین تحریر فرمائین - ۱ یہ حسد معنی غبطہ ہی جو جائز ہے اور بخیال بلندی مرتبہ رسولخدا یہ غبطہ ترک اولی مین داخل تھا جسپر اونپر عتاب ہوا اور خدا ترک اولی پر انبیا پر عتاب کرتا ہے اُسکی عادت ہے - دوسرے یہ کہ یہ حسد گناہ نہین ہوتا جبتک اُسکے موافق عمل نہ کیا جاوے چونکہ بمقتضاے حسد اونھین نے کوئی کام نہ کیا لہذا وہ گنہگار نہوے - تیسرے یہ کہ اس حسد پر جو معنی غبطہ ہے آدم نے اصرار نہین کیا اگر اصرار کرتے تو حد گناہ تک پہنچ جاتا - چوتھے یہ حدیث صحاح سے نہین ہے

اقول

ذرا خیال تو فرمائیے کہ جب حضرت آدم کو خدا نے منع فرمایا اور پھر اُنھون نے حسد کیا یا بچشم حسد دیکھا تو ارتکاب نہوا تو کیا ہوا - اور شیعون کا مسئلہ متفق علیہ ہے کہ جسکی نہی ہو اُسکا ارتکاب معصیت ہے جیسے لاتحزن جو ابو بکر کی نسبت آیا تھا اور اُنھون نے حزن کیا فعل معصیت کیا پس آدم کو بھی ممانعت حسد تھی اور اُنھون نے حسد کیا جسکی وجہ سے عتاب ہوا گنہگار رہے اور کتاب مجمع البحرین نے غبطہ کو ایک عمدہ فعل قرار دیا ہے تو خدا ے عادل کا غبطہ پر عتاب کرنا بموجب اصول شیعہ کہ انسیا رکیا حسن و قبح عقلی ہے - داخل ظلم خدا ہوگا اور کتاب وافی مین امامیون کا قول ہے کہ بروز حشر انبیا بعض مقربین پر غبطہ کرینگے اور مناقب علویہ مین لکھا ہے کہ حضرت علی کو تخت نور پر بڑے جاہ و جلال سے حشر مین بٹھلایا جائیگا تو انپر انبیا غبطہ کرینگے پس کیسے عدل خدا ثابت ہوگا کہ غبطہ جو مقتضاے ایمان ہو اُسکے ارتکاب سے قیامت مین اور انبیا کو منع نہ کرے اور عتاب نکرے اور حضرت آدم پر عتاب کرکے جنت سے نکالے انتہیٰ غبطہ محمود اس حدیث مین مراد لینا جبکہ آدم پر عتاب ہوا صرف اپنی عقب گذاری اور شیعون کا خوش کرنا ہے کہ مجتہد صاحب نے جواب لکھدیا کیونکہ سیاق عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ آدم نے حسد مذموم کیا جبکہ انتباہ پر حسد سے انکو نہی ہوی تھی اور یہ حکم ہوا تھا کہ اگر ایسی نافرمانی کروگے تو ظالمین مین داخل ہوگے اور حضرت آدم نے خود درخواست کرکے ٹھکانا ظالمین کا دوزخ مین ملاحظہ کرلیا تھا اور خدا نے فرمایا تھا کہ اگر حسد

کردگے تو قرب سے علیحدہ کرکے تمکو ذلیل کرونگا بس باوجود نہی - اور دیکھنے درکات دوزخ کے اُنھون نے ارتکاب حسد کیا تو وہ مذموم ہوا جسکی سزا اُنکو ملی - نہ غبطہ جائز -

اب مولوی حامد حسین صاحب کی توجیہ بھی قابل ملاحظہ ہے وہ فرماتے ہین کہ یہان حسد سے غبطہ مراد ہونے کی ایک یہ بھی وجہ ہے کہ حسد جب کبھی فضائل نفسانیہ کے مقابلہ مین بولا جاتا ہے تو اکثر غبطہ مراد ہوتا ہے اور نظیر کتاب مصباح المنیر پیش کی مگر یہ خیال نہ فرمایا کہ اکثر غبطہ مراد ہونے سے یہ لازم نہین آتا کہ ہر جگہ غبطہ مراد ہو اور جبکہ اس حدیث مین بدلائل موجودہ حدیث بوجہ عتاب غبطہ مذموم ثابت ہوگیا تو غبطہ کہنا یا خیال کرنا کیا فائدہ - پھر فرمایا کہ یہ ممانعت خدا نسبت حسد کے آدم کو شاید نہی تنزیہی ہو نہ تحریمی لہذا جس حسد کا ارتکاب آدم نے کیا تنزیہی ہوگا اور وہی غبطہ ہے اور حضرت ابوبکر کا نہی پر عمل نہ کرنا داخل تحریم ہوگا کیونکہ وہ معصوم نہ تھے اور آدم معصوم تھے اس سے یہان مانع موجود ہے -

مولوی صاحب نے یہ تحریر فرمایا کہ ابوبکر کے لیے جو ممانعت تھی وہ تحریمی تھی کوئی تحریم کو مانع ہونے کا محمول نہ تھا مگر یہ نفرمایا کہ مقتضے تحریم کون امر تھا کیا مدعی کے لیے اثبات دعوی کے واسطے یہ کافی ہے کہ چند احتمالات مین سے ایک احتمال کو خاص کرلے - جیسے لفظ (عین) کے - آنکھ - آفتاب - سونا - چند معنی ہین اگر کوئی شخص کہے کہ فلان مقام پر بلا دلیل لفظ عین کے معنی آفتاب کے ہین اور یہی مراد ہے تو کیا یہ کہنا کافی ہوگا کہ یہان آفتاب کے معنے لینے کا کوئی مانع نہین ہے ہرگز نہین بلکہ اُسکو بدلیل ثابت کرنا ہوگا کہ یہان عین کے معنے آفتاب کے سوا لینے کے اور چارہ نہین ہے نہ امکان اور آداب مناظرہ مین مدعی پر فرض ہے کہ تمام احتمالات کو باطل کرکے دعوی کو بدلایل ثابت کرے مگر جب بات اصل غلط ہوتی ہے تو بنائے نہین بنتی - اور جبکہ بطلان عصمت کے لیے یہ حدیث پیش کی تو مولوی صاحب کا یہ ارشاد کہ عصمت حضرت آدم حسد مذموم خیال کرنے کی مانع ہے تو جس عصمت کا ہم بطلان کر رہے ہین اُسی عصمت کو لیکر آپ جواب دیتے ہین کہ طالب علم سے بھی دریافت کروگے تو وہ کہدیگا کہ یہ ناجائز ہے ور عمدگی غبطہ کے بابت یہ کہنا کہ کبھی عمدہ چیز کی بھی ممانعت خدا کردیتا ہو جیسے نماز و تلاوت و روزہ کے بعض اوقات مین نہی وارد ہے نہایت رکیک بات ہے کیونکہ جن اوقات مین نماز وغیرہ کی ممانعت ہے اُنکو عمدہ کون کہتا ہے اور کس نے بہتر جانا ہے جو

جو کوئی مثال اس شکل آپکے پیش کرے اور اُن کو اسکا جواب نہ دینا کہ جناب امیر کے رتبہ پر انبیا قیامت مین
جس وجہ سے غبطہ کرین اور وہ محمود ہے اسکو قلم انداز کرنا بے انصافی اور لاجوابی و عجز مین داخل
ہے دیکھو آدم کو جسکہ ممانعت ہوئی اور نافرمانی سے ظالم ہونے کا حکم ہوا اور ظالمین کا ٹھکانا
دکھلایا گیا تو ظاہر ہے کہ اُنھین ظالمین کا مقام دکھلایا گیا اور خوف دلایا گیا تھا جو مذموم تھا نہ قسم دوم
محمود کا - پس یہ حسد مندرجہ حدیث اصول کفر حسد مذموم تھا جو باتفاق فریقین حرام ہے امیر
مولوی حامد حسین کا یہ فرمانا کہ یہ کیسے معلوم ہوا کہ حضرت آدم اُن ظالمین سے جنکی سزا جہنم مین داخل
ہونا تھی اُنہین داخل ہوگئے اے جناب نہین داخل ہوے تو عتاب کیون ہوا اور جنت سے
کیون نکالے گئے پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ اگر آدم کا اُن ظالمین مین داخل ہونا مان لیا جائے
تو جان لیا جائے گا کہ حسد مذموم کا ارتکاب اُنھون نے کیا حالانکہ یہ حسد آدم سے واقع نہین ہوا
سبحان اللہ حسد مذموم کا ہونا کس بنا و دلیل سے مولوی صاحب نے فرمایا ہم تو انکے حدیث سے حسد
مذموم ہونا ثابت کر رہے ہین اور وہ فرماتے ہین کہ حسد مذموم واقع نہین ہوا کیونکہ اُن ظالمین مین
داخل ہونا اللہ نے مراد نہین لیا بلکہ اور قسم کا ظالمین مین تو پھر اُن ظالمین کا ٹھکانا جنکو پائین
درجہ دوزخ مین ملے گا اُسکو کیون خدا نے دکھلایا اور دھمکی دی دوسرے قسم کے ظالمین کی جگہ کیون
نہ دکھلائی اور اس بحث سے ایسے پریشان ہوے کہ حیات القلوب ملا مجلسی کی مثال پر نظر نفرمائی
کہ اُنھون نے لکھا ہے کہ خدا تعالیٰ نے آدم و حوا سے پنجتن کی بابت حکم دیا تھا کہ یہ لوگ میرے خزانچی
اور امنا و راز ہین (خبردار انکی طرف آنکھ حسد سے نہ دیکھنا) اگر ایسا کروگے تو ظالمین سے ہوگے
اور بربنا و درخواست آدم و حوا درکات قیام ظالمین دوزخ مین اُنکو دکھلائے اور مکرر منع کیا کہ
میرے محبون کی طرف چشم حسد سے نہ دیکھنا ورنہ قرب سے نکال کر ذلت مین مبتلا کرونگا پھر فریب
شیطان سے وہ آمادہ ہوے اور چشم حسد سے مرتبہ پنجتن کو دیکھا تب خدا نے اُنکو چھوڑ دیا اور مدد
و توفیق اُن سے اُٹھالی - اگر غبطہ محمود ہوتا تو خداے عادل کیون توفیق اُن سے اُٹھا لیتا - اگر
غبطہ محمود ہوتا تو توفیق اُٹھا لینا ذلیل کرنا جنت سے علیحدہ کرنا خلاف عدل تھا آخر ان اپنے تمام
دلائل کو ناقص سمجھکر یہ مولوی حامد حسین نے آخر مین فرمایا کہ حضرت آدم کا درخت ممنوع کے کھانے
سے ظالمین مین ہوجانا قرآن سے ثابت ہے اور ظالم کا ملعون ہونا کتب اہل سنت مین موجود ہے

پس اُنکے نزدیک بھی وہ ملعون ہونگے مولوی صاحب نے مفت کتب اہلسنت کا حوالہ دیا شاید کلام اللہ کی آیت نہ دیکھی ہوگی الا لعنۃ اللہ علی الظالمین مگر مولوی صاحب نے یہ ثابت نہ کیا کہ قول محققین اہل سنت کے فلان کتاب مین لکھا ہے اور اس سے ثابت ہے کہ انبیا کو قبل بعثت وہ معصوم جانتے ہین کیونکہ یہ قصہ اُنکا قبل بعثت کا ہے اور ہمنے تو کتاب صحاح شیعہ سے ثابت کر دیا کہ حضرت آدم کو باوجود دکھلانے روز بخ سزاے ظالمین کے آدم نے بقول شیعہ اسول کفر کو اختیار کیا اور حسد کیا جو مذموم تھا اسطرح کتب اہل سنت سے اصول کفر مین آدم کا داخل ہونا اُنکو ثابت وظاہر کرنا تھا کوئی ضعیف ہی روایت اس قسم کی لکھتے ہم تو ایک اور حدیث مندرجہ کافی صفحہ ۲۶۳ عن جابر عن ابی جعفر علیہ السلام فی قول اللہ عز وجل ولقد عھدنا الی آدم من قبل فنسی ولم نجد لہ عزما قال عھدنا اللہ فی محمد والائمۃ من بعدہ فترک ولم یکن لہ عزم انہ ھکذا وانما سمی اولو العزم اولو العزم لانہ عھد الیھم فی محمد والاوصیاء من بعدہ والمھدی وسیرتہ واجمع عزمھم علی ان ذلک کذلک والاقرار بہ۔

امام باقر صاحب نے فرمایا تفسیر آیت عھدنا الی آدم آخر مین کہ اسکا یہ مطلب ہے کہ ہمنے محمد اور ائمہ مابعد و مہدی کے بارہ مین آدم سے عہد لیا مگر اُنھون نے اُسکو چھوڑ دیا اور یقین نہ کیا کہ یہ لوگ ایسے ہی ہین اور اولو العزم کو اولو العزم اسیوجہ سے کہتے ہین کہ اُنسے خدا کی طرف سے محمد و ائمہ مابعد و مہدی کے بابت عہد لیا گیا تھا اور اس بات کا اُنکو یقین ہوگیا تھا یہ بات ایسی ہی ہے اور یہی اقرار ہے۔

اس روایت سے بھی ثابت ہے کہ مرتبہ ائمہ کا آدم کو یقین نہین ہوا اور حسد مذموم کا ارتکاب کیا پس جو منکرین امامت کا حال ہے اُسمین آدم بھی شریک ہوگئے اور زیادہ سرکشی و تمرد حضرت آدم مین ابلیس سے زیادہ ہوا ابلیس کو تو فقط مرتبہ آدم سے انکار تھا اور خدا کے حکم کو نہ مانا تھا حضرت آدم نے تو پنجتن کے مرتبہ سے انکار کیا اور حکم خدا کو نہ مانا معاذ اللہ۔

پس ثابت ہوگیا کہ جب حضرت آدم کی عصمت کے وہ قائل نہین ہین اور اصول کفر مین اُنکی حرکت کو داخل کرتے ہین اور حضرت علی کو آدم و جمیع انبیا سے بخلاف حکم خدا و رسول بہتر جانتے ہین تو گویا سب انبیا کی مرتبہ و عظمت و عصمت کے منکر ہین اور یہ کہنا کہ حدیث صحاح نہین ہے اول تو کافی کتاب صحاح سے ہے دوسرے صدوق نے عیون اخبار الرضا مین جو حدیثین تحریر کی ہین اُسمین نشان و تتمہ ضعیف و صحیح و مستند کا دیدیا ہے اُس نے خود اس حدیث کو صحیح لکھا ہے اور ضعیف نہین مانا اور علاوہ ازین دیگر کتب مین حدیثین اسی مضمون کی موجود ہین پس اسکو صحیح نہ کہنا غلط ہے اور عقب گذاری مین داخل۔

مسئلہ چہارم توہین جناب رسالت حضرت محمد مصطفے صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعقیدہ شیعہ

وہ رسول صلعم جنکی ملت ناسخ ملل سابقہ اور جنکی کتاب ناسخ احکام کتب سابقہ ہے اُنکو مخالفت کلام اللہ
کی کرنیوالا اور اکثر امور مین خلاف حکم قرآن دیگر انبیا کا پیرو بتلاتے ہین چنانچہ بموجب روایات مندرجہ ذیل ان نازنی
نیز اُنکو تہدید بھی منجانب اللہ ہوی اُسپر بھی پوری تعمیل حکم خدا وہ بخوف بندگان بخلاف حکم قرآن ان الذین
یبلغون رسالات اللہ ویخشونہ۔ لا یخشون احدا الا اللہ جو احکام خدا کے پہنچانے والے ہین اور خدا سے
خوف کرنیوالے ہین سواے خدا کے کسی سے نہین ڈرتے ۔ نسبت جانشینی جناب علی نہ کرسکے اور ہمیشہ
بخلاف حکم قرآن لا تتخذوا اٰباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ولا تتولہم
ومن یتولہم فانہ منہم فاولئک ہم الظالمون ۔ نہ بناؤ باپ اور بھائی اپنے کو دوست اگر انکے
وہ دوست رکھتے ہون کفر کو ایمان پر اور نہ محبت کرو اُنسے اور جو کوئی محبت کریگا ایسے لوگون سے وہ اُنہین
شمار ہوگا اور ایسے لوگ ظالم ہین ابوبکر و عمر وغیرہ صحابہ جنکی نسبت مجتہدین کا ارتداد بعد از ایمان نوشت
کا فتوی ہے اپنی زوجہ کی خاطر سے اپنے پاس رکھا اور تادم آخر بظاہر حسن سلوک و خاطرداری سے پیش
آئے اور حکم خدا جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم ۔ جہاد و سختی اُنپر نہین کی حتی کہ آخر مرض
الموت مین بھی حدیث قرطاس کی تعمیل سے بخوف بندگان معذور رہے بالآخر بموجب قول ایمہ شیعہ خدانے
اپنا دستی تحریری حکم جبرئیل و دیگر ملائکہ مقربین کی معرفت بھیجکر داماد رسول و آل رسول کو حکم صبر از اتلاف حق و
مظالم پر بھیجا اور ہمیشہ کے واسطے اُنکی آل کو خلافت ارض و تمکن فی الدین اور امن از خوف سے محروم کیا
ملاحظہ ہو تفصیل اُسکی ۔ شیخ صدوق و محمد بن نعمان وغیرہ مجتہدین سے روایت ہے کہ جب انذر عشیرتک
الاقربین ۔ ابتداے نبوت مین بغرض خوف دلانے اقربا کے رسول پر نازل ہوئی اُسوقت رسول خدا صلعم نے
وراثت و وصایت اپنی جناب علی کو دی مگر تاہم خدانے العلم عند اللہ پھر شب معراج مین ایکسو بیس بار
بقول ملا مجلسی تاکید تقرر وصایت جناب امیر کی رسول خدا کو تاکید کی مگر تعمیل کما حقہ نہوی جسکی وجہ مصنف
شارح کافی نے یہ تحریر فرمائی دلیل رسول آن بود کہ شاید تصریح و تفسیر آن آیت در قرآن شود و اکتفا بہ سنت
نماند بدینوجہ تاخیر نمود کہ خواہش رسول یہ ہے کہ تفسیر و تصریح ولایت قرآن مین ہوجائے اور سنت پر اکتفا نہ ہے
اسوجہ سے تاخیر کی جسپر بقول ملا مجلسی خم غدیر مین ۔ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
فی علی وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ ۔ نازل ہوی تو بخلاف حکم خدا خوف بندگان خدا ظاہر کیا

اور اسپر واللہ یعصمک من الناس۔ خدا تمکو آدمیون سے محفوظ رکھیگا نازل ہوئی تب من کنت مولاہ
فعلی مولاہ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ فرمایا اور پوری تعمیل و اعلان و اظہار پسندیدہ
خدا نہین کیا جبکہ حالت مرض مین مکرر وحی خدا ہوئی کہ وصایت جناب امیر کو لکھدو اور اسپر قلم دوات
اُنھون نے طلب کیا اور بخوف و تہدید عمرؓ اس تعمیل سے بھی معذور رہے اور آیات مذکورہ بالا کے مخالف کے
خدا نے فرمایا قد نبانا اللہ من اخبارکم و ما کان اللہ لیذر المومنین علی ما انتم علیہ حتے تمیز الخبیث
من الطیب تحقیق مطلع کردیا اللہ نے اُنکے اخبار سے پیمبر کو۔ اور خدا ایسا نہین ہے کہ مومنین کو ایسے
ہی چھوڑدے جبتک نہ تمیز کرادے خبیث اور پاک کا اللہ تعالیٰ نے حالت خبث باطن خلفا و زوجہ
نبیؐ پر ظاہر کردیا ہوگا مگر اُنھون نے حکم الخبیثات للخبیثین والخبیثون للخبیثات والطیبات
للطیبین والطیبون للطیبات پر خیال نہ فرمایا اور اُن عورتون کو جو طیب تھین اور اُنکی وجہ سے
اُنکے باپون کو اپنے پاس رکھا اور واغلظ علیھم۔ سختی کرو اُنپر۔ اس حکم کی بھی تعمیل نہین کی ولا
تتولوھم ومن یتولھم فانہ منھم کی پرواہ نہ کرکے تا دم آخر اُنکو اپنی صحبت سے جدا نہ کیا ولا تنکحوا
المشرکات حتی یومن کی پروا نہ کی یعنی نہ نکاح کرو مشرکات سے جبتک ایمان نہ لادین امیر مومنین
شیعہ کی یہ بات کہ پیغمبران سلف نے ایسا کیا ہے بمقابلہ حکم کتاب اللہ کون عقلمند باور کریگا اور کون
رسول خدا کو رسول جان کر سوائے مومنین کے ایسا خیال کریگا کہ اُنھون نے باوجود تہدید تعمیل حکم خدا نہ کی اور
پھر وقت آخر یعنے مرتے دم بھی بوجہ خوف بندگان تعمیل وحی قرطاسی سے معذور رہے اور اُسکے عوض مین
خدا تعالیٰ نے یہ حکم دیا کہ ابوبکرؓ و عمرؓ جو زیادہ دشمن رسول تھے اور آل رسول پر ظلم کرنیوالے ہین ہی تا قیام
قیامت مقبرہ رسول مین پہلوے رسول مین جگہ پاوینگے۔ دیکھو حیات القلوب بحوالہ ابن شہر آشوب روایت ہے
رسول خدا فرمود کہ چون مصر را فتح کنید قبطیان را نکشید کہ ماریہ مادر ابراہیم از ایشان ست و فرمود رومیہ را فتح
کنید و کلیسائیکہ در جانب شرق آن واقع ست آنرا مسجد کنید۔ یعنی مصر فتح کرنا تو قبطیون کو نہ مارنا
ماریہ ابراہیم کی والدہ انہین سے ہے اور رومیہ کو فتح کرنا تو جو کلیسا جانب پورب ہو اُسکو مسجد بنانا کیا
مخالفین کو یہ اخبار فتح دیے تھے اور امید کرتے تھے کہ میری تعمیل حکم کرینگے کیا یہ بات داخل اطمینان نہین ہے

مسئلہ پنجم توہین جناب علی زبانی شیعہ

بموجب عقیدۂ مومنین شیعہ جناب علیؓ انبیاے سلف سے مرتبہ مین زائد تھے اور معصوم تھے۔ مگر بروایت مندرجہ کافی ونہج البلاغت لا تکفوا عن مقالۃ الحق او مشورۃ بعدل فانی لست امن ان اخطی۔ باز نہ ہو حق بات کہنے سے اور انصاف کا مشورہ دینے سے تحقیق مین خطا سے امن پانے والو مین نہین ہون خود فرمایا کرتے تھے کہ مین خطا سے مامون نہین مگر شیعہ بھائی معصوم کہے جاتے ہین معجز نمائی کی یہ حالت تھی کہ بقول مصنف کتاب الخرائج والجرائح قطب راوندی عمود آہنی موڑ کر گردن خالد مین ڈالدیتے تھے اور بقول ملا مجلسی در بحار الانوار ذکر شیعیان علی پر کمان کا اژدہا بنا کر عمر کو ڈراتے تھے اور توبہ کراکے چھوڑتے تھے اور تنہا اسّی ہزار جنات کو قتل کیا سلمان کو شیر سے چھوڑایا یا تو یہ حالت کہ نماز مین استغراق اسقدر ہو کہ جو تیر بدن سے بوجہ تکلیف شدید دوسری حالت مین نہ نکل سکے اور بحالت نماز نکال لیا جائے اور انکو خبر نہو یا نماز کی یہ حالت کہ انگشتری نماز مین سائل کو اتار دین اور عجیب تر عجائب کی حالت ہو کہ نہج البلاغت مین فرمائین الذلیل عندی عزیز حتی اخذ الحق لہ والقوی عندی ضعیف حتی اخذ الحق منہ یعنی ذلیل میرے نزدیک عزیز ہے یہان تک کہ لون اسکے واسطے حق اسکا اور قوی میرے آگے ضعیف ہے جبتک حق نہ دلاؤن اس سے۔ پھر خود فرمائین لو تظاہرت العرب علی قتالی لما ولیت عنہا ولو امکنت الفرص من رقابہا لسارعت الیہا انی واللہ لو لقیتہم واحدا وہم طلاع الارض کلہا ما بالیت ولا استوحشت یعنی اگر متفق ہو جائے تمام عرب مجھسے لڑنے کو منھ نہ پھیرون ہرگز اور اگر ظاہر ہو ایک رگ گردن انکی تو فوراً انپر حملہ کرون قسم خدا کی اگر مقابل ہون ان سے اکیلا اور وہ اسقدر ہون کہ تمام روے زمین ان سے بھر جائے تو مین پروا نکرون اور نہ پریشان ہون مگر بروقت (ارتد وکل الصحابۃ) جب دین خدا ورسول خراب ہو خاموش رہین۔

معاونین ومددگار بقول مجالس المومنین بنو حنیفہ طائفہ از عرب در زمان رسالت پناہ مسلمان بودند مالک بن نویرہ از ارادف ملوک وشجاعان روزگار کہ صحبت رسول یافتہ بود این جملہ محبان اہلبیت بودند وبقول امام جعفر صادقؓ بارہ ہزار صحابی خاص محبان اہلبیت بودند وسعد بن عبادہ جو محبوب رسول بود یعنے جماعت کثیر مالک بن نویرہ وسعد بن عبادہ کی جماعت اور امام کے قول کے بموجب بارہ ہزار صحابہ جو خاص محبان علیؓ تھے اور خالد بن سعید مقداد وابوذر وسلمان بریدہ اسلمی وعمار ابو الہیثم بن تیہان و

عثمان بن حنیف و زید بن ثابت و ابی بن کعب و جمیع بنی ہاشم و غلامان جناب علیؓ و دیگر بنی ہاشم موجود ہوں مگر حضرت فاطمہ پر اسقدر زد و کوب ہو کہ حمل ساقط ہو بقول علامہ کنتوری حضرت فاطمہ والقت جنینا اسمہ محسن - مارا فاطمہ کو اور حمل ساقط ہوا جسکا نام محسن تھا وہ قتل ہوے اور خود جناب علی کی یہ گت ہوئی بدست عمر بودہ یک ریسمان + دگر در کف خالد پہلوان + ببستند در گردن شیر نر + ببردند او را بر بوبکر - خلاصہ یہ ہے کہ گردن علیؓ میں خالدؓ و عمرؓ نے رسی باندھکر ابوبکر کے پاس پہنچایا حملہ حیدری ملاحظہ ہو - یہ سب کچھ ہوا مگر تعمیل حکم خدا فقاتلوا التی تبغی حتی تفئ الی امر اللہ - بس قتال کرو اہل بغاوت سے جبتک وہ حکم خدا کی طرف نہ آجائیں - نہ جناب علی نے کی نہ کسی معاون نے مدد آل رسول کی نہ جناب علی کا کوئی معجزہ کام آیا - یہ اجتماع ضدین ہے اب مومنین شیعہ کا یہ فرمانا کہ وصیت و عہد صبر منجانب اللہ جناب علی کے واسطے تھا یہ وجہ خموشی کی تھی - تو ہم دریافت کرتے ہیں کہ عدل تمہارے یہاں اصول دین سے ہے - عادل کا یہ کام نہیں کہ بلا قصور کسی کے واسطے ظلم کو روا رکھے اور اسکو صبر کی تلقین کرے پس یہ تبلایا جاوے کہ ان معصومین کے کس قصور اور کون ذلت - اور کس ترک اولی - کی باعث یہ حکم خدا نازل ہوا تھا اور وصیت صبر پر وہ مامور تھے - تو بقول ملا مجلسی مندرجہ حق الیقین صفحہ ۱۷۱ پس امیر المومنین جستہ بیتاب شدہ گریبان عمر گرفت در زمین زد و گردنش پیچید کہ آنرا بکشد بخاطر آورد وصیت رسول را کہ اورا امر بصبر نمی از مقابلہ ایشان فرمودہ دست برداشت یعنے حضرت علیؓ کود پڑے اور بیتاب ہوکر حضرت عمر کا گریبان پکڑ کر گردن مروڑدی اور چاہا کہ مار ڈالیں مگر وصیت صبر کہ رسول نے حکم انکو صبر کا اور نہ مقابلہ انسے کرنے کا دیا تھا چھوڑ دیا - پھر دوسری مرتبہ بعوض سلمان ایسا واقعہ ہوا - پس عمر برخاست کہ بر سلمان حملہ کند حضرت امیر المومنین جست و گریبان آنرا گرفت و اورا بر زمین زد و گفت اے پسر صحاک حبشہ اگر آن نہ باشد کہ پیش نوشتہ شد و عہدے کہ از حضرت رسول پیشتر شدہ ہر آئینہ بتو می نمودم کہ کیست کہ یاورش ضعیف تر است و عدوش کمتر - پھر حضرت عمرؓ نے سلمان پر حملہ کرنا چاہا تو جناب امیرؓ کود پڑے اور گریبان انکا پکڑ کے زمین پر پٹک دیا اور کہا کہ اے پسر صحاک حبشہ اگر یہ نہوتا کہ جو پہلے لکھ گیا ہے اور عہد پیشتر رسول سے ہو چکا ہے تو تجھ کو میں دکھلاتا کہ کس کے مددگار ضعیف ہیں اور کس کے دشمن کم -

افسوس معصوم کی نسبت یہ لکھنا کہ حضرت عمر کو زمین پر پٹک دیتے اور گردن مروڑ کر قتل کرنا چاہتے تھے

مگر وصیت یاد کر کے چھوڑ دیتے تھے اگر وقت زد و کوب فاطمہ اتنا کرتے تو نوبت قتل محسن بن علی تک پہنچتی نہ حضرت فاطمہ پر مار پڑتی دروغگو را حافظہ نباشد کا مضمون ہے غلط روایات مظالم کی یہ تیار کریں اور اسپر شجاعت بھی موجود اور حکم صبر کی مخالفت بھی موجود - یہ بھی جمع بین الضدین ہے حضرت علی کو ایک کھلونا حضرات شیعہ نے بنا لیا ہے کبھی تو خدا اور رسول سے بڑھکر قوی کر دیتے ہین کبھی ادنی شخص سے زیادہ ذلیل اور غیرت نکرنے والا بتلاتے ہین غرض در پردہ جمیع بزرگان دین کے بدگو یہ لوگ ہین کہین الجبان لا یستحق الامامہ نامرد مستحق امامت نہین ہوتا کہتے ہین کہین اعلے درجہ کا صبر جبن کو خیال کرتے ہین کیا پرنالہ عباس سے بھی کم وقعت جناب فاطمہ کی تھی کہ اُنپر مظالم ہوے تو جناب علی خاموش رہے اور پرنالہ عباس پر تلوار کشی فرمائی اور عمر کی تہدید کی - دیکھو عماد الاسلام -

اگر ہم یہ قول مومنین شیعہ کا تسلیم کرین جو کافی مین لکھا ہے یا یعمکر ھالم یجد اعوانا - بکر اتت بیعت کے بوجہ نہونے مددگارون کے تو اسکا جواب کیا ہے کہ خدا نے فرمایا ان ارضی واسعۃ - فتھاجروا فیھا؟ میری زمین وسیع ہے پس ہجرت کرو وہان سے جہان پر تم مظلوم ہو اور یہ کہنا کہ اُنکو حکم ہجرت نہین تھا بوجہ اسکے کہ قرآن مین ممانعت نہین ہے کیسے پایۂ اعتبار پر پہنچے گا اور پھر بقول مومنین جناب امیر نے قرآن حیث ما انزل اللہ سے امت محمدیہ کو محروم کیا اور مصحف فاطمہ کتاب جامعہ اپنے محبین کو نہ دیا - کیا ہادی کا یہی کام ہے کہ دین رسول و کتاب اللہ کو اپنے روبرو برباد کرلے اور صرف بخیال امارت دنیا یا تفرقہ لشکر و اعزہ و اہلبیت کے احکام مجریۂ خدا و رسول سے درگذر کرے دیکھو کتاب الروضہ کافی صفحہ ۲۹ - ثم اقبل بوجہہ و حولہ ناس من اھل بیتہ - وخاصتہ وشیعتہ - پھر سامنے کیا اپنا رخ اور گرد اُنکے آدمی تھے اہل بیت و خاصہ و شیعہ پس اُن سے جناب امیر نے یہ خطاب فرمایا فقال قد عملت الولاۃ قبلی اعمالا خالفوا فیھا رسول اللہ متعمدین ناقضین لعھدہ مغیرین لسنتہ - ولو حملت الناس علی ترکھا وحولتھا الی مواضعھا والی ما کانت فی عھد رسول اللہ صلعم لتفرق عنی جندی - پس کہا کہ جو حکام مجھسے پہلے تھے انھون نے دانستہ رسول کی مخالفت کی اور عہد رسول کو توڑا اور سنت کو بدل دیا اگر برانگیختہ کرون مین لوگون کو اُن اعمال کے ترک پر اور بدلدون انکو اُنکے موقع پر جیسے عہد رسول صلعم مین تھے تو میرا لشکر مجھسے جدا ہوجائے - کیا ایک ہادی خدا پرست کو بخیال تفریق لشکر ان امور کو گوارا کرنا لازم تھا

ہرگز نہین - پھر فرمایا لو رددت فدک الی ورثۃ فاطمۃ علیہما السلام وامضیت
قطائع اقطعہا رسول اللہ صلعم لاقوام لم تمض لہم ولم تنفذ ورددت قضایا من الجور
قضا بہا ونزعت نساء تحت الرجال بغیر حق فرددتہن الی ازواجہن وحملت الناس
علی حکم القرآن ومحوت دواوین العطایا واعطیت کما کان رسول اللہ یعطی بالسویۃ
وحرمت المسح علی الخفین اذا لتفرقوا عنی - یعنی اگر واپس کردون فدک ورثاے
فاطمہ پر اور جاری کردون جاگیرین جنکو رسول نے بعض قومون کو دیا تھا اور انکو نہین دیگئین اور
رد کردون ظلم کے احکام کو جنکا حکم دیا گیا اور نکال لون مین عورات کو جو ناحق مردون کے قبضہ
مین ہین اور واپس کردون اُنکے مردون کی طرف اور ترغیب دون آدمیون کو حکم قرآن پر
اور محو کردون دفتر عطایا کا - اور دون جسطرح برابری سے رسول دیا کرتے تھے اور حرام کردون
مسح موزون کو اُسوقت البتہ تم جدا ہو جاؤ گے مجھسے یعنے اہلبیت و خاصہ و شیعہ متذکرہ بالا محو
پر راضی نہوتے تھے اور بالخصوص حکم قرآن کو نہ مانتے تھے اسوجہ سے جناب امیر مجبور رہے اور
سب کچھ ہونا بخیال خوف انتزاع خلافت گوارا کیا مگر معاذ اللہ امر معروف ونہی عن المنکر پر
عمل نہ فرمایا اور حکم خدا ان الذین تتوفہم الملٰئکۃ ظالمی انفسہم قالوا فیم کنتم قالوا کنا
مستضعفین فی الارض قالوا الم تکن ارض اللہ واسعۃ فتہاجروا فیہا فاولٰئک
ماوٰہم جہنم وساءت مصیرا الا المستضعفین من الرجال والنساء والولدان
لا یستطیعون حیلۃ ولا یہتدون سبیلا فاولٰئک عسی اللہ ان یعفو
عنہم وکان اللہ عفوا غفورا جنکی روح کو فرشتے اُس حالت مین قبض کرتے ہین جبکہ وہ
مظلوم ہون یعنی ارکان مذہبی نہ ادا کر سکتے ہون تو اُن سے کہتے ہین فرشتے کہ تم کس حالت
مین تھے تو وہ مظلوم کہتے ہین کہ ہم کمزور تھے زمین پر یعنی فرائض وارکان مذہب دین ادا نہین
کر سکتے تھے - تو فرشتے کہتے ہین کہ کیا زمین خدا وسیع نہ تھی جو تم وہان سے جہان کمزور تھے ہجرت
کر جاتے اُس جگہ جہان ارکان مذہب دین پورے طور سے ادا کرتے پس ایسے لوگون کی جگہ
دوزخ ہے اور وہ بہت بُری جگہ ہے مگر جو کمزور مرد و عورتین اور بچے جو معذور ہین نہ کوئی حیلہ
کر سکتے ہین اور نہ راستہ جانتے ہین البتہ وہ قابل معافی ہین خدا انکو معاف کریگا اور اللہ

درگذر کرنیوالا بخشنے والا ہے - اب حضرات شیعہ فرمادین کہ جب حکومت وخلافت ذاتی جناب امیر مین
نسبت احکام خدا اور رسول کی بوجہ خیال وخوف تفریق جمعیۃ اعزہ - جناب امیر کے بقول شیعیان یہ
یہ حالت تھی کہ حکم قرآن پر آدمیون کو نہ چلا سکتے تھے امر بالمعروف سے معذور تھے تو بموجب حکم قرآن
اُنھون نے نہ کرنے ہجرت کا باوجود طاقت فرشتون کو کیا جواب دیا ہوگا ۔

یہ ہے جناب علی کی محبت وقدردانی حضرات مومنین کی ذرا غور فرمائیے تو خلافت جناب مین سنت رسول
وحکم قرآن پر کوئی نہین چلتا تھا شیعہ وخاصہ واہلبیت بھی مخالف خدا اور رسول تھے بموجب اس حدیث
کے تو کیون اُنھون نے ہجرت نہین کی اور کیا فائدہ انکی خلافت سے امت رسول کو پہنچا اب ہم تبرکاً
وہ وصیت نامہ خداوندی درجہ کافی بغرض ملاحظہ برادران اسلام تحریر کرتے ہین الحسین بن محمد
الاشعری عن معلی بن محمد عن احمد بن محمد عن الحرث بن جعفر عن علی بن اسمعیل بن یقطین
عن عیسی بن المستفاد ابی موسی الضریر قال حدثنی موسی بن جعفر علیہ السلام قال قلت لابی
عبد اللہ علیہ السلام الیس کان امیر المومنین علیہ السلام کاتب الوصیۃ ورسول اللہ صلعم
المملی علیہ وجبرئیل والملٰئکۃ المقربون علیہم السلام شہود قال فاطرق طویلا ثم قال یا
ابا الحسن قد کان ما قلت ولکن حین نزل برسول اللہ صلعم الامر نزلت الوصیۃ من عند اللہ
کتابا مسجلا نزل بہ جبرئیل علیہ السلام مع امناء اللہ تعالی من الملائکۃ فقال جبرئیل یا محمد
مر باخراج من عندک الا وصیک لیقبضہا منا وتشہدنا بدفعک ایاہا الیہ ضامنا لہا یعنی
علیاً علیہ السلام فامر النبی صلعم باخراج من کان فی البیت ما خلا علیاً وفاطمۃ فیما بین الستر
والباب فقال جبرئیل یا محمد ربک یقرئک السلام ویقول ہذا کتاب ما کنت عہدت الیک
وشرطت علیک وشہدت بہ علیک واشہدت بہ علیک ملٰئکتی وکفی بی یا محمد شہیداً
قال فارتعدت مفاصل النبی صلعم فقال یا جبرئیل ربی ہو السلام ومنہ السلام والیہ یرجع
السلام صدق عز وجل وبر ہات الکتاب فدفعہ الیہ وامرہ بدفعہ الی امیر المومنین فقال لہ
اقراٗہ فقراٗہ حرفاً حرفاً فقال یا علی ہذا عہد ربی تبارک وتعالی الی وشرطہ علی وامانتہ وقد
بلغت ونصحت وادیت فقال علی وانا اشہد لک بابی وامی انت بالبلاغ والنصیحۃ والتصدیق
علی ما قلت ویشہد لک بہ سمعی وبصری ولحمی ودمی فقال جبرئیل وانا لکما علی ذلک من الشاہدین

فقال رسول الله صلعم یا علی اخذت وصیتی وعرفتها وضمنت الله ولی الوفاء بما فیها فقال علی
نعم بابی انت وامی علی ضمانها وعلی الله عونی وتوفیقی علی ادائها فقال رسول الله صلعم یا علی انی
ارید ان اشهد علیک بموافاتی بها یوم القیامة فقال علی نعم اشهد فقال النبی صلعم ان جبرئیل
ومیکائیل فیما بینی وبینک الان وهما حاضران معهما الملئکة المقربون لاشهدهم علیک
فقال نعم لیشهدوا وانا بابی وامی اشهدهم فاشهدهم رسول الله صلعم وکان فیما اشترط
علیه النبی بامر جبرئیل فیما امر الله عزوجل ان قال له یا علی تفی بما فیها من موالاة من والی الله
ورسوله والبرائة والعداوة من عاد الله ورسوله والبرائة منهم علی الصبر منک علی کظم الغیظ و
علی ذهاب حقک وغصب خمسک وانتهاک حرمتک فقال نعم یا رسول الله فقال امیرالمؤمنین
والذی فلق الحبة وبرء النسمة لقد سمعت جبرئیل علیه السلام یقول للنبی صلعم یا محمد
عرفه انه تنتهک الحرمة وهی حرمة رسول الله وحرمة الله وعلی ان تخضب لحیته من راسه
بدم عبیط قال امیرالمؤمنین فصعقت حین فهمت الکلمة من الامین جبرئیل حتی سقطت
علی وجهی وقلت نعم قبلت ورضیت وان انتهکت الحرمة وعطلت السنن ومزق الکتاب
وهدمت الکعبة وخضبت لحیتی من راسی بدم عبیط صابرا محتسبا ابدا حتی اقدم علیک
ثم دعی رسول الله صلعم فاطمة والحسن والحسین علیهم السلام اعلمهم مثل ما اعلم امیرالمؤمنین
فقالوا مثل قوله فختمت الوصیة بخواتیم من الذهب لم تمسه النار ودفعت الی امیرالمؤمنین
فقلت لابی الحسن بابی انت وامی الا تذکر ما کان فی الوصیة فقال سنن الله وسنن
رسوله فقلت اکان فی الوصیة توثبهم وخلافهم علی امیرالمؤمنین فقال نعم والله شیئا شیئا
وحرفا حرفا اما سمعت قول الله عزوجل انا نحن نحیی الموتی ونکتب ما قدموا وآثارهم وکل شیء
احصیناه فی امام مبین والله لقد قال رسول الله صلعم لامیرالمؤمنین وفاطمة علیهم السلام
الیس قد فهمتما ما تقدمت به الیکما وقبلتماه فقالا بلی وقبلناه وصبرنا علی ما ساءنا وغاضنا
(ترجمہ) جبرئیل خدا کی طرف سے ایک لکھا ہوا نامہ جسپر مہریں تھیں اور ملائکہ مقربین ہمراہ تھے رسول کے
پاس لائے اور کہا کہ سب آدمیون کو باہر کرو سوائے تمھارے اور تمھارے وصی علی ابن طالب کے کوئی
نہ رہے تاکہ فرمان خدا ہمسے لیں اور سبکو گواہ کرین کہ آپنے وہ نامہ انکو دیدیا اور وہ ضامن ہوں کہ جو

حکم عمل کرینگے رسول نے سب کو باہر کردیا سوائے علی کے اور حضرت فاطمہ پس پردہ موجود تھین (دیہ موجودگی
فاطمہ بھی خلاف حکم تھی) جب گھر خالی ہوا تو جبرئیل نے کہا اے محمد خدا تمکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے
کہ یہ وہ عہد نامہ ہے کہ جس کا شب معراج مین مین نے عہد کیا تھا اور آپسے شرط کی تھی (دیکھیے حکم تقرر
وصایت وجانشینی کے دعوے برادران شیعہ کے سب بے دہین کیونکہ معراج مین جناب علی کی مخذولی ذکر کی
کی عہد و شرط ہوگئی تھی نہ تقرر کی) اور ملائکہ گواہ تھے اگرچہ مین خود گواہی کے واسطے کافی تھا یہ الفاظ
جبرئیل سے سنکر حضرت رسول خوف سے کانپنے لگے اور بدن مین لرزہ پڑگیا اور کہا کہ خدا سب
نقصون سے پاک ہے اُس نے اپنے عہد کو پورا کیا اب آپ وہ نامہ دیجیے (کیا رسول نے لوگون سے
اسکے خلاف بیان کیا تھا جو لرزہ بدن مین پڑگیا اسکی وجہ مومنین شیعہ نے تحریر نہ فرمائی) جبرئیل نے وہ
نامہ رسول کو دیکر کہا کہ امیرالمومنین کے حوالہ کرو پیغمبر صاحب نے اُنکو دیا اور کہا کہ پڑھو اُنھون نے حرف بحرف
پڑھا تب رسول نے فرمایا کہ یہ عہد خدا ہے اور اُسکی شرط اور امانت ہے جو مجھے دی اور مین نے پہنچادیا
اور جو خیر خواہی امت تھی عمل مین لایا (فرمایئے خیر خواہی امت کیا رسول کے نزدیک مخذولی جناب
علی اور اُنپر ظلم ہونے مین تھی) اور رسالت خدا ادا کی (گویا حکم خدا یون ہی تھا مومنین شیعہ کی وادیلا
غلط ہے) حضرت امیر نے تصدیق کی اور کہا کہ میرے کان آنکھ گوشت خون اسپر گواہ ہین جبرئیل نے
کہا کہ مین ان باتون کا گواہ ہون پھر رسول بولے یا علی تم نے یہ وصیت مجھ سے لی اور سمجھ لیا اور
ضمانت کرتے ہو خدا کے لیے کہ ایسا ہی کروگے اور پورا پورا عہد پر عمل کروگے جناب امیر نے کہا میرے ماں
باپ آپ پر قربان ہون مین ضامن ہون اقرار کرتا ہون کہ اُسپر عمل کرونگا خدا مجھے توفیق عمل دے
پھر رسول نے فرمایا یا علی مین چاہتا ہون کہ اسپر تم سے گواہی لون کہ جب قیامت مین میرے پاس آؤ
تو وہ گواہی دین کہ مین نے تمپر حجت تمام کردی حضرت امیر نے کہا کہ جبرئیل و میکائیل اور یہ ملائکہ مقرب
گواہ ہین اور پیغمبر صاحب نے اُنکو گواہ کیا (نہین معلوم رسول کو اسقدر بے اعتباری جناب امیر کی
کیون تھی) منجملہ ان باتون کے جنپر جبرئیل نے خدا کی طرف سے آنحضرت سے شرط کی تھی یہ تھا کہ
اے علی اس بات کو قبول کرتے ہو اور عمل کروگے کہ جو خدا اور رسول کا دوست ہے اُس سے دوستی اور
جو اُنکا دشمن ہے اُس سے دشمنی کرنا جو حق تمھارا چھینا جائے اور خمس غصب کیا جائے اور حرمت
ضایع کیجائے سب پر صبر کروگے اور غصہ نکروگے جناب امیر نے کہا ہان یا رسول اللہ فرمایا تھا

قسم ہے اُس خدا کی جس نے خلایق کو پیدا کیا اور دانہ کو چیرا مین نے جبرئیل سے یہ سُنا کہ اُنھون نے آپ سے کہا کہ انکو آپ آگاہ کردین کہ انکی حرمت کو برباد کرینگے حالانکہ حرمت اُنکی حرمت خدا و رسول کی ہے اور ریش مبارک اُنکی سر کے خون سے رنگین کرینگے اور یہ کہکر جناب امیر نے فرمایا کہ جب مین نے یہ کلمات جبرئیل سے سُنے تو مین بیہوش ہوگیا اور مُنھ کے بل گر پڑا اور کہا ہان رسول اللہ مین نے قبول کیا گو وہ میری حرمت کی ہتک اور آپ کی سُنت کو معطل۔ کتاب اللہ کو پارہ پارہ۔ کعبہ کو خراب۔ میری ڈارھی سر کے خون سے رنگین کرین بہرحال صبر کرونگا اور اُسکے جزا کی امید سوائے پروردگار کے کسی سے نہ رکھونگا جبتک کہ مظلوم اُسکے پاس آؤن (خدا نے معطلی سنت - اور کتاب اللہ کے پارہ پارہ اور کعبہ کی بربادی کا حکم ندیا تھا یہ جناب امیر نے اپنی فیاضی سے بڑھایا) پھر رسول فاطمہ و حسنین کو بلا کر اُنکو بھی آگاہ کیا جسطرح جناب امیر کو کیا تھا اُنھون نے بھی وہی جواب دیا بعدہ اُس وصیتنامہ پر مہرین جنت کی جنکو آگ نے نچھوا تھا ثبت کر کے جناب امیر کو سپرد کیا گیا امام موسیٰ بن جعفر جب یہانتک فرما چکے تو راوی نے پوچھا کہ آیا اُس وصیت مین یہ بھی لکھا تھا کہ منافقین خلافت کو غصب کرینگے اُنھون نے فرمایا ہان قسم خدا کی جو کچھ اُنھون نے کیا سب اُسمین تحریر تھا تم نے نہین سُنا کلام خدا کا ہم ہین جو مردہ زندہ کرتے ہین اور لکھتے ہین آگے جو بھیج چکے اور اُنکے پیچھے نشان رہی اور ہر چیز گن لی ہے ہمنے ایک کھلی ہوئی اصل مین۔ پھر رسول نے کہا اے علی و فاطمہ تم سمجھے جو مین نے کہا اور اسے قبول کیا اور عمل کروگے اُن دونون نے کہا ہان ہمنے قبول کیا اور صبر کرینگے جو کچھ کہ ہمکو ایذا پہنچے اور جو رنج دیا جائے اسمین یہ امر دریافت طلب حضرات مومنین سے ہی کہ کس قصور پر معصومین کے واسطے یہ حکم نازل ہوا تھا) اور باوجود عہد جناب علی نے عذر بیعت مین کیون کیا جو گلو بندی کی نوبت پہنچی اور شجع کو کیون مارا پرنالہ عباس پہ کیون تلوار نکالی خالد کے گلے مین عمود آہنی موم کر کے کیون ڈالا چکی کا پاٹ موم کر کے کیون گردن خالد مین پہنایا کیون حضرت عمر کا گلا دبایا کیون کمان کا اژدھا بنا کر حضرت عمر کو ڈرایا اور کیون بوقت ضرب فاطمہ واسقاط حمل اُنکو نہ بچایا پھر فاطمہ نے کیون دعوی فدک کیا گریبان عمر پکڑ کر اپنی طرف کھینچا اور کیون غصہ ہوکر جناب علی امام مفترض الطاعۃ کو جنین رحم اور خائب نامرد بنایا۔ دیکھو ارشاد القلوب بحار الانوار عماد الاسلام کتب شیعہ۔

مسئلہ ششم توہین جناب عباس عم رسول صلعم زبانی شیعہ

جناب حضرت عباس عم رسول جنکی نسبت رسولخدا نے من اذی عمی فقد اذانی ۔ جسنے میرے چچا عباس
کو ستایا مجکو ستایا اُنکی شان مین دیکھو حیات القلوب جناب امام جعفر صادق صاحب کا مقولہ کہ حضرت
عباس ولدالزنا تھے صنیلہ اور کنیز ابوطالب کی تھی عبدالمطلب نے اُس سے قربت کی اور وہ حاملہ ہوگئی تو
عباس پیدا ہوے تب ابوطالب اور ابوالمطلب مین باہم جھگڑا ہوا اہل قریش کے اکابر تک نوبت پہنچی بالآخر
یہ فیصلہ تحریر ہوا کہ جس محفل مین ابیطالب اور اُنکی اولاد ہو اُسمین عباس اور اُنکی اولاد نشست
نہ کر سکین گے اور حصہ اور ترکہ نہ پاوینگے یہ فیصلہ تحریری اکابر قریش کا ائمہ شیعہ پاس موجود ہے نسلاً
بعد نسلاً کے یکے بعد دیگرے سب کو ملتا آیا ہے اور اب غار سر من رای مین موجود ہے اسی بنا پر ایک ظریف نے
کہا کہ حضرت عباسؓ نے اپنا بدلا اُتارنے کی غرض سے زبردستی ام کلثوم کی شادی اسیواسطے
بقول شیعہ حضرت عمر سے کردی تھی اور اسی وجہ سے عباسیون نے قتل ہاشمیون کا روا رکھا ہے ۔

مسئلہ ہفتم توہین جناب فاطمہ رضی اللہ عنہا بمخالفت حکم خدا و شوہر امام مفترض الطاعت

دیکھو کافی صفحہ ۱۰۲ ثم دعی رسول اللہ صلعم فاطمۃ والحسن والحسین علیہم السلام و اعلمہم
مثل ما اعلم امیر المومنین علیہ السلام فقالو مثل قول علی وصبرنا علی ما ساءنا و غاصنا ۔ یار
رسول خدا ان سب لوگون نے عہد کیا تھا کہ حق تلفی و مظالم پر صبر کرینگے مگر بقول مجتہدین شیعہ در بدر اہل
مدینہ کے طلب حق کے واسطے جناب فاطمہؑ پھرین اور دعویٰ فدک کرکے حضرت عمر سے ہاتھا پائی کی ۔
دیکھو کافی اخذت تلابیب عمرؓ فجذبتہ الیہا ۔ گریبان عمر پکڑکر اپنی طرف کھینچا اور اُسکا نتیجہ
بالآخر یہ ہوا کہ کسی اہل مدینہ نے اُنکی دادرسی نہ کی اور معاذاللہ ہاتھا پائی کا یہ نتیجہ ہوا کہ فضربت فاطمۃ
والقت جنینا اسمہ محسن ۔ حمل ساقط ہوا اور محسن قتل ہوے اور جناب علیؑ امام منصوص مفترض الطاعت
کی نسبت بقول ملا مجلسی کتاب حق الیقین صفحہ ۲۳۲ ؎ حضرت امیر المومنین انتظار معاودت اوی کشید چون
بمنزل قرار گرفت خطاب ہاے درشت باسید اوصیا نمود کہ مانند جنین در رحم پردہ نشین شدہ و مثل خائنان
در خانہ گریختہ بعد از انکہ شجاعان دہر را بر خاک ہلاک افگندی مغلوب این نامردان شدہ اینک پسر ابو قحافہ بظلم و
جبر بخشیدہ پدر مرا و سیلۂ فرزندانم را از من میگیرد و بآواز بلند با من مخاصمہ و لجاج میکند و انصار یاری نمیکنند

مہاجران خود را بکنار کشیدہ اند و سائر مردم دیدہ ہا پوشیدہ اند نہ دافعے دارم نہ ملتجئے نہ یاورے نہ شافعی خشمناک بیرون رفتم و غمناک برگشتم خود را ذلیل کردی در روزیکہ دست از سطوت خود برداشتی گرگان می ربودند و می بردند و تو از جائے خود حرکت نہ می کنی"!

اور جناب فاطمہ نے امام منصوص جناب علی سے جیسی سختی کی اُس سے ظاہر ہے کہ انھون نے انکو امام نہین جانا اور نہ مانا۔ بے صبر اجب جسکا عہد خدا اور رسول سے کر چکی تھین اُسکو ترک کیا اور عمر کی گریبان گیری کی حالانکہ امام منصوص خانہ نشین ہوکر گھر مین بیٹھے مگر اُنھون نے باہر نکلکر جہاد کیا اور خانہ نشینی پر امام منصوص کو سخت سُست کہا اور صبر واجب کو ترک کیا عہد خدا کے خلاف کیا صرف باغ فدک کے واسطے یہ سب کچھ جناب فاطمہ سے کرایا گیا حالانکہ بموجب حدیث کافی جلد تین صفحہ سات گانون دیگر بلا شرکت غیرے انکے پاس تھے۔ دلال۔ عفاف۔ حسنی۔ صافیہ۔ مال ام ابراہیم بیبت برقہ۔ اور انمین حضرت عباس نے دعوی وراثت کیا تھا تو جناب سیدہ نے فرمایا کہ یہ وقف ہین جیسا ابوبکر نے کہا تھا کہ انمین میراث نہ جاری ہو گی اور گواہی حضرت علی کی ہوی تھی اور انکی بابت سیدہ است وصیت لکھ گئی تھین کہ میرے بعد حضرت علی پھر حضرت حسن پھر حضرت حسین پھر جو حضرت حسین کی اولاد مین بزرگ ہو قابض ہیگا اور مقداد و زبیر گواہ ہوی تھی دیکھو کافی مین سب مشرح حال موجود ہے اسکے علاوہ بقول ملا مجلسی مندرجہ حق الیقین صفحہ ۲۳۱ بعد مناقب جناب سیدہ حضرت ابوبکر نے معذرت کی اور کہا کہ "اموال و احوال خود را از تو مضایقہ نمیکنم انچہ خواہی بگیر تو سیدہ امت پدر خودی و شجرہ طیبہ از برائے فرزندان خود انکار فضل تو کسی نمی تواند کرد و حکم تو نافذ است در اموال من اما در اموال مسلمانان مخالف گفتۂ پدر تو نمی توانم کرد۔"

ابوبکر نے کہا کہ مال اور حال اپنے کو مین آپ سے دریغ نہین کرتا جو چاہین آپ لے لین آپ بزرگ امت اپنے والد کی ہین اور شجرۂ پاک اپنے بچون کے لیے کوی آپ کی فضیلت کا انکار نہین کرسکتا اور آپکا حکم میرے مال مین جاری ہے جسکو چاہیے دیجیے لیکن مسلمانون کے مال مین آپکے باپ کے خلاف کرنا مجھسے غیر ممکن ہے۔ علاوہ انکے بسر اوقات کی فکر شوہر کے ذمہ تھی جو صاحب جائداد تھے جسکی تفصیل فروع کافی جلد ثالث کتاب الوصایا مین مذکور ہے اور قطع نظر اسکے خدا کی رزاقی پر اعتماد کرنا لازم تھا نہ فاقی عورات ہمیشہ اپنے گھر مین بیٹھکر صبر کیا کرتی ہین نہ کہ دنیا بھر سے فریاد کرتی ہین۔ یہ ہے شیعیان مومنین کی دریردہ عداوت حضرت فاطمہ سے افسوس ہے کہ حضرت یوسفؑ کو انکے بھائیون نے اپنی دانست مین چاہ مین ڈالکر قتل و ہلاک کر دیا تھا اگرچہ وہ بھائی حضرت یوسف کے

پاس پہنچے اور عذر کیا تو اُنھوں نے اونکی خطا کو معاف کردیا اور جناب سیدہ کی نسبت یہ خیال شیعوں کا کہ باوجود عذر و خوشامد ابوبکر کے اُنھوں نے اُنکا قصور نہ معاف کیا اور مخالف حکم خدا فمن عفی و اصلح فاجرہ الی اللہ جس نے معاف کردیا اور صلح کی اسکا اجر خدا پر ہے ۔ کام کیا ۔ کیسا سخت الزام ہے ۔

مسئلہ ہشتم توہین ام کلثوم بنت جناب فاطمہ و علی علیہم السلام

دیکھو کافی کتاب النکاح باب فی تزویج ام کلثوم ۔ علی بن ابراھیم عن ابیہ عن ابن ابی عمیر عن ھشام بن سالم و حماد عن زرارہ عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی تزویج ام کلثوم فقال ان ذلک فرج غصبناہ ۔ امام نے فرمایا کہ یہ فرج ہم سے چھینی گئی ۔ محمد بن ابی عمیر عن ھشام بن سالم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما خطب الیہ قال لہ امیر المؤمنین انھا صبیۃ قال فلقی العباس فقال لہ مالی ای باس فقال وما ذاک قال خطبت الی ابن اخیک فردنی اما واللہ لاعودن زمزم ولا ادع لکم مکرمۃ الا ھدمتھا ولا قیمن علیہ شاھدین بانہ سرق ولا قطعن یمینہ فاتاہ العباس فاخبرہ ان یجعل الامر الیہ فجعلہ الیہ ۔ خلاصہ یہ کہ حضرت عمر نے جب حضرت علی سے اس بارہ میں کہا تو اُنھوں نے کہا کہ وہ ابھی لڑکی ہے تب عباس کو حضرت عمر نے بہت دھمکایا اور زمزم کے نکال لینے اور بے عزتی کرنے چوری کا الزام لگانے اور سزا دینے کی انکو دھمکی دی تو عباس نے حضرت علی سے خبر کی اور کہا کہ اسکا مجھے اختیار دیدیجیے جناب علی نے اُنکو اختیار دیدیا اُنھوں نے نکاح کردیا۔ نور اللہ شوستری نے فرمایا اگر نبی دختر بعثمان داد علی دختر بعمر فرستاد ۔ اگر نبی نے لڑکی عثمان کو دی تو علی نے عمرؓ کو دیدی ۔ شرائع ابوالقاسم شیعہ زوج علی بنتہ ام کلثوم من عمر ۔ حضرت علی نے اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح عمرؓ سے کیا ۔ خلاصۃ الاقوال علی بن عثمان شیعی دادن دختر بعمر کہ امیر المومنین را اتفاق افتاد باین جہت بود کہ او اظہار شہادتین می نمود و بزبان اقرار بفضل رسول می کشود در ان باب غلظت و فظاظت او نیز مسطور بود یعنی حضرت امیر نے جو دختر حضرت عمر کو دی تو اسوجہ سے کہ وہ اظہار شہادتین کرتے تھے اور بزرگی رسول کا اقرار کرتے تھے اور ایسا ہی اُن کی سخت مزاجی وغیرہ کا بھی خیال تھا ۔ تہذیب کتاب معتبر شیعہ ماتت ام کلثوم بنت علی علیہ السلام و ابنھا زید بن عمر الخطاب فی ساعۃ واحدۃ ولا یدری ایھما ھلک قبل فلم

تورث احدهما من الاخر یعنی انتقال ہوا ام کلثوم دختر جناب علی کا اور اُنکے بیٹے زید بن عمر الخطاب کا
ایک وقت مین اور یہ معلوم نہین ہوا کہ کون آگے پیچھے مرا اس وجہ سے ایک دوسرے کا وارث نہین ہوا
تنزیہ الانبیاء والائمہ مین سید مرتضیٰ لکھتے ہین انہ علیہ السلام ما اجاب الی نکاح ابنتہ الا بعد
تعدد تشدد جناب امیر علیہ السلام نہین راضی ہوے نکاح اپنی دختر پر بعد تکرار بسیار اور ڈرانے کے
مصائب النواصب نکاح ام کلثوم بعمر بجبر و اکراہ واقع شدہ۔ اور پھر نور اللہ شوستری نے فرمایا
کہ محمد بن جعفر طیار نے بعد فوت عمر بن الخطاب کے شرف مصاہرت یعنی دامادی علی کا حاصل کیا۔ اس
نکاح پر ہزارون توجیہین ہوئین شیعہ نے فرمائین مگر اثبات عدم نکاح سے عاجز ہوے اور اقرار واقعہ صریح
کرنا پڑا چنانچہ مذکورہ مجتہدین کی گواہی سے ثبوت نکاح تو موجود ہے مگر اس زمانہ کے مجتہدین نے ائمہ
و مجتہدین سلف کے قول کو رد کرکے فیصلہ جو لکھا ہے وہ انکا دلخوش کن ہوگا ورنہ بمقابلہ قول امام و مجتہدین
سلف کوئی عقلمند اُسکو صحیح اور سچا باور نہین کرسکتا یہ حال ہے حافظان مذہب شیعہ کا۔

مسئلہ نہم توہین جناب امام حسن علیہ السلام زبانی شیعہ

امام حسن علیہ السلام نے باوجود علم حدیث مستند شیعہ معاویہ کافر و مخالف و فاسق ہے معاویہ
جناب علی کا کافر ہے اور مخالف فاسق معاویہ جو شتر لڑائیان حضرت امیر سے لڑے اُنکو ولایت امر
مسلمین سونپ کر دین اللہ کو برباد کیا ہم دریافت کرتے ہین کہ خوف جان یا کسی مصلحت سے امام کو خلعت
امامت و خلافت کسی کافر کو دیدینا اور خود بظاہر اُسکا مطیع ہونا جائز ہے یا نہین اگر جائز نہین
تو امام ثانی نے کیون ایسا کیا اور اگر جائز ہے تو امام حسن نے کیون ایسا نہ کیا؟
اب ذرا غیاث الدین شیرازی شیعی نے حبیب السیر مین جو صلحنامہ تحریر کیا ہی عربی و فارسی دونون
لکھتے ہین بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا ما صالح علیہ الحسن بن علی بن ابیطالب ومعاویہ بن
ابو سفیان صالحہ علی ان یسلم الیہ ولایۃ امر المسلمین علی ان یعمل فیہم بکتاب اللہ و
سنۃ رسولہ وسیرۃ الخلفاء الصالحین ولیس لمعویۃ بن ابی سفیان ان یعھد الی
احد من بعدہ عھدا بل یکون الامر من بعدہ شوری بین المسلمین وعلی ان الناس
آمنون حیث کانوا من ارض اللہ فی شامھم وعراقھم وحجازھم ویمنھم وعلی ان اصحاب

علی وشیعتہ امنون علی انفسہم واموالہم ونسائہم واولادہم علی معویۃ ابوسفیان لذلک
عہد اللہ ومیثاقہ وما اخذ اللہ علی احد من خلقہ بالوفاء اعطی اللہ من نفسہ وعلی ان لا
ینبغی للحسن بن علی ابن ابیطالب ولا لاخیہ الحسین ولا لاحد من اہل بیت رسول اللہ صلعم
غائلۃ سرا وجہرا ولا یخیف احد منہم من الآفاق شہد علیہ بذلک وکفی باللہ شہیدا
فلان فلان والسلام - ترجمہ یہ وہ صلح ہے جو حسن بن علی ابن ابیطالب ومعویہ ابن ابوسفیان
مین قرار پائی مصالحت اس بات پر قرار پائی ہے کہ حسن بن علی مسلمانون کی سرداری معاویہ کے
سپرد کردین بشرطیکہ اللہ کی کتاب اور رسول کی سنت اور خلفا راشدین کے طریقون پر انمین عمل کرتا
رہے اور معاویہ بن ابوسفیان کو یہ اختیار نہین ہے کہ اپنے بعد وصیت کرے بلکہ اُسکے بعد خلافت کا معاملہ
شورہ پر منحصر رہیگا اور یہ شرط ہے کہ آدمی زمین خدا مین جہان ہون بے خوف اور امن مین رہینگے اہل
شام شام مین اور عراق عراق مین اور اہل یمن یمن مین اور یہ شرط ہے کہ اصحاب علی اور آپکا گروہ اپنی جان
مال عورات بچون پر بیخوف رہینگے معاویہ بن ابوسفیان پر اس امر کی بابت خدا کا عہد ومیثاق ہے اور
اللہ نے حکم بجا آوری کے واسطے پورا مطالبہ کیا ہے اور اُسکو ادا فرمایا ہے اور یہ شرط ہے کہ حسن ابن علی
نہ اُنکے بھائی حسین کو نہ کسی کو اہلبیت رسول مین سے کسی کو کوئی دھوکا فریب پوشیدہ وظاہر جایز نہوگا نہ
کوئی اطراف زمین مین اُنمین سے کجروی کریگا اسپر فلان فلان کی گواہی ہے اور اللہ گواہی کو کافی ہے
پھر معاویہ نے جو بصلاح عمرو بن العاص جناب حسن کے خطبہ وصلحنامہ کے الفاظ بغرض مشتہر کرانے کے نقل
لکھے ہین وہ یہ ہین ”بررستیکہ معاویہ نزاع کرد با من درامرے کہ حق من بود بس من برائے قطع فتنہ وصلاح
امت این مہم را بوے سپردہ باز گذاشتم وترک محاربہ کردم وریختن خون اہل شام روا نداشتم وہر آئینہ شما ملامت
کنید مرا کہ این امر را بغیر اہل آن دادم واین حق را در غیر موضع نہادم اما قصد من اصلاح امت بود
وان ادری لعلہ فتنۃ ومتاع الی حین - و بر وایتیکہ در کشف الغمہ مرقوم گشتہ در اخیر خطبہ مذکور مسطور
است قل یا ایتہا الرایت ان حق اللہ ما خیر من سفکہ ولم ادر بذلک والا صلاحکم ولیقا تکم
وان ادری لعلہ فتنۃ ومتاع الی حین - اب صلحنامہ کا جملہ ان یسلم الیہ ولایۃ امر المسلمین
آشکارا دلالت کرتا ہے کہ ولایت امر مسلمین یعنی خلافت وامامت جسکا ثانی ثبوت ہونا بقول شیعہ انما ولیکم
اللہ ومن کنت مولاہ سے ثابت ہوتا ہے معاویہ کو تسلیم کر دی اندرینصورت یہ خیال کہ امامت امر معنوی ہے

کسی کو نہین دیا جا سکتا تو ہو گیا کیونکہ اگر وہ تسلیم نہین ہو سکتا تو اس سے یہ لازم نہین آتا کہ انفکاک
نہ قبول کر سکے بلکہ جب تسلیم کیا تو تسلیم کر نیوالے سے وہ جدا ہو گیا خواہ اُسکو پہنچے یا نہ پہنچے جسکو تسلیم کیا کیونکہ
مسلمان اگر اپنا ایمان دوسرے کو سپرد و تسلیم کرے تو اُس سے جدا ہو جائے گا جسکو تسلیم کیا اُسکو پہنچے یا
نہ پہنچے اُسکا ایمان باقی نہ رہیگا اور یہ فرمانا کہ خلافت ظاہری و سلطنت سپرد کی تو شیعہ کہہ سکتے ہین کہ امام حسنؑ
کی سلطنت ظاہری تھی خلافت حق نہ تھی اور جبکہ اُنھون نے خود فرمایا کہ ولایت امر المسلمین ہم سپرد کرتے
ہین تو کون بیوقوف سلطنت ظاہری کی سپردگی خیال کریگا کیونکہ یہ سپردگی ذمہ داری حقوق مسلمین کی ہے
اُسکا جابر و کافر کے سپرد کرنا حقوق اہل اسلام کو ضایع کرنا ہے۔ پھر یہ فرمانا کہ کتاب اللہ و سنت رسول
و سیرۃ خلفاء راشدین پر عامل رہے تو معاویہ کا کتاب اللہ و سنت رسول پر عمل کرنا جیسا چاہیے ممکن تھا
یا نہین اگر ممکن تھا تو اُنمین لیاقت و عصمت ثابت ہوگی اور ممکن تھا تو معلوم ہو گیا کہ خلافت و امامت کے
لیے شرط لیاقت و عصمت فضول اور لغو ہے اور یہ کہنا کہ بغرض اتمام حجت ایسا کیا لغو ہے کیونکہ پیشتر اس سے
کہ معاویہ پر حجت تمام ہو خود امام حسن پر حجت تمام ہو چکی تھی تو معاویہ پر اتمام حجت ہو جانا کیا مضائقہ ہے
اور سیرت خلفاء راشدین کی جو شرط کی تو معاویہ سوائے خلفاء ثلثہ کے دوسرون کی سیرت سے آگاہ نہ تھا نہ اُو
کی سیرت کو قبول کرتا پس سیرت خلفاء راشدین ثلثہ مشروط بوجوب الاتباع کرنا خلاف عقیدہ شیعہ تھا اور
یہ بھی کہنا کہ جناب امیر کی سیرت کی شرط کی تھی غلط ہے کیونکہ خلفا جمع کا صیغہ موجود ہے دوسرے جناب
علیؑ کا وہ دشمن تھا اُنکی سیرت کی شرط کو وہ کب منظور کرتا اور کسی کی سیرت کا واجب الاتباع ہونا معاذ
کب مانتا اور وہ کیا جانتا تھا اور سیرت واجب الاتباع ہونا بر عسے مذہب شیعہ داخل عصمت ہے تو گویا خلفا
کو اُنھون نے معصوم و واجب الاطاعت تسلیم کیا پھر یہ فرمانا کہ بعد معاویہ کے اہل شورہ مسلمین جسکو مقرر
کرین وہ خلیفہ ہوگا اس سے ظاہر ہے کہ اُنکے نزدیک نص امامت نہ تھی ورنہ آپ یہ فرماتے علی ان یلی امر
المسلمین بعدہ اخیہ الحسین بن علی بن ابیطالب یعنی بعد معاویہ کے حسین علیہ السلام خلیفہ ہونگے
کیونکہ اہل دعقد و شورہ کا حال تو اُنکو معلوم تھا کہ پہلے ہی جناب علیؑ کو اہل شورہ محروم کر چکے ہین حالانکہ
وہ خیراست کے لقب کلام اللہ مین ملقب ہوے مگر حق بحق دار نہ پہنچا یا اب کیسے دینگے اور یہ خیال کہ شاید
زمانہ مین حق حقدار کو دیدینے خیال لغو و جنون مین داخل ہوگا اور نیز امام حسنؑ کا خلافت کے لیے شورہ کو
مشروط کرنا اگر موافق امر خدا تھا کہ خلافت منصوص نہین ہے بلکہ اہل شورہ جسے امام بنا دین وہ ہو گا تو امنکے

موافق ہے اور اگر مخالف امر خدا ہے تو جناب امام حسن کی بابت شیعہ ہی تجویز کر سکتے ہین کہ بموجب حکم قرآن
من لم یحکم بما انزل فاولئک هم الفاسقون ۔ جو حکم نہین کرتے جیسا کہ خدا نے نازل کیا تو وہ لوگ
فاسق ہین اس صلحنامہ نے بنیاد مذہب شیعہ اُکھاڑ دی جیسے کہ امام حسین نے تقیہ نہ کر کے الہادین (حدیث) لمن لا
تقیہ (لہ) کو جھوٹا کر دیا غرض کہ اول تو خلع خلافت ثابت ہوا خواہ تسلیم کو تفویض و سپرد کرنا یا قبول کر کے بہ
معنے مین چاہے لیجیے ۔ دوسرے استخلاف معاویہ ثابت ہو گیا تیسرے آئندہ کی خلافت کے لیے شورہ
کا قاعدہ کلیہ قرار پایا ۔ اور بالآخر اپنے اور بھائی اور جمیع اہلبیت کی طرف سے یہ عہد ہوا کہ خلیفہ شام سے
قتل و قتال و غا فریب ظلم و جور ہماری طرف سے نہو گا پس گویا بظاہر دونون امام حسن و حسین علیہم
السلام نے امیر معاویہ کو خلیفہ و امام واجب الاطاعت تسلیم کر لیا کیونکہ خطبہ فارسی مین بحلف فرمایا
کہ معاویہ نے مجھسے میرے حق مین جھگڑا کیا اس سے ثابت ہے کہ چونکہ آپ اہل حل و عقد کے خلیفہ مقرر
کیے ہوے تھے لہذا اپنا حق قرار دیا حالانکہ دشمن ائمہ کا حق تھا چونکہ امام حسین کی خلافت بیعت اہل
شورہ سے نہین ہوی تھی اُنکا حق نہ بتلایا اگر خلافت منصوص ہوتی تو ضرور سب کا حق بتلاتے
کیونکہ منصوصہ خلافت کے واسطے بیعت واقع ہو یا نہو حق خلافت سب کو ہوگا اُسکو یہ کہنا کہ مین نے
اپنا حق دیدیا کب صحیح ہوگا بلکہ دس حق آپ نے دیدیے اور چونکہ حق خلافت نا اہل کو دینا داخل
کفر ہے تو دشمن ائمہ کا حق دیدینا شیعہ ہی فرما سکتے ہین کہ کس درجہ پر ہوگا پھر یہ فرمانا امام کا کہ (مین نے)
بغرض قطع فتنہ و صلاح امت اس امر مہتم بالشان کو سپرد معاویہ کیا تو معلوم ہو گیا کہ شر فساد دفع کرنے
اور خیر خواہی امت کی وجہ سے اُنھون نے ایسا کیا نہ اسوجہ سے کہ میرا لشکر مجکو سپرد معاویہ کر دیگا یا دغا
کرے گا یا مین فتح نہ پاؤنگا یہ کوئی خوف نہ تھا ۔ مگر جناب علی تو لڑائیان معاویہ سے لڑے اور
خلافت کو نچھوڑا نہ صلح کی تو امام حسن کو کون امر داعی ہوا کہ آپ نے ترک قتال کر کے تفویض
خلافت کو بہ نسبت خونریزی کے اچھا سمجھا اور نافرمانی حکم خدا فقاتلوا التی تبغی حتی تفئ الی امر الله
پس قتال کرو باغیون سے جبتک وہ حکم خدا کی جانب نہ لوٹ آوین کسواسطے گوارا کی ۔ اندرینصورت یا تو
جناب امیر سے غلطی ہوی کہ قتال کیا اور تفویض خلافت نہ کیا یا امام حسن علیہ السلام سے خطا ہوی
کہ خلافت منصوصہ کو معاویہ کافر کے سپرد کر دیا اور بموجب اپنے ارشاد کے خلافت نا اہل کو دیدی
افسوس کہ آپنے معاویہ کو اگر بعض منصب دنیاوی بخشتا تو اسکے لیے وہ نا اہل نہ تھا نہ غیر موضع بات تھی

اور آپ کا فرمانا غلط ہوتا ہے اور اگر منصب دینی سپرد کیا تو شیعہ بھائی اُسکی نسبت حکم لگا سکتے ہین کردس
کے حق تلفی کرنا کمان تک جرم ہے۔

اب یہ بات کہ بموجب مسئلہ مسلمہ شیعہ فضائل و مناقب و روایات مظہر اوصاف و مدح جب ہی کام آسکتی
ہین جب کوئی امر منافی اُنکی عمل مین نہ آوے جیسا کہ صحابہ کے واسطے مجتہدین نے مسئلہ قائم کیا ہی
کہ بعد ظہور امر منافی فضائل سابقہ بیکار رہین اور ممدوح اُسکا مصداق نہوگا پس امام صاحب سے
یہ امور منافی مناقب و فضائل جب ثابت ہو گئے تو وہ ائمہ کی نسبت کیا حکم لگا دینگے کیونکہ جناب
امامین حسنین کی نسبت تفویض خلافت ہی بس ہے کس واسطے کہ اگر عند اللہ تسلیم و خلع خلافت پسندیدہ
تھا یا نہین۔ اگر پسندیدہ تھا تو جناب امام حسین نے کیون ناپسند فرمایا اور مکروہ جانا اور شیعیان پاک نے
کیون ملامت کی اور قابل ملامت جانا جسکو امام حسن نے خود تسلیم کیا اور اگر ناپسندیدہ خدا تھا تو موجودگی
فضائل خلاف فضائل امام حسن نے کیون ارتکاب کیا۔ علاوہ ازین بموجب حکم اطیعوا اللہ و
اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم واجب ہے کہ جو امام بنایا جائے یا امام ہو اُسکی اطاعت واجب ہی
پس جسکو امام بنایا یا امامت و خلافت سپرد کی اگر وہ اہل ہے تو امامت دوازدہ امام باطل ہے اور اگر
نااہل ہے تو نااہل کو سپردگی دین اللہ و دین محمدیہ کرکے امت محمدیہ سے یہ کہا کہ اُسکی امامت پر ایمان
لانا اطاعت کرنا واجب ہے پس امامت کا نااہل کو دیدینا امت کو دانستہ گمراہ کرنا ہے جو کفر ہے۔
اب یہ خیال کرنا کہ جب خدا نے اُنکے فضائل بیان کیے اُسوقت اُنکے کفر و فسق کا خدا کو علم تھا یا نہین اگر
تھا تو کیون ایسے اشخاص کی مدح کی جو آیندہ مرتکب فسق و کفر ہوے تو شیعہ امام صادق کے قول مندرجہ
اثنا عشریہ کے بموجب جب اسمعیل بن جعفر سے امور نالائق سرزد ہوے تو اُنھون نے موسی بن جعفر کو امام
مقرر کیا اور جب شیعون نے اعتراض کیا تو بدا کا عذر کرکے فرمایا ما بدا اللہ فی شی کما بدا لہ فی
اسمعیل ابنی۔ ایسا بدا خدا کو کبھی نہوا جیسا میرے بیٹے اسمعیل کے بارہ مین ہوا دیکھو کتاب التوحید لابن بابویہ شیخ صدوق
اور اگر نہین واقف تھا تو جسکو آیندہ کی بات پر واقفیت نہ ہو خدا نہین تسلیم ہو سکتا۔ ایسے ہی غصب
خلافت کا حال سمجھ لیجیے کہ جہت دنیا و دین جہت دین کا غصب غیر ممکن ہے اور اگر شیعہ ممکن فرمادین
تو گویا خدا کو عاجز جانین یا غاصبین کی خلافت کو برحق کیونکہ اگر سمجھین تمکین خدا اور اُسکی مرضی سے
خلافت ہوئی تو حق تھی اور اگر بلا مرضی خدا تھی تو خلاف عدل و لطف ہونے کے علاوہ مغلوبی خدا کی

ظاہر ہے اب حبت دنیا کی غصب خلافت پر جوالزام غاصبین پر اہل شیعہ رکھینگے بہ نسبت اُسکے جو امام حق نے برضا و رغبت تاج امامت و خلافت کا نزونا اہل بددین کو دیدیا بدرجہا اُس سے زائد ہوگا اسیوجہ سے مسود وجوہ المومنین مومنین کا منھ کالا کرنے والے کا خطاب شیعوں نے جناب امام حسن کو دیا اور کیسان شیعی نے اون کو کافر کہا۔

مسئلہ دہم توہین جناب امام حسین علیہ السلام زبانی شیعہ

دیکھو اصول کافی باب التقیہ صفحہ ۴۸۲ قال ابو عبداللہ علیہ السلام یا ابا عمران تسعۃ اعشار الدین فی التقیۃ ولا دین لمن لا تقیۃ لہ۔ والتقیۃ فی کل شئ الا فی النبیذ و المسح علی الخفین۔ قال ابو عبداللہ علیہ السلام التقیۃ من دین اللہ قلت من دین اللہ قال ای واللہ من دین اللہ۔ قال ابو جعفر التقیۃ من دینی و دین آبائی لا ایمان لمن لا تقیۃ لہ۔ ترجمہ حدیث صحیح ائمہ کے ہین دس حصہ دین سے نو حصہ دین تقیہ مین ہے اُسکا دین نہین جو تقیہ نکرے اور کل شئی مین تقیہ روا ہے مگر نبیذ اور موزہ کی مسح پر ناجائز اور بقسم فرمایا کہ تقیہ دین اللہ ہے اگا ابو جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ تقیہ میرا دین میرے باپ دادا کا دین ہے اُسکا ایمان نہین جو تقیہ کرے لیکن حضرت امام حسین علیہ السلام نے تقیہ نہ کیا اور اپنی اور تمام خاندان نبوت کی بربادی کرادی پس بموجب اصول حدیث شیعہ دین اللہ سے خارج ہوگئے کیونکہ بقسم امام نے فرمایا کہ تقیہ دین خدا ہے جو تقیہ نہ کرے اُسکا دین نہین تھا بلکہ امام باقر صاحب نے فرمایا کہ تقیہ دین ہمارے باپ دادا کا ہے اُسکا ایمان نہین تھا جو تقیہ نکرے پس حضرت امام حسین نے دین و ایمان دونون سے دست برداری کی اور یہ کہنا کہ شیعہ ہر جگہ تقیہ کے قائل نہین ہین بالکل غلط کیونکہ امام صاحب نے فرمایا کہ تقیہ کل شے مین واجب ہے تقیہ سے محرمات پر دست برد کیجائے شراب پی جائے زنا کیا جائے جو بات چاہے وہ کرے دو چیزین جو امام نے مستثنے کردی ہین البتہ نبیذ اور مسح علی الخفین یہ نکرے اور کل شے مین تقیہ واجب ہے جو چاہے تقیہ سے کرے روا ہے پھر بدلائل شیعہ امام حسین نے دین و ایمان اور بزرگون کا طریقہ سب چھوڑ دیا اور انکار کرکے خود جان دی اور ہمشیرگان آل رسول کو قتل کرایا جسکا جواب حامد حسین صاحب مجتہد العصر نے دیا کہ شیعیان قایل تقیہ علی اطلاق فی

جمیع الازمنہ والاحوال مستفیدند گویا التقیۃ فی کل شیئ قول امام کو رد کیا) وقطع نظر درین چون اہل کوفہ عہود و مواثیق بسیار کردند و نامہ ہاے بسیار نوشتند و احکام بر ظاہر مبنی است لہٰذا آنجناب عزم جہاد فرمودہ (حدیث الائمہ یعلمون ما کان وما یکون وانہ لا یخفی علیہم شیئا) امام جو ہوگا اور جو ہوگیا اُس سے واقف ہین اور کوئی شے اُن سے پوشیدہ نہین (اس حدیث کی تردید کی) ہرگاہ بیوفائی و غدر اہل کوفہ ظاہر شد ہر چند قصد رجوع کرد لیکن ممکن نشد (واپسی از جہاد پر صحابہ کو بے ایمان و منافق تجویز کیا جاتا تھا ان حضرت نے امام کو جہاد کا قصد کرکے واپس ہونے والا فرمایا) واگر توہم کردہ آید کہ چرا دران وقت بیعت عمر سعد و ابن زیاد نہ نمود مدفوع است بآنکہ غالباً آنحضرت دانستہ باشد کہ آن ملاعنہ از غدر و بیوفائی باز نخواہد آمد اگرچہ آنحضرت بیعت ہم کند (خود لکھدیا ہے کہ احکام مبنی ظاہر پر ہین امام کو قطع حجت کرنا واجب تھی کیون امام عجب فرض کو ترک کیا اور کیون بقول ملا مجلسی مندرجہ جلاء العیون بروقت طلب بیعت یزید ولید بن عقبہ و ابوسفیان حاکم مدینہ سے خفا ہوکر فرمایا کہ بما فتح کرد خدا نبوت و خلافت را بما ختم امامت و خلافت خواہد کرد اپنے اوپر خاتمہ امامت و خلافت کی خبر دیکر دیگر ائمہ کو امامت سے خارج کیا اور دانستہ مقام قتال مین خلاف حکم خدا لا تلقو بایدیکم الی التہلکۃ معرض ہلاکت مین اپنے کو ڈالا۔ بلکہ بہتّر تن و دیگر آل رسول کو ہلاکت مین ڈالا کیونکہ علم ما کان وما یکون وانہ لا یخفی علیہم شیئ انکو حاصل تھا۔

افسوس کہ دہلی و لکھنؤ مین شرفاء لکھنؤ و دہلی کی عورات جو کہ کنیز آل رسول و محبان اہلبیت تھین انکے حالات بے عزتی و غدر کی بربادیون کے بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے اور ائمہ کی عورات کے حالات و بے عزتی علانیہ مجالس مین فخریہ بیان ہوتی ہے کتنا بڑا آل رسول پر محبان علی کی جانب سے ظلم ہوتا ہے میرے خیال مین چونکہ شیعہ مومنین نے جناب امام حسین کو بلا کر قتل کرایا اگر مومنین شیعہ و معتقد امام کے نہوتے تو وہ امام مخالف کے بلانے پر ہرگز بلا سامان حرب بادشاہ وقت سے مقابلہ کو نہ جاتے اس اپنے قصور کے عوض مین جو بطور رد مظالم ہے محرم مین اصراف کرکے نام کرتے ہین ورنہ نذر امام حسین تو ایک پیالہ شربت یا قدرے شیرینی سے زیادہ نہین ہوتا۔

مسئلہ یازدہم توہین صحابہ و اقربا رسول زبانی شیعہ

ابوبکر و عمر جو کہ یک جدی قرابت دار رسول تھے معتمد رسول صلعم اور یار غار اور خسر رسول جنکا مرتبہ دنیا
مین باپ کے برابر ہوتا ہے اُنکو فاضل طبری شیعی نے فرمایا کہ ابوبکرؓ و عمر کی از مہاجرین بود بلکہ بحسن و
جمال جناب زہرا بتول فریفتہ بہ نیت تزویج وطن خود را گذاشتند یہ قدردانی آل رسول کی ہی
پھر اہل رائے و اہل شورہ و گروہ صحابہ نے ابوبکر کو خلیفہ رسول مقرر کیا اُسیر ارتد کل الصحابۃ
الا ثلثۃ (کہ) مرتد ہو گئے جمیع صحابہ لیکن تین شخص ارتداد سے باز رہے یہ الزام لگایا۔ غرض
بقول مومنین شیعہ سوائے ابوذر مقداد و سلمان و عمار کے کوئی ارتداد سے نہین بچا مقداد مذبذب
تھے اور باقی تین صحابہ مخلص افسوس کہ بنی ہاشم و عباس و علی وغیرہ بھی صحابہ رسول مین داخل تھے
وہ بھی اسی مرض مین گرفتار ہو گئے کیونکہ سوائے ابوذر و سلمان و عمار اور کسی کا استثنا نہین کیا گیا۔
افسوس کہ صحابہ و آل رسول جو حال و قال و خصال رسول کے دیکھنے والے اشاعت دین کرنیوالے
ترقی اسلام کے باعث دنیا مین دینداری و اعلاء دین کے باعث جنکے ذریعہ سے اصول فروع
دین سے آگاہی ہوئی جب وہی مرتد ہو گئے اور غیر معتمد ہوئے تو توحید و رسالت و قرآن سب بیکار
ہے گویا بانی اسلام کا کارخانہ مرتے ہی سب برباد ہو گیا اور امام مابعد بوجہ خوف تقیہ مین مبتلا رہے
اُنکی بات قابل اعتماد نہ رہی کس واسطے کہ حالت قلبی کو سوائے خدائے تعالی اور کوئی نہین جان سکتا
جو کلام تقیہ و بلا تقیہ کو تمیز کر سکے ہر قول امام کو ہر شخص اپنے لیے یہ کہہ سکتا ہے کہ ہمارے موافق ہے احتمال و ل
سے یا بلا تاویل پس اسلام و مذہب کوئی چیز نہ رہا حضرات شیعہ غیر ملت کے شخص کے روبرو صداقت
اسلام ثابت نہین کر سکتے کیونکہ کوئی دلیل و حجت قاطعہ نہین رکھتے اور جناب امیر کو جنھون نے ابوبکر کے
زمانہ خلافت مین بقول ملا رکاشانی فتح اللہ شیعہ صفحہ ۱۱۰ کے بدانکہ در زمان خلافت ابی بکر بسیارے
از عرب برگشتند و مرتد شدند و اصحاب دران امر عاجز و حیران شدند چون آنحضرت چنان دید اصحاب
را دلداری کردہ بزور بازوے حیدری اہل ارتداد را بسقر رسانید و باز امر دین را انتظام نمود۔
یعنی ابوبکر کے زمانہ مین بہت سے عرب پھر گئے تھے مرتد ہو گئے تھے اصحاب رسول عاجز و حیران تھے
جب جناب امیر نے یہ حال دیکھا تو اُن کی دلداری کی اور زور بازوے حیدری سے اہل ارتداد کو

دوزخ مین بھیجا اور امر دین ابوبکر کا انتظام کیا۔

پس جناب امیر نے تولا و شراکت صحابہ و خلیفہ و دلداری اُنکی اپنی جان نثاری سے فرمائی۔ جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم۔ جہاد کرو کفار و منافقین سے اور سختی کرو اُن پر۔ بعوض جہاد و سختی کے اُنکی شراکت و دلداری کی اور بخلاف حکم قرآن لا تتخذوا اباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ولا تتولوهم ومن یتولهم فانه منهم فاولئک هم الظالمون۔ نہ بناؤ باپ بھائیون اپنے کو دوست جبکہ وہ کفر کو دوست رکھین ایمان سے اور نہ محبت کرو اُن سے اور جو کوئی اُن سے محبت کرے وہ اُنمین ہے اور وہی لوگ ظالم ہین صحابہ کی تولا اور اُنکے ساتھ جان نثاری کر کے فانہ منهم مین شامل ہو گئے علاوہ برین خلیفہ دوم کے معاون رہے مشورہ نیک دیتے رہے دختر فاطمہ سے عقد کر کے جدید قرابت پیدا کی حضرت عمر کے خسر بنگئے اور بقول حامد حسین صاحب حکم شرع ظاہر یہ ہے بظاہر تمام دنیا موجودہ مدینہ کو اُنھون نے تولا اپنا صحابہ کے ساتھ دکھلا دیا صحت دخیر صحت مذہب کا اُنپر اعتماد نہ رہا۔

اب دریافت طلب یہ بات ہے کہ ابوذر و سلمان و عمار مہاجرین و انصار سے نہ تھے انکے سوا سب مرتد ہو گئے تو وہ مہاجرین و انصار کون ہین جنکے نسبت قرآن مین اولئک هم المومنون حقا۔ الزمهم کلمة التقوی وکانوا احق بها واهلها۔ لقد رضی الله عن المومنین اذ یبایعونک تحت الشجرة۔ محمد الرسول الله والذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم۔ والسابقون الاولون من المهاجرین والانصار والذین اتبعوهم باحسان رضی الله عنهم ورضوا عنه۔ کنتم خیر امة اخرجت للناس یامرون بالمعروف وینهون عن المنکر ویومنون بالله۔ یدخلون فی دین الله افواجا۔ اثابهم فتحا قریبا ومغانم کثیرة تاخذونها۔ یعذب الله المنافقین۔ یعذبهم الله عذابا الیما فی الدنیا والاخرة ما لهم من ولی ولا نصیر۔

فرمایا خدا نے وہی سب لوگ بالتحقیق مومن ہین۔ لازم کر دیا اس سب کے واسطے کلمہ حق کو اور وہ تھے اہل اور حقدار اُسکے تحقیق راضی ہوا خدا ایمان والون سے جنھون نے درخت کے بیعت کی محمد رسول خدا کے ہین اُنکے صحابہ کفار پر سخت ہین اور آپس مین رحم دل جنھون نے

اول ہجرت کی اور مدد رسول کی فرمائی اور جنھون نے اُنکی متابعت سے احسان کیا خدا ان سے راضی ہوا اور وہ خدا سے ۔ تم بہترین امت منتخب کیے گئے واسطے آدمیون کے امر معروف اور نہی منکر کرتے ہو اور خدا پر ایمان لائے داخل ہونگی دین خدا مین فوجین ۔ دیگا خدا عنقریب اُنکو فتح اور غنیمت بہت سی پاوین گے ۔ یہ آیات محامد پھر فرمایا عذاب کریگا خدا منافقین پر پھر فرمایا عذاب کریگا خدا اُنکو دردناک دنیا و آخرت مین اُن وعدون عذاب کا کس پر ظہور ہوا دنیا مین کیونکہ شیعہ کا قول ہے کہ ابوبکر از اول بہرہ از ایمان نداشت تو وہ فرماوین کہ خدا نے دنیا مین اُنپر کیا عذاب حسب وعدہ اپنے کے کیا ۔

اب یہ دیکھیے کہ رسول کے وصی نے بامر خدا مندرجہ قرآن جاهد الکفار و المنافقین خلفاء ثلثہ سے جہاد کیا یا نہین اگر کیا تو اسکا پتہ کسی کتاب سے نہین ہے اور کیا سختی بموجب حکم و اغلظ علیھم کے اُنکے ساتھ کی اور اگر نہین کیا تو ظاہر ہے کہ مخالفت حکم خدا اُنھون نے کی اور اُنکی دلداری اور مدد انہ جہاد کرکے فانہ منھم مین شریک ہوگئے ۔ کیا مومنین شیعہ یہ فرماوینگے کہ خدا نے ابوبکر پر یہ عتاب کیا کہ تا قیام قیامت اُنکو پہلوے رسول مین جائے قبر عنایت کی اور ہمراہی رسول وہ محشور ہون گے ۔

افسوس کہ امام رضا تو بغرض آگاہی امت تخت دہلی کو اپنے مقبرہ سے علیحدہ پھینک کر معجزہ اپنا بغرض ہدایت امت رسول دکھلاوین اور رسول و خلفا کو جو خراب کرنے والے دین محمدی کے بقول شیعہ تھے اپنے پہلو مین سُلاوین اور امت کے ہدایت کے واسطے باہر نہ پھینک دین اُمت کو آگاہ نہ کرین شرم باشرم باشرم ۔

افسوس جنکی کوشش وجہاد سے عرب سے تا ہند اسلام پھیل گیا اُنپر ان اللہ یوئید ھذا الدین بالرجل الفاجر کی مثال کو سمجھا جائے کسی نے خوب جواب دیا ہے کہ کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ امام مہدی کے فتوحات اسی مثال مین شامل کیجیے تو کون مانع ہے افسوس اشاعت اسلام پر ایسی باتون کو محمول کرنا سوائے عناد و تعصب کے مخالفت حکم خدا بھی ہے کیونکہ خدا نے فرمایا انا لننصر رسلنا و الذین امنو فی الحیوۃ الدنیا ہم البتہ مدد کرین گے اپنے رسول کی اور اُن لوگون کی جو ایمان لائے حیات دنیا مین بس جنکی مدد خدا نے حسب

وعدہ حیات دنیا مین فرمائی اُنکی نسبت ایسا خیال کفر ہے۔ پھر فرمایا خدا نے لنبلوھم فی الدنیا حسنۃ۔ دنیا مین ہم انکو حسنات دکھلا دینگے۔ پھر فرمایا الا ان حزب اللہ ھم المفلحون۔ خبردار ہو گروہ خدا فلاح پانے والا ہے پھر فرمایا ان جندنا لھم الغالبون تحقیق ہمارا گروہ غالب رہنے والا ہے غور و انصاف کیجیے تعصب مذہبی کو دخل نہ دیجیے تو ان آیات حکایات کا کون مصداق ہے اور کون مخاطب یا یہ فرضی احکام تھے انکا وجود نہین یا قرآن کوئی چیستان ہے بس جسکو خدا نے غالب کیا وہ خلفاء ثلثہ تھے۔ گر نہ بیند بروز شپرہ چشم ؛ چشمہ آفتاب را چہ گناہ فی الواقع اگر حضرت عمر کی ذات نہوتی تو آج شیعہ بھائی ہند مین رام رام کہتے ہوتے۔

تنبیہ

اے برادران دین خوب سمجھ لو کہ شیعون نے جو مذہب ایجاد کیا ہے اُسکا بانی عبداللہ ابن سبا یہودی تھا در پردہ خرابی اسلام کے واسطے اُس نے ایسا فعل کیا تھا دیکھو اس مذہب مین

(۱) خدا مبتلائے بدا۔ شیعہ منکر بھی ہین اور مثالین بدا ہونے کی بھی پیش کرتے ہین اور کہتے ہین کہ معصوم حضرت علی کی گردن بندھی اور معصوم حضرت فاطمہ کو مارا اور بچہ محسن قتل کر دیا گویا بلا قصور بلا وجہ معصومین پر یہ ارتکاب عدل خدا نے کیا۔

(۲) رسول بخوف بندگان تعمیل حکم خدا نہ کرتے تھے علی کو زندگی مین جانشین کر جاتے تو آج دنیا مین شیعے نظر آتے۔

(۳) قرآن چونکہ موافق مذہب شیعہ نہین ہے لہذا کتاب عثمانی ہے نہ آسمانی یہ ہے مذہبی آوازہ مصنف حملہ حیدری کی۔

(۴) چوتھے صحابہ رسول سب مرتد اور حضرت علی بوجہ تولا فانہ منھم مین داخل۔

(۵) حضرت فاطمہ منکر امامت جناب علی انکو نامرد اور جنین رحم (بچہ رحم) کا بتلانے والے صبر و عید خدا کے منکر

(۶) اہلبیت بعض کافر فاسق بیدین کذاب زندیق بقول شیعہ تھے

اظہار محبت و کارگذاری شیعون کی آل رسول کے ساتھ

ادعاے محبت اہلبیت مومنین شیعہ کو زبانی ہے ورنہ جو کارگذاریان مومنین شیعہ نے آل رسول کے ساتھ

کی ہین وہ تاریخون مین موجود ہین اور پھر وہی دعوی زبانی محبت کا جاہلون کے اغوا دہمکانے کو کیے جاتے ہین ہنگامہ صفین مین عین فتح کے وقت باوجود فہمایش حضرت امیر کو ترک قتال پر مجبور کیا جب صلح ہوی تو بارہ ہزار مومنین شیعہ منحرف ہو گئے ہر چند فہمائش و نصیحت کی ایک نہ سُنی اور آپ سے نہروان مین لڑے یہ سب شیعیان کوفہ تھے دیکھو تاریخ بالآخر ابن ملجم سے قتل کرادیا اور ابن ملجم ہر وقت کا ساتھی جناب امیر کا تھا او مقرب پھر امام حسن کی بیعت کی اور جہاد پر آمادہ کر کے راستہ مین ابہانہ طلب تنخواہ کرکے اُنکے نیچے سے مصلی کھینچ کر منھ کے بل گرا دیا ایک مومن شیعہ نے خنجر مارا اور یزید سے مل کر بذریعہ جعدہ زہر دلا کر اُنکا خاتمہ کیا اگر شیعیان پاک نگرانی کرتے تو کیون ایسا ہوتا۔ پھر شیعیان کوفہ نے لاکھون خط لکھکر امام حسینؑ کو بلایا تیئس ہزار نے بیعت کی بالآخر مسلم کو پہلے قتل کرایا پھر امام حسینؑ کو کربلا مین دغا دی اُنکا ساتھ نہ دیا بلکہ بیعت پر مجبور کیا اور امام نے انکار کیا اُسپر امام کو قتل کرایا کسی نے ساتھ نہ دیا نہ مدد کی نہ پانی کھانا دیا ملازمان یزید نے جو کچھ کیا وہ اپنے حق ملازمت ادا کرنے پر کیا ہوگا مگر حضرات شیعہ نے در پردہ اُن سے دغا کی کہ بلایا اور پھر چھوڑ کر مدد سے علیحدہ ہو گئے پھر زید سے بتیس ہزار شیعون نے بیعت کی اور عین معرکہ جنگ مین اُنکو چھوڑ کر بھاگے وہ تنہا شہید ہو گئے یہ ہے محبت اور کارگذاریان شیعیان علی کی کہ سب آل رسول کا خاتمہ کرا دیا اور پھر محب اہلبیت ہین۔

خبردار

اے مسلمان بھائیو شیعون کے دھوکے مین ہرگز نہ آنا یہ ہرگز حضرت رسول اور حضرت علی و حضرت فاطمہ و آل رسول کے دوست نہین ہین اگر دوست ہوتے تو دیکھو کتاب کافی ذکر صحیفہ صفحہ ۱۴۱ مصحف فاطمہ نہ انکے پاس ہے نہ وہ قرآن جو جیسا خدا نے نازل کیا اور حضرت علی نے جمع کیا تھا۔ نہ کتاب جامعہ ہے جو پیغمبر صاحب لکھاتے تھے اور حضرت علی نے تحریر کی تھی جو اونٹ کی ران کے برابر موٹی تھی اور ستر گز پیغمبری گز سے لانبی تھی یہ تینون کتاب نشانی خاص امامون کی نہ انکے پاس ہین نہ کوئی حرف و آیت انکو معلوم ہے اگر یہ محب اہلبیت ہوتے تو کوئی بیوقوف بھی یہ خیال نہین کر سکتا کہ امام اُنکو ہدایت کی کتابین نہ عطا کرتے بلکہ یہ صریح علانیہ دشمن ائمہ ہین بیوقوف جاہلون کے بہکانے کو دعوے اسلام کر رہے ہین۔

مسئلہ دوازدہم توہین اہلبیت و عترت زبانی شیعہ

دیکھو کافی وغیرہ کتب معتبرہ شیعہ مین یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ جو کوئی دعوی امامت کرے اور دوازدہ امام سے نہ ہو اُسکا قیامت مین منہ سیاہ ہوگا اگرچہ سید علوی و اولاد علی کیون نہ ہو وہ کافر ہے۔

افسوس بلا نص قطعی باوجود باہمی اختلاف ائمہ کے آل رسول کی نسبت ایسا کہنا یا خیال کرنا داخل ارتداد و کفر ہے ملاحظہ ہو زین العابدین علیہ السلام و محمد حنیف چچا بھتیجے دونون مدعی امامت ہوئے حجر اسود پتھر تک فیصلہ کی نوبت پہنچی تاہم محمد حنیف اپنی امامت کے دعوی سے باز نہ رہے۔ امام زین العابدین جو امام غیور حضرت حسین کے فرزند ارجمند جنھون نے بیعت و اطاعت سے انکار کرکے اپنے اور تمام اقارب کی جان تلف کی اُسی یزید کے روبرو دیکھو کافی کتاب الروضہ امام امام زین العابدین صاحب نے باوجود دیکھنے اور سُننے اس واقعہ کے کہ ایک قریشی نے اپنا قتل گوارا کیا اور غلامی یزید قبول کرنا نہ گوارا کیا غیور امام کے صاحبزادے نے یزید سے فرمایا انا عبد مکرہ لک فان شئت فامسک وان شئت فبع مین بمجبوری تیرا غلام ہون چاہے رہنے دے خواہ فروخت کر۔ پھر زید شہید پسر امام زین العابدین کا دعوی امامت اور امام کو اپنے صاحبزادے کو حال امامت سے نہ آگاہ کرنا جسکا قضیہ کافی مین درج ہے۔ پھر امام حسین نے ولید کے روبرو اپنے اوپر خلافت و امامت کا ختم ہونا بقول جلاء العیون ظاہر کیا باقی ائمہ کی امامت سے گویا انکار کیا پھر افعال ائمہ مابعد سے اور صحابہ سے ظاہر ہوا کہ امامت دوازدہ باطل ہے منصوص نہین ہے نہ وہ معصوم ہین دیکھو حق الیقین ملا مجلسی از احادیث ظاہر میشود کہ جمعے از راویان کہ در اعصار ائمہ علیہ السلام بودہ اند از شیعیان اعتقاد بعصمت ایشان نداشتہ اند بلکہ ایشانرا علماے نیکوکار میدانستہ اند چنانکہ از رجال کشی ظاہر میشود و مع ذلک ائمہ علیہم السلام حکم بایمان و عدالت ایشان می کردند یعنی احادیث سے ثابت ہے کہ جماعت صحابہ و راویان اخبار ائمہ کے جو زمانہ ائمہ مین تھے شیعیان مومن وہ اعتقاد عصمت ائمہ کا نہ رکھتے تھے نہ امام جانتے تھے بلکہ ائمہ کو نیک کام کرنے والے عالم جانتے تھے ایسا ہی رجال کشی کتاب سے ظاہر ہے تاہم سب ائمہ اُن لوگون کے ایمان اور عدالت کا حکم دیتے تھے چونکہ شیعون کی امامت مثل نبوت ہے فقط فرق وحی کا ہی

پس اُسکے واسطے نص جلی و قطعی ہونا لازم و واجب ہے اور بطریق احاد ثبوت کافی نہین اور تواتر ہونا چاہیے لہذا دیکھیے عمر بن سعید مدنی وغیرہ صحابہ امام جعفر قائل ہین کہ بعد جعفر اُنکے پسر عبد اللہ امام تھے اور علی بن حمزہ سالم و علی بن رباح بعد جعفر موسی کاظم کی امامت کے قائل اور یہ دعوی کرتے تھے کہ انہین پر خاتمہ امامت ہے ایک جماعت بعد موسیٰ کاظم اُنکے پسر علی کے قائل اور احمد بن ابی نشر سراج ابن ابی جعفر و حسین بن مہران و محمد بن ابی نصر سکونی و عثمان بن عیسیٰ و ابو عمر عامری و صعدان بن یحیی و ابو محمد بجلی قائل ہین کہ امامت موسیٰ کاظم پر ختم ہو گئی اور چند لوگون کی جماعت اُنکے پسر علی کے امامت کی قائل ہے ان اختلافات پر غور و لحاظ کرکے کون انصافاً و عقلاً کہدیگا کہ تواتر امامت کی بابتہ اس مذہب مین ہے کیونکہ جب خود ائمہ و اصحاب ائمہ مین باہم مخالفت امامت کے بابتہ ہے تو اسکا منصوص ہونا فرضی اور ذاتی رائے ہوگی جسنے جسکو چاہا امام فرض کرلیا - زید شہید و امام باقر دونون صاحبزادے امام زین العابدین کے تھے متقی و پرہیزگار - زیدیہ امامت زید کے قائل باقریہ امام باقر کے قائل ہین اگر امام زین العابدین اپنے بچہ کو بتلا جاتے کہ امام میرے بعد باقر ہونگے تو زید شہید کیون مخالفت کرکے دعوی امامت کرتے اور کیون لوگ اُنکی بیعت کرتے اس سے صاف ظاہر ہے کہ امامت اصول دین مین نہین ہے ورنہ امام زین العابدین صاحب زید شہید سے پیارے پسر کو ضرور اصول دین سے آگاہ کرتے - پس جب بعض اصحاب منکر بعض ہوئے تو تعارض واقعہ ہوگیا تواتر نہ رہا اب حسن بن علی بن وصال اصحاب امام رضا وجود تھا مگر تکذیب امامت دونون کی کرتا تھا اور مقر امامت اُنکا جو ہوتا اُس سے جھگڑا کرتا تھا -

اسماعۃ بن مہران حضرمی امام صادق و امام کاظم کے اصحاب سے تھا اور منکر امامت قطعی تھا اسپر یہ کہتا کہ دعوی امامت سوا دوازدہ امام کے جو کرے وہ روسیاہ اور کافر ہے سخت نادانی ہے باوجود موجودگی اختلاف بالا اب ائمہ کے آپس کا اختلاف ملاحظہ کیجیے امام جعفر کے پانچ صاحبزادے - اسمعیل - محمد - اسحق - عبد اللہ - موسی - اسمعیل اولاد اکبر روبرو امام صاحب انتقال کرگئے اُنکے بھائی عبد اللہ بعد امام جعفر مدعی امامت ہوئے اور کہا کہ امام نے مجھے وصی کیا ہے اور محمد مدعی ہوئے کہ امام باقر نے فرمایا کہ جعفر کے جو لڑکا محمد نام کا ہوگا وہ امام ہوگا یہ دلیل پیش کی اسیطرح اسماعیلیہ امامت اسمعیل و اسحاقیہ امامت اسحق و موسویہ امامت موسی کے قایل ہین پھر بعد امام محمد تقی کے موسی بن محمد نے دعوی امامت کیا پھر بعد علی نقی کے جعفر بن علی دعویدار ہوئے اور فرقہ حماریہ حضرت حسن عسکری کی امامت کا قائل ہے

اور بعد جعفر بن علی اُنکے پسر علیؑ بن جعفر و دختر بنت جعفر نے لشکر کثیر دعوی امامت کیا یہ سب جھگڑے طولانی کہان تک لکھون کتاب لاانساب و کلینی و مجالس المومنین دیکھیے سب حال روشن ہوجائیگا باوجود عدم موجودگی نص قطعی و دلیل واضحہ امامت دوا دہ امام پر آل رسول پر زبان درازی کرنا بجز جہالت و بے ایمانی کے کس مین داخل ہے افسوس مختار تقفی منکر امامت زین العابدین صاحب اور مقر خلافت محمد حنیف اور قاتل پسر صلبی جناب علیؑ مرتضی عبد اللہ نامے کا ہو اور امام حسنؑ کے پیچھے سے مصلائے نماز کھینچکر منھ کے بل گراوے اور اُسکے ساتھی خنجر سے زخمی کرین اور تکذیب امام کرتا تھا اُسکو حضرات شیعہ فرمائین (از مقبولان بود) نیکو کار و ابرار تصور فرمائین یعنی علامہ حلیؒ نے اُسکو جملہ مقبولون سے خیال کیا ہے حالانکہ آخر عمر مین وہ دعوی مہدویت کرتا تھا اور اعمال اُسکے خراب تھے۔

یعنے زید و یحیی بن شہید سے شیعون کو قلبی عداوت ہے بوجہ دعوی امامت۔ حضرت ابراہیم و حضرت جعفر صاحبزادہ موسی کاظم ہین اُنکو جعفر کذاب شیعہ فرماتے ہین۔ حضرت محمد بن علی برادر امام حسن عسکری کو بوجہ اسکے کہ اُنھون نے مہدی فرضی کے ہونے سے انکار کیا۔ کذاب کا خطاب دیتے ہین۔

حسن بن مثنی اور اُنکے پسر عبد اللہ و محمد ملقب بہ نفس زکیہ کو مرتد کافر کہتے ہین۔

حضرت ابراہیم بن عبد اللہ اور زکریا بن امام باقرؑ و حضرت محمد بن عبد اللہ بن الحسنؑ محمد بن القاسم بن الحسن و یحیی ابن عمر یہ لوگ پوتے پروتے زید شہید ابن امام زین العابدین کے ہین انکو شیعہ کافر مرتد کہتے ہین حضرت عبد القادر جیلانی اور دیگر اولاد حسنیؑ و حسینی کو برا کہتے ہین دشنام دیتے ہین کتاب الانساب و تاریخ السادات شیعہ ملاحظہ ہو حضرت عبد القادر جیلانی پر جھوٹا الزام و بہتان قتل کرانے امام حسن عسکری کا رکھتے ہین حالانکہ بالکل غلط اور صریح بہتان ہے کیونکہ امام حسنؑ عسکری کی پیدائش دوسو بتیس ۲۳۲ ہجری مین اور وفات دوسو ساٹھ ۲۶۰ ہجری مین ہوئی اور عبد القادر جیلانیؒ سنہ پانسو اکسٹھ ۵۶۱ مین گذرے ہین اگر ہمعصر بھی ہوتے تو کوئی خیال کرتا یہان تین سو برس ۳۰۰ کا فاصلہ ہے پس الزام قتل و زہر خورانی سب جھوٹا ہے غرض در پردہ منشا انکا اسلام و اہل اسلام و بانیان اسلام و آل رسول کی توہین کرنا مقصود ہے کوئی پوچھے کہ زید شہید فرزند امام زین العابدین نہین تھے کیا یحیی پوتے امام سجاد کے نہین حضرت ابراہیم امام موسی کاظم کے بیٹے نہین تھے جعفر بن علی برادر حسنؑ عسکری نہین کیا حسنؑ مثنی امام فرزند نہین کیا یہ

لوگ آل رسول نہین اور ذریت بتول نہین جن کو کافر مرتد کذاب بیدین کہا جاتا ہے
پس حدیث انی تارک الیکم الثقلین کتاب اللہ وعترتی اہل بیتی کے سبب کے خلاف
ہین نہ قرآن کو مانین نہ آل کو اچھا جانین بھلا رسول صلعم نے جسکی نسبت فرمایا من اذی
عمی فقد اذانی ومن اذانی فقد اذی اللہ جس نے میرے چچا عباس کو ستایا
اُس نے مجھے ستایا اور میرا ستانا خدا کا ستانا ہے اُن کو ولد الزنا بتلایا لونڈی بچہ
قرار دیا اور جنکی نسبت رسول نے فرمایا من اذی نسلی وذوی رحمی فقد اذانی
ومن اذانی فقد اذی اللہ جس نے میرے نسبی اور ذو رحم شخص کو ستایا مجھے
ستایا اور میرا ستانا خدا کا ستانا ہے یہان تک کہ بنت ابی لہب کی بدگوئی پر
رسول غصہ فرمائین اور آل رسول حسنی وحسینی کی نسبت ارتداد کفر وبیدینی وتکذیب
کا ادعا ہو تو کیسے ناخوش ہون گے افسوس رسول نے فرمایا اکرموا اولاد
الصالحین للہ والطالحون بی میری اولاد کی عزت کرو صالحین کی انہین
اللہ کے واسطے اور بُرون کی میرے لیے میری خاطر سے پھر فرمایا احبوا اہل بیتی
بحبی۔ میرے اہلبیت کی محبت کرو میری محبت کی وجہ سے۔ افسوس کہ شیعہ
زوجات رسول کو بھی اہل بیت نہین جانتے حالانکہ قرآن مین زوجہ ابراہیم کے
واسطے اہل بیت کا لفظ خدا نے استعمال فرمایا خاص آیۂ تطہیر مین نساء نبی کو اہلبیت
قرار دیا اور انھین کی شان مین ایک بچہ کو بھی قرآن بامعنی دکھلاؤ گے تو کہدے گا
کہ آیۂ تطہیر انھین کے واسطے نازل ہوی مگر شیعہ خدا کو جاہل تصور کرتے ہین
اور کہتے ہین کہ پیغمبر صاحب نے ردا مین حضرت علی وفاطمہ وحسنین سے کر خدا کو
بتلایا کہ یہ میرے اہل بیت ہین گویا خدا رسول کے اہل بیت کو نہ جانتا تھا زیادہ
تعجب خیز یہ بات ہے کہ مومنین شیعہ ائمہ کو معصوم اور نجاست سے پاک جانتے ہین اور
پھر یہ بھی فرماتے ہین کہ خدا نے فرمایا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل
البیت ویطہرکم تطہیرا۔ انما کلمہ حصر ہے کہ خدا چاہتا ہے کہ اے اہلبیت خدا
تم سے نجاست کو دور کرے اور ایسا پاک کرنا چاہتا ہے جیسا پاک کرنے کا حق ہے

حضرت فاطمہ وحسنین علیہم السلام بموجب حدیث صحیح شیعہ بعد نبوت پیدا ہوئین ان مسلمان باایمان باپ رسول تھے اُن مین رجس کہان سے آگیا تھا جو خدا نے ارادہ پاک کرنے کا کیا پھر عقد جناب علیؑ سے ہو کر حسنین پیدا ہوئے اُن مین رجس کہان تھا ہان شاید جناب علی مین ننھیال شیعہ کہ اُنکو رسول نے مسلمان کیا تھا رجس ہو۔ مگر جبکہ انبیاے سابقین سے وہ مرتبے مین زیادہ تھے تو اُن کا پاک کرنا اور بسفارش پیغمبر صاحب کا پاک کرانا۔ کیا خیال کیا جائے اور کیا سمجھا جائے سواے اسکے کہ یا تو خدا کو علم نہ تھا یا رسول خدا اُنکو پاک نہ جانتے تھے سواے اسکے اصول شیعہ پر اور کیا خیال ہو سکتا ہے کیونکہ پاکون کا پاک کرنا فعل عبث ہے جو خدا اور رسول سے صادر ہونا زیبا نہین ہے پس جناب علیؑ وفاطمہؑ وحسنینؑ کو زبردستی شیعہ نے آیۂ تطہیر مین داخل کرکے رجس کو ذات معصومین مین گویا تسلیم کرلیا۔

اب روایات ائمہ سے زبانی صحابہ ائمہ دیکھو احتجاج طبرسی حضرت علیؑ نے فرمایا عم رسول اور اپنے حقیقی بھائی کی نسبت ذھب من کنت اعتضد بھم علی دین اللہ صلعم اھل بیتی و بقیت من الحاضرین فی بیتہ العھد بالجاھلیۃ عقیل وعباس یعنے وہ لوگ جن سے مجکو قوت ہوتی اور دین خدا پر مدد ملتی نہ رہے اور حاضرین مین سے قریب العہد زمانۂ جاہلیت کے عباس وعقیل رہگئے اور عباس کے لونڈی بچہ ولدالزنا ہونے کی جو دستاویز نوشتۂ اکابر قریش تھی وہ بقول مندرجۂ روضۂ کافی ائمہ پاس تھی۔

حیات القلوب مین امام زین العابدین کا مقولہ ہے کہ عبداللہ اور اُن کے باپ عباس کے حق مین آیت من کان فی ھذہ اعمی فھو فی الاخرۃ اعمی نازل ہوئی عم رسول وپسر عم رسول کی بابت یہ اقوال جنکی نسبت حدیث رسول ہے من عمی فقد اذانی فان عم الرجل مثل ابیہ۔ جس نے میرے چچا کو ستایا اُسنے مجھے ستایا کیونکہ چچا آدمی کا اُس کے باپ کے برابر ہوتا ہے۔ کافی مین لکھا ہے زینبؓ رقیہ وکلثوم دختران خدیجہ ازنطفۂ رسول اللہ سے قبل رسالت پیدا ہوئی ہین اور فاطمہ بعد رسالت۔

احقاق الحق مین لکھا ہے کہ رقیہ و کلثوم و زینب دختران رسول خدیجہ سے نہ تھین بنت رسول کی اولاد نہین حالانکہ خود جناب علیؑ نے نہج البلاغہ مین فرمایا ہے جب حضرت عثمانؓ کے پاس بلوہ کے زمانے مین اُن کی فہمایش کے واسطے گئے تھے کہ اے عثمان تم کو یہ شرف حاصل ہے جو دوسرے کو نہین ہے کہ تم سے دو اپنی دخترون کا نکاح رسول نے کیا اور قاضی صاحب نے اون کے قول کو بھی رد کردیا یہ ہین اختلافات شیعہ

اب مین زیادہ سمع خراشی برادران دین کی نہین کرنا چاہتا اور اسی مجموعہ کو ہدایت و آگاہی برادران اسلام کے واسطے کافی سمجھتا ہون اور دعائیہ قطعہ لکھ کر ختم کرتا ہون والسلام علی من اتبع الہدی

مالک الملک لازوال و صمد — خالق الخلق بے مثال و احد
رحم فرما بحال [illegible] احسن — جرم و عصیان او گذشت ز حد

معزز ناظرین ہمارا کتبخانہ تجارتی نہایت کامیابی کے ساتھ ترقی کرتا چلا آرہا ہے اور اسمین جملہ علوم و فنون کی عربی - فارسی - اردو کتابون کا بہت بڑا ذخیرہ مطبوعہ مصر - بمبئی - دہلی - لاہور - آگرہ - پٹنہ - میرٹھ - بنارس کانپور وغیرہ وغیرہ کا فروخت کے لیے ہروقت موجود رہتا ہے - تاجران کتب (بیوپاریون) کو جس رعایت سے اور متفرق خریدارون کو جس کفایت سے مال روانہ کیا جاتا ہے اس سے ہمارے معزز تاجر اور خریدار جنکو ایکمرتبہ بھی ہم سے مال منگانے کا اتفاق ہوا ہے اچھی طرح واقف ہین - البتہ جن صاحبون کو ابتک ہمارے کارخانہ سے مال طلب فرمانے کا اتفاق نہین ہوا ہے اُنکی خدمت مین گذارش ہے کہ وہ ایکمرتبہ تھوڑا سا مال بطور نمونہ ہمسے منگا کر ہمارے قول کی تصدیق کرین اور دیکھین کہ یہ کارخانہ اُنکے ساتھ کس خوش معاملگی کفایت اور رعایت سے پیش آتا ہے - تاجران کتب اور متفرق خریدارون کے ساتھ جو رعایتین کیجاتی ہین اور جس نرخ سے اُنھین مال روانہ کیا جاتا ہے اُس سے کم نرخ پر شاید تمام ہندوستان کا کوئی تاجر مال نہ دیگا عمدہ اور صحیح چھپی ہوئی کتابون کا خاص اہتمام کیا گیا ہے - تھوک و زیادہ تعداد سے جو کتابین خود کرانا چاہتے ہین جو بخوبی چھپا بہ تعجیل و کفایت سے چھاپکر پیش کیجاتی ہین مفصل فہرست کتبخانہ کی طلب کرنے پر فوراً ارسال کیجاتی ہے

الملتمس محمد شفاعت علی تاجر کتب و منیجر مسلم بک ڈپو - لکھنؤ - امین آباد

نام کتاب	قیمت
قرآن شریف ۱۶ سطری	[illegible]
قرآن شریف نقل نظامی کانپوری	عہ
کلام مجید سیپارہ [illegible]	عہ
کلام مجید متوسط	للعہ
کلام مجید خورد تقطیع	۸ر
قرآن شریف مترجم نذیریہ	عہ
حمائل ایضاً	عہ
حمائل ایضاً	۸ر
حمائل نقل بمبئی	عہ
حمائل ہاشمی میرٹھ	عہ
حمائل دہلی	عہ
حمائل لکھنؤ	۱۲ر
حمائل خورد	
حمائل تصویری	۶ر
حمائل عکسی قسطنطنیہ	
دعا ہای گنج عرش معہ آئی کلاس	عہ
تفسیر قادری کامل	للعہ
تفسیر جلالین معہ کمالین	عہ
جواہر التفاسیر	عہ
تفسیر موضح القرآن	عہ
تفسیر عزیزی پارہ عم	۸ر
تفسیر مرادیہ	۱۲ر
فوز الکبیر فی اصول التفسیر	۵ر
تفسیر [illegible]لین	۸ر
تفسیر سورہ یوسف	۶ر
تفسیر سورہ یٰسین	۵ر
تفسیر سورہ عصر	۵ر
تفسیر سورہ فاتحہ	۲ر

نام کتاب	قیمت
(۶۳) امام محمد حدیث	۱۲ر
موطا امام محمد مترجم (ایضاً)	عہ
مسند ابو حنیفہ مترجم	۱۲ر
موطا امام مالک مترجم	عہ
ترجمہ مشارق الانوار	عہ
دقائق الاخبار مترجم	۶ر
بستان المحدثین	۵ر
دقائق الحقائق	۶ر
حجۃ اللہ البالغہ	عہ
حصن حصین شرح	ۓ
ایضاً معریٰ	عہ
ظفر جلیل ترجمہ حصن حصین	عہ
کہف المتین خلاصہ ایضاً	۱۰ر
بست سورہ	عہ
دہ سورہ	۲ر
نہ سورہ مع ہفت ہیکل	۲ر
ہفت سورہ	۲ر
پنجسورہ	ار
دلائل الخیرات مترجم	۶ر
دلائل الخیرات خط محمود بیگ	عہ
جواہر القرآن	۴ر
مجموعہ اوراد	عہ
حزب الاعظم مترجم	عہ
حزب البحر (تقطیع جیبی)	ار
اعمال قرآنی (کامل)	۳ر
شفاء العلیل	۵ر
جواہر خمسہ	عہ
مجربات لطیفہ	عہ

نام کتاب	قیمت
مخزن الرزق	۶ر
مجموعہ فتاوی مولانا عبد الحی	عہ
فتاوی عزیزی (کامل)	عہ
فتاوی محمدی معہ شرح [illegible]	۶ر
فتاوی رشیدیہ	عہ
فتاوی امدادیہ ہر دو حصہ	۷ر
عقائد الاسلام	عہ
فقہ محمدی (کامل)	عہ
احسن المسائل	۱۳ر
خلاصۃ المسائل	عہ
مفید الوارثین	عہ
میراث المسلمین	۳ر
خلاصۃ الفرائض	۳ر
کشف المحاصرہ ترجمہ [illegible]	۳ر
تصنیفات مولانا اشرف علی صاحب تھانوی	
بہشتی زیور (کامل)	عہ
ایضاً فی حصہ	۳ر
بہشتی گوہر حصہ ۱۱	۵ر
فروع الایمان	۳ر
جزاء الاعمال	۲ر
قصد السبیل	۲ر
اصلاح الرسوم	۴ر
الاقتصاد	۳ر
اوراد رحمانی	۲ر
تعلیم الدین	۶ر
سبق الغایات	۸ر
اکسیر فی اثبات التقدیر	۸ر
تنشیط الطبع	۴ر

نام کتاب	قیمت
صفائی معاملات	۴ر
مثنوی زیر و بم	۴ر
مناجات مقبول	۶ر
شوق وطن	۳ر
اشرف المواعظ ہر دو حصہ	۷ر
تصفیۃ القلوب	۵ر
تقویۃ الایمان	۱۰ر
صراط مستقیم	۶ر
تحفہ اثنا عشریہ	عہ
تقریر دلپذیر	عہ
حجۃ الاسلام	۳ر
کلیات [illegible]	۸ر
مرقع شریعت	۵ر
فتوح الغیب	۱۲ر
مقامات ربانی	۱۰ر
مکتوبات امام ربانی	عہ
ترجمہ فصوص الحکم	۱۲ر
سلطان الاذکار	۱۰ر
فردوس آسیہ	عہ
سیرۃ النعمان (مصنفہ شبلی)	عہ
الفاروق (")	عہ
سوانح مولانا روم (")	۱۲ر
ایضاً (مصنفہ مولانا صفدر حسین)	۴ر
قصص الانبیا کلاں	عہ
ایضاً خورد	۶ر
فتوح الشام	عہ
فتوح الشام والمصر والعرب	عہ
الغزالی (شبلی)	عہ

نام کتاب	قیمت
زندگانی بے نظیر (علی)	۱۲ر
ذکر الشہادتین	۴ر
مولود وعظ	[illegible]
گلدستہ معراج	۱ر
ضروری المسلمین	۱ر
مثنوی مولانا روم	[illegible]
دیوان حافظ	۴ر
دیوان تراب	۱۲ر
شہادت نامہ	۱ر
خورشید بدر	۱ر
مسدس حالی	۴ر
کلیات محسن کاکوروی	عہ
مولود دلپذیر [illegible]	۱۲ر
الکیمیا [illegible]	عہ
مجلس گیارہویں	۳ر
دوازدہ مجلس	۹ر
سفینۃ القاری	۴ر
مجموعہ بست رسائل [illegible]	۳ر
تزک امیری	عہ
دبدبہ امیری	عہ
المامون (شبلی)	عہ
تذکرہ آبحیات	عہ
تذکرہ علماء ہند	۱۲ر
تاریخ تمدن	عہ
فلسفہ جذبات	عہ
فلسفہ کی تعلیم	۴ر
مرقع اودھ	[illegible]
شباب لکھنؤ	عہ

کل فرمائشین بنام محمد شفاعت علی تاجر کتب لکھنؤ امین آباد آنا چاہئین